بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۲۸
شمارہ ۹
اگست ۲۰۱۷
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سوروپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09369882674

ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
ہر مین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI.DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

ادار یہ ۵
مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
اسمِ اعظم ۱۱
عملیاتِ بسم اللہ ۱۲
ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ۱۳
لوحِ شفاء امراض ۱۶
بھیڑ کی درندگی اور سیاست ۱۷
روحانی ڈاک ۱۹
دنیا کے عجائب وغرائب ۲۷
عکسِ سلیمانی ۳۱
پانی سے علاج، قدرتی طریقہ ۳۷
سورۂ اخلاص کے جن کا عمل ۴۰
مجرب عملیات ۴۱
شیطان کی تخلیق کا فلسفہ ۴۵
اس ماہ کی شخصیت ۵۱
اللہ کے نیک بندے ۵۵
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے ۵۹
پردہ اٹھنے کی منتظر نگاہ ۶۱
اذان بتکدہ ۶۳
اچھے برے خواب ۶۹
گھریلو ٹوٹکوں کو آسان بنایئے ۷۱
نایاب عمل رزق ۷۶
علاج بذریعہ غذا ۷۷
زمین ایک امانت ۸۱
انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۵
قرآن سے فال دیکھنے کا طریقہ ۸۹
خبر نامہ ۹۰

☆☆☆

ادار یہ

کاش اردو زبان کے لئے ہم سنجیدہ ہو جائیں

بقلم خاص

چند ماہ سے اس بات کی کوشش چل رہی ہے کہ طلسماتی دنیا میں کچھ صفحات ہندی کے بھی شامل کئے جائیں تا کہ وہ لوگ بھی اس رسالے سے استفادہ کرسکیں جو اردو نہیں پڑھ سکتے لیکن کچھ قانونی مجبوریوں کی وجہ سے ابھی دیر لگ رہی ہے۔ ابھی قارئین کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ بات بھی یقیناً تشویشناک ہے کہ مسلم گھرانوں میں آہستہ آہستہ اردو ختم ہوتی جارہی ہے۔ دوسری زبانوں کی تعلیم جیسے ہندی اور انگلش آج کے دور میں یقیناً ناگزیر ہے۔ ان زبانوں کی تعلیم حاصل کئے بغیر قدم قدم پر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ہندی بھی پڑھائیں اور انگریزی بھی، لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اب اردو پڑھنے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ ہمارے دینِ اسلام کا اصل ذخیرہ عربی کے بعد اردو ہی میں ہے اور اردو ہماری مادری زبان ہے، اس کی سلامتی اور بقاء کے لئے ہمیں اپنے بچوں کو اردو زبان ضرور سیکھنی چاہئے۔ افسوس ہوتا ہے کہ جب ہم ہزاروں ایسے مسلم نوجوانوں سے ملتے ہیں کہ جو نہ اردو پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں۔

بے شک اردو زبان روزگار سے جڑی ہوئی زبان نہیں ہے لیکن پھر بھی اردو زبان کا اور ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے اردو کو اپنے گھروں سے ختم کردینا احسان فراموشی بھی اور عاقبت نااندیشی بھی۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ بعض غیر مسلم بھائی باقاعدہ دینی مدرسوں میں داخل ہو کر اردو زبان سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں سے مستفیض ہونے اور مسلمانوں کے دین و مذہب کو سمجھنے کے لئے اردو زبان کی تعلیم حاصل کرنے کا ذوق رکھتے ہیں لیکن ہم مسلمانوں کو اس کا احساس نہیں ہے کہ اگر اردو ہمارے گھروں سے نیست و نابود ہوئی تو اس کا کتنا بڑا نقصان ہماری آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔

دکھ ہوتا ہے کہ جب ہمارے پاس ایسا کوئی خط آتا ہے جس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ صرف ہمارے والد ہی اردو زبان جانتے تھے اور اب ان کا انتقال ہوگیا ہے، لہٰذا طلسماتی دنیا بند کردیں کیوں کہ اب گھر میں کوئی بھی اردو پڑھنا نہیں جانتا۔ آزادی کے بعد سے اردو زبان کی لڑائی ہم لڑ رہے ہیں اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہر زبان کو ایک صوبہ ملا لیکن اردو زبان کسی ایک صوبے پر اپنی اجارہ داری قائم نہ کرسکی۔ اس میں کوتاہی اُس اردو داں طبقے کی بھی ہے کہ جو اپنی زبان کو زندہ رکھنے کی کوئی جدوجہد نہیں کرتا۔ سیاسی پینترے بازیوں سے قطع نظر اگر ہم اپنے گھر کے بچوں کو کسی بھی طرح اردو کی تعلیم دلوائیں تو اردو زبان کو فروغ پانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ آج مسلم سماج میں اچھے خاصے تعلیم یافتہ لوگ جب اردو کا اخبار نہیں پڑھ سکتے تو ان کے بارے میں یہ معلوم ہوکر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم اردو کے چار اخبار محض اس لئے خرید کر پڑھتے ہیں کہ اردو نوازی کا کچھ تو حق ادا ہو حالاں کہ اس زمانہ میں اردو کا اخبار مستعار لے کر پڑھنے کا رواج ہے۔ ایک اخبار کی قیمت ہی کیا ہوتی ہے لیکن اتنی سی قیمت بھی ہم اس زبان کے لئے ادا نہیں کرپاتے جس کے ہزاروں احسانات ہم پر اور ہماری قوم پر ہیں۔

فی زمانہ اردو کے اخبارات و رسائل کا حشر بہت خراب ہے۔ کتنے ہی رسالے ختم ہوچکے ہیں اور کتنے ہی رسالے حالتِ نزع میں ہیں، ان حالات میں جو رسالے کس مپرسی کی حالت میں ہیں ان کی دامے درمے سخنے مدد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ انٹرنیٹ، فیس بک، موبائل بازیوں کے اس موجودہ دور میں جب لٹریچر کی معنویت ختم ہوتی جارہی ہے ہمیں اپنی زبان کو زندہ رکھنے کے لئے اردو رسالے خود بھی خرید کر پڑھنے چاہئیں اور خود خرید کر انہیں اپنے یار دوستوں کو پہنچانے چاہئیں۔

ماہنامہ ''طلسماتی دنیا'' نے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو مٹانے کے لئے ایک طویل جہاد کیا ہے لیکن اس وقت یہ رسالہ بھی مشکلات سے گذر رہا ہے۔ طلسماتی دنیا اپنے چاہنے والوں سے اس بات کا خواہش مند ہے کہ وہ اس کو پھیلانے اور اس کے وجود کو باقی رکھنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ ورنہ خدانخواستہ آپ کو کہیں یہ کہنا نہ پڑے۔

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

مختلف پھول

دستک

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے۔

☆ عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

☆ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں، لالچ، حسد اور غصہ۔

☆ اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا تو یقیناً تم نے دنیا کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا۔

☆ عقل مند سوچ کر بولتا ہے اور بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔

☆ عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

اقوال زریں

☆ بادشاہوں کو وہی شخص نصیحت کر سکتا ہے جسے نہ سر اڑنے کا خوف ہو، نہ زر کی تمنا۔

☆ نفرت، نفرت سے نہیں بلکہ محبت سے ختم ہوتی ہیں۔

☆ صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے شرم و حیا کا احساس دامن گیر رہتا ہے۔

☆ وہ شخص بے دین ہے، جس میں عہد کی پابندی نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے سر کو نہ جھکاؤ۔

☆ دنیا کا رزق صرف اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہوتا ہے۔

☆ دنیا جس کے لئے قید خانہ ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔

☆ اگر آپ اپنی زندگی میں سچی خوشی چاہتے ہیں تو اپنے کام سے پیار کریں۔

☆ اپنی غلطی کو تسلیم کر لینا انسان کی سمجھ داری کو ثابت کرتا ہے۔

انمول موتی

☆ گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو گے تو بڑھتا جائے گا۔

☆ ظالموں کے ساتھ رہنا خود ایک ظلم ہے۔

☆ نیکی اور بدی کے درمیان اتنی باریک لکیر ہے جو نظر نہیں آتی۔

☆ اطمینان سب سے بڑا سکھ اور بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ ہے۔

انداز فکر

☆ اپنے دوست کو سب کچھ دے دو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔

☆ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

☆ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

☆ ایک اچھا مسلمان وہی ہے جو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے۔

☆ دنیا کو آزماؤ کیوں کہ یہ دنیا تمہارے لئے ہے تم دنیا کیلئے نہیں۔

☆ کسی کو بھی ہمراز نہ بناؤ کیوں کہ اپنے راز اپنوں کے دلوں سے کھل جاتے ہیں۔

☆ کسی چیز پر اپنا زور نہ جتاؤ کیوں کہ اگر وہ چیز تمہارے نصیب میں ہے تو ضرور ملے گی۔

☆ دل کا حسن چہرے کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے۔

☆ دنیا میں تمام چیزوں کی حد ہے سوائے علم کے۔

گل چیں

خوشبو کی

نازیہ مریم ہاشمی

☆ زیادہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

☆ محنت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ جو تم سے چھینے اسے عطا کرو۔

☆ جو تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو۔

☆ رشتوں اور انسانوں سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ ہمارے ساتھ مخلص اور پرخلوص ہوں۔

☆ اگر تم آکاش میں بھی مشہور ہونا چاہتے ہو تو اپنے وعدے کی پاسداری کرو۔

مشعل راہ

☆ جاہل دماغ سے زیادہ زبان کا استعمال کرتا ہے۔

☆ موت کے سامنے کوئی حکمت نہیں چلتی۔

☆ اگر نفس کو نیکی میں نہیں لگاؤ گے تو یہ تمہیں برائی میں لگا دے گا۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ امیروں کے سہارے جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزار پہنچائے، وہ دل جو برے منصوبے باندھے، وہ پاؤں جو جلد برائی کی طرف دوڑیں اور وہ شخص جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرے۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت عقل و ادب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے۔

(شیخ عبدالقادر جیلانی)

☆ اللہ کا خوف بڑی عبادت ہے۔

☆ بیکار ہے وہ پھول جس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ بیکار ہے وہ خوشی جو کل مشکل پیدا کرے۔

☆ دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی نظر آ سکتا ہے۔

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

ایک قول

☆ ایک دانا کا قول ہے: "دوست کے ساتھ ایسے رہو کہ کبھی دشمن نہ بنے اور دشمن کے ساتھ ایسے رہو کہ کبھی نہ کبھی دوست بننے پر مجبور ہو جائے۔"

قندیل

☆ تلخ رویے دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔

☆ اگر تمہاری محبت سے کی گئی بات سے دوسرا خوش ہوتا ہے تو تم دعا گو ہو۔

☆ اپنے نیت درست کرو، اعمال خود درست ہو جائیں گے۔

☆ دنیا ایک دلدل ہے اس میں جتنا اترو گے اتنا ہی نیچے جاؤ گے۔

☆ "میں" کا لفظ زندگی سے نکالو کامیاب رہو گے۔

☆ دوسرے کے لئے جینا سیکھو۔

☆ دوسروں کی قدر کرو تمہاری قدر خود بخود ہوگی۔

☆ محبت کرو اور محبت پھیلاؤ دنیا میں پھر ہر طرف محبت ہی ہوگی۔

☆ غریبوں کا حق نہ چھینو ہو سکے تو ان کی مدد کرو۔

☆ اچھی بات بھی صدقہ جاریہ ہے۔

خوب صورت باتیں

☆ جو ایمان ہمیں گھر سے مسجد تک نہیں لے جا سکتا وہ ایمان ہمیں قبر سے جنت تک کیسے لے جا سکتا ہے۔

☆ اپنے جسم کو ضرورت سے زیادہ مت سنوارو اسے تو مٹی میں مل جانا ہے، سنوارنا ہے تو اپنی روح کو سنوارو کیوں کہ اسے اپنے رب کے پاس جانا ہے۔

☆ نماز جو ہم پر فرض کر دی گئی ہے اسے پابندی سے ادا کرو اس سے پہلے کہ تمہاری نماز پڑھی جائے۔

☆ خوف سے تنہائی میں رونے کے سوا کوئی بھی چیز اللہ کی ناراضگی کو مٹا نہیں سکتی۔

☆ اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کر لیں اتنے ہی ہماری قبر میں چراغ جلیں گے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ پانی بنو جو اپنا راستہ خود بناتا ہے، پتھر نہ بنو جو دوسروں کا راستہ روکتا ہے۔

☆ صبر زندگی کے مقصد کے دروازے کھولتا ہے کیوں کہ اس کے سوا اور دروازے کی کوئی چابی نہیں۔

☆ ماں کے بنا گھر قبرستان کی مانند لگتا ہے۔

☆ صبر امید کا آرٹ ہے۔

☆ علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین کیوں نہ جانا پڑے۔

یاد رکھنے کے قابل

☆ محبت چہروں سے نہیں دلوں سے، روحوں سے کی جاتی ہے، چہرے روپ بدل سکتے ہیں، چہرے ایک جیسے بھی ہو سکتے ہیں لیکن دل اور روح کبھی ایک طرح کے نہیں ہو سکتے۔

☆ عشق تو دوریوں کے جزدان میں لپٹا اچھا لگتا ہے، ملتا ہے تو دکھ بن جاتا ہے، تبھی تو اللہ نے ہیر رانجھے سے، سوہنی کو مہوال سے اور سسی کو پنو سے نہیں ملوایا۔

☆ ہاں ایسا ہوتا ہے محض ایک شخص کے چلے جانے سے شہر کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اور کسی ایک کو پا لینے سے دو جہاں مل جاتے ہیں۔

☆ جب بڑی خواہش پوری نہ ہو تو پوری نہ ہونے والی چھوٹی چھوٹی تمنائیں بھی حسرت بن جاتی ہیں۔

☆ جو بہت اچھا لگے اس سے بہت کم ملا کرو جو انتہا سے زیادہ اچھا لگے اس کو صرف دیکھا کرو اور جو دل میں سما جائے اس کو صرف یاد کیا کرو کیوں کہ جو آپ کے جتنا قریب ہوتا ہے اسے یہ دنیا آپ سے اتنا ہی دور کر دیتی ہے۔

بڑی باتیں

☆ خدا اگر ہمارے مقدر میں پتھریلے راستے لکھتا ہے تو ہمیں مضبوط جوتے بھی بخشتا ہے۔

☆ ہر مشکل انسان کا امتحان لینے کے لئے آتی ہے۔

☆ دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہے تو اس میں خدا بھی نظر آتا ہے۔

☆ اپنے خیالات کو اپنی جیل نہ بناؤ۔

☆ اگر غلطیوں کو روکنے کے لئے دروازے بند کر دو گے تو سچ بھی باہر رہ جائے گا۔

☆ بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے

جتنی فاقہ سے بیمار ہونے والوں کی۔

☆ محبت ایک نورانی کلمہ ہے جسے ہاتھ نے نورانی کاغذ پر لکھا ہے۔

☆ دوست نما دشمن سب سے خطرناک ہے۔

☆ خود پسندی سب سے بڑی تنہائی ہے۔

☆ جب دعا سے بات نہ بنے تو فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

انمول موتی

☆ محبت اگر بے وفا ہو جائے تو آنسو مقدر بن جاتے ہیں۔

☆ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

☆ موت کے درد کا ایک قطرہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائیں۔

☆ انسان کو اس گلاب کے پھول کی مانند ہو جانا چاہئے جو ان ہاتھوں میں بھی خوشبو دیتا ہے جو اسے مسل دیتے ہیں۔

☆ احسان جتانے سے احسان کی قدر جاتی رہتی ہے۔

محبت

☆ پہلی محبت ان دیکھی سرزمین کے لئے کئے جانے والے سفر کی طرح ہمیشہ ہماری یادوں میں تازہ رہتی ہے۔

☆ جو دکھ کو گلے کا ہار بنالیتے ہیں وہ کبھی دکھ سے نجات نہیں پاتے۔

☆ جو زندگی اندر مرچکی ہو اسے جھوٹ موٹ جیتے رہنا کتنا دشوار ہے۔

☆ محبت جنہیں یاد کرتی ہے انہیں سفر میں دوڑائے پھرتی ہے۔

☆ ہم کسی کو اپنی مرضی سے چاہ تو سکتے ہیں لیکن کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرو۔

اچھی باتیں

☆ لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں، اپنی ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر کی نگاہ ڈالو لفظوں سے مت کہو، نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو۔

☆ دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکالو، بات کرو تو کوئی گدلا خیال دل اور نگاہوں کو آلودہ نہ کرے، تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے تا کہ سامنے والے کو اپنی عزت کی پڑ جائے۔

☆ خوابوں کی بیل کو اتنا اونچا مت چڑھنے دو کہ جب پھل اتارنے کا وقت آئے تو تمہارے ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکیں۔

منتخب اشعار

کتنے لوگوں سے مرے گہرے مراسم ہیں مگر
تیرا چہرہ ہی فقط میری دعاؤں میں رہا

☆

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت میں کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

ہم تسلیم کرتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ملتی
تمہیں جب یاد کرتے ہیں سبھی کو بھول جاتے ہیں

☆

ایک نام کیا لکھا ترا ساحل کی ریت پر
پھر عمر بھر میری ہوا سے دشمنی رہی

☆

مجھے عادت سی ہوگئی ہے صبح و شام لکھتی ہوں
تمہیں دلبر تمہیں محسن تمہیں گلفام لکھتی ہوں

☆

میں ہاتھوں پر کتابوں پر درختوں پر دیواروں پر
میں جب لکھوں جہاں لکھوں تمہارا نام لکھتی ہوں

ہری مرچیں

☆ خوب صورت لڑکی اپنے ہمسائے سے نہیں ڈرتی مگر اپنے سائے سے ڈرتی ہے۔

☆ جس سے محبت کرو اس سے شادی نہ کرو وہ تمہاری کمزوری سے بخوبی واقف ہے۔

☆ شادی کا پہلا مہینہ فخر، دوسرا صبر، اور تیسرا مہینہ جبر کا ہوتا ہے۔

☆ دعائیں مانگو مگر کبھی محبت میں کامیابی کی دعا نہ کرو ورنہ محبت سے نفرت ہو جائے گی۔ ☆☆☆

قسط نمبر: ۱۰

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم کی تحقیقات کے ضمن میں علامہ حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر، تفسیر ابن کثیر میں یہ فرمارہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے، ایک آیت تو یہ ہے جو آیت الکرسی کے نام سے مشہور ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o

اکابرین نے فرمایا ہے کہ آیت الکرسی سے تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں اگر کوئی شخص گھر سے جاتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کا گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے، گھر میں اثرات داخل ہونے سے گھر وبائی امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی دوکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کے کاروبار میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوجاتی ہے اور ہر طرح کی بندش سے کاروبار محفوظ رہتا ہے۔

آیت الکرسی کا حصار ایک مضبوط قلعہ کی مانند ہے، اس حصار کے بعد کوئی بھی عمل کرنے والا اجنہ اور شیاطین کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بعض اکابرین مسجد میں جاکر فرض نماز سے پہلے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرتے تھے، اس عمل کی برکت سے وہ دوران نماز شیطان کی خلل اندازی سے اور مختلف وساوس سے محفوظ ہوجاتے تھے۔

آیت الکرسی ایک اسم اعظم ہے اور اس اسم اعظم کے ذریعہ ہم بے شمار فتوحات میں کامیاب ہوسکتے ہیں، صبح شام آیت الکرسی کا ورد رکھنے والے لوگ آفات وحادثات سے اور ناگہانی موت سے محفوظ رہتے ہیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری آیت کو بھی اسم اعظم بتایا، وہ آیت سورۂ آل عمران کی شروع کی آیت ہے۔

الٓمّٓ o اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ o

اکابرین نے اس آیت کے بے شمار فوائد بیان کئے ہیں، بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مقروض ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد ہر جمعرات کو ایک ہزار مرتبہ کرے اور اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ کتنا بھی قرض ہوگا ادا ہوجائے گا۔ اگر کسی بچے کا حافظہ کمزور ہو تو بارش کے پانی پر اس آیت کو ۴۰ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ نہار منہ یہ پانی بچے کو پلائیں، انشاء اللہ اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا۔

اگر کوئی قید میں ہو اور قید سے رہائی چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر رات کو یہ آیت تین سو مرتبہ پڑھے اور ہر سیکڑے پر آیت الکرسی ۲۱ مرتبہ پڑھے اور قید سے نجات کی دعا کرے، اس عمل کو ۱۴ دن تک کرے، انشاء اللہ اس کی رہائی کا فیصلہ ہوجائے گا۔

کوئی بھی حاجت درپیش ہو دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں اور اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر پھر سجدے میں جاکر اپنی حاجت اللہ کے حضور رکھیں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ قرآن حکیم کی ہر آیت اور اللہ تعالیٰ کا ہر اسم، اسم اعظم ہی ہے لیکن ہمارے اکابرین جن اسماء الٰہی اور جن آیات قرآنی کے بارے میں کچھ وضاحت فرمادی ہے تو اس کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا اور ان آیات سے اور اسماء الٰہی سے استفادہ کرنا دور اندیشی کی بات ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ کسی بھی عمل کو کرتے وقت ایمان ویقین لازمی ہے عمل کرنے والے کا یقین جتنا مضبوط ہوگا اتنا ہی اس کو فائدہ پہنچے گا۔

(باقی آئندہ)

تحریر : ڈاکٹر محمد اکمل

عملیات : بسم اللہ

آنکھوں کی حفاظت اور کمزور نظر ختم ہو

بسم اللہ شریف کو ۳ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل آپ کی آنکھوں کی حفاظت رہے گی، نظر کمزور نہیں ہوگی اور اگر کمزور نظر والا کرے تو نظر میں بہتری آئے گی۔ یہ عمل ساری عمر جاری رکھیں۔

کند ذہنی اور کمزور حافظہ

اگر کسی کا ذہن کند ہو یا حافظہ کمزور ہو تو ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳ مرتبہ عزیمت پانی پر دم کر کے صبح کے وقت نہار منہ آدھا گلاس روزانہ ۴۰ دن تک پئیں۔ عزیمت میں قضائے حاجت کی جگہ "فلاں بن فلاں کی ذہنی کمزوری دور ہو" کے الفاظ بولیں۔ دم پانی سے بھری بوتل پر کریں اور پانی روزانہ اس بوتل سے پئیں۔ اگر پانی کم ہو جائے تو بوتل میں مزید پانی مکس کر لیں۔ ہر سات دن بعد نئے پانی پر دوبارہ دم کر کے نئی بوتل تیار کر لیں۔ برتن پر لکھ کر اور ۷۸۷ مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ شریف اور ۱۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ لکھے ہوئے برتن پر دم کریں اور برتن کو پانی سے دھو کر اور اس پانی کو بوتل میں ڈال کر تازہ پانی مکس کر کے بوتل بھر لیں۔ اس بوتل سے دن میں ۳ مرتبہ ۲۱ دن تک پانی پئیں۔ اگر پانی کم ہو جائے تو مزید پانی ڈال لیں۔ انشاء اللہ عزوجل کند ذہنی دور اور فہم و عقل بڑھ جائے گی۔

نکسیر پھوٹ جائے

اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت کی انگلی سے پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا شروع کریں اور ناک کے آخر پر ختم کریں۔ خون بند ہوئے گا۔ یہ عمل دو سے تین مرتبہ کریں اور ہر مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں۔

عمل شفاء

اگر بسم اللہ شریف کو اس صورت میں "ب س م ا ل ل ہ ا ل ر ح م ن ا ل ر ح ی م" ۱۲۱ مرتبہ شیشے کے برتن پر لکھ کر اور آب زم زم سے دھو کر پی لیں تو مرض سے شفاء ہوگی۔ لکھتے ہوئے بسم اللہ شریف کا ورد رکھیں اور لکھنے کے بعد ۱۲۱ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۷ مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ ۷ سے ۱۱ دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ عزوجل شفاء ہوگی۔

حاکم سے مطلب پورا کروانا

اگر کسی حاکم یا افسر وغیرہ سے اپنا مقصد نکالنا ہو یا کوئی ضرورت ہو تو قضائے حاجت کی نیت سے جمعرات کو روزہ رکھیں اور کھجور سے افطار کرنے کے بعد، بعد نماز مغرب ۱۰۱ مرتبہ بسم اللہ کو تنہائی میں توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھے۔ پڑھتے وقت دل میں اپنے مقصد کا خیال رکھیں۔ بعد نماز عشاء بھی سونے تک بسم اللہ شریف کو پڑھتے رہیں۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کو خوشخط لکھ کر اور ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کر کے اپنی ٹوپی یا سامنے والی جیب میں رکھ لیں اور افسر سے ملاقات کریں۔ انشاء اللہ عزوجل مطلب پورا ہوگا۔ دم کرنے کے دوران عنبر یا لوبان کا سفوف ڈالتے رہیں۔ عنبر و لوبان کی اگربتی بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

گھر آفات سے محفوظ رہے

اگر گھر تعمیر کرتے وقت ۱۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف کو کسی کاغذ پر لکھ کر اور پھر اس کاغذ پر ۱۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳ مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح ۳ / یا ۱۹ / دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو وہاں دفن کریں جہاں سے گھر کی بنیاد اٹھائی جانی ہو تو انشاء اللہ عزوجل گھر کل آفات سے محفوظ رہے گا اور اس سے خیر و برکت ہوگی۔ اگر یہی عمل کر کے کھیتی میں دفن کریں تو کھیتی کی پیداوار اور خوب ہو اور یہ آفات سے محفوظ رہے گی۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ "گھر کل آفات و بلیات سے محفوظ رہے" کے الفاظ ادا کریں۔

پھولوں کی کثرت ہو

اگر بسم اللہ کو ۱۰۶ مرتبہ بہتے پانی پر پڑھ کر اس پانی سے باغ کو سینچا جائے تو درختوں پر پھل کثرت سے آتے ہیں۔ عمل سعد وقت میں کریں۔

درخت پر پھل آئے

اگر سعد وقت میں بسم اللہ شریف کو ۱۳ مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور ۱۳ مرتبہ بسم اللہ شریف ایک مرتبہ عزیمت اور اول و آخر درود و سلام پڑھ کر کاغذ پر دم کریں ایک دم ہوا۔ اس طرح کے ۱۳ دم کریں۔ کل ۱۶۹ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۱۳ مرتبہ عزیمت پڑھی جائے گی۔ جس درخت پر پھل نہ آتا ہو۔ اس درخت پر یہ کاغذ لٹکائیں۔ انشاء اللہ عزوجل درخت ثمر دار ہے تو یوں بولیں۔ "آم کا درخت پھل دار ہو"

قسط نمبر: ۱۳

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ابراہیم ادھم رحمہ اللہ کا قول

ابراہیم ادھمؒ فرمانے لگے اگر وقت کے بادشاہوں کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دلوں میں کتنا سکون ہے تو یہ اپنے لشکر اور فوج لے کر ہم پر چڑھائی کر دیں، اس لئے یہ تو مثالیں آپ نے بہت پڑھی ہوں گی کہ لوک تخت وتاج کو چھوڑ کر بوریا نشین بن گئے، آج تک آپ نے ایک مثال نہیں پڑھی ہوگی کہ کوئی بوریا نشین ہوا اور اس نے تخت وتاج کو قبول کر لیا ہو تو معلوم ہوا کہ اس بوریا نشینی میں کوئی ایسی لذت ہے کہ پھر تخت وتاج کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہتی۔ ابراہیم ادھمؒ فاقوں کی فضیلت بیٹھے ہوئے بیان کررہے تھے کہ فاقہ کا یہ مزہ اور فاقہ کا یہ مزہ ایک آدمی آیا کہنے لگا جی کیا بات کررہے ہیں یہ بھوک اور فاقہ بھی کوئی ایسی چیز ہے کہ اس کی فضیلت آپ بیان کریں فرمایا میاں تمہیں اس کی قدر کا کیا پتہ ہم سے پوچھیں جنہوں نے بلخ کی بادشاہی لے کر فاقوں کو خریدا ہے ظاہر میں نظر آتا ہے کہ یہ اللہ والے ان کے لباس معمولی ہیں یہ بوریا نشیں ہیں، دنیا میں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اللہ رب العزت کے یہاں ان کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا واقعہ

امام شافعیؒ ایک مرتبہ حجام کے پاس گئے اس نے دیکھا کہ پھٹے سے کپڑے ہیں، میلے سے اور ایک اور بندہ کوئی دنیا دار سا آرہا تھا اسے توقع تھی کہ اِدھر سے پیسے زیادہ ملیں گے اس نے امام شافعیؒ کے بال کاٹنے سے انکار کیا کہ جی میں تو اس کے کاٹوں گا، آپ نے اپنے غلام سے پوچھا کہ بتاؤ کہ تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں، اس نے کہا جی تین سو دینار، فرمایا اس کو ویسے ہی دیدو ایک یا دو دینار لگتے ہوں گے بال کٹوانے کے، فرمایا تین سو دینار اس کو ویسے ہی دیدو اب جب ویسے ہی دیئے اور بال بھی نہ کٹوائے تو وہ بڑا حیران ہوا کہنے لگا میں تو سمجھتا تھا کہ فقط اس کے اوپر گدڑی ہے مگر گدڑی میں لعل چھپا ہوا تھا تو اس کی بات سن کر امام شافعیؒ کو جذبہ آیا، آپ نے پھر اشعار لکھے جن کا ترجمہ یہ بنتا ہے۔

کہ اے لوگو اگر تم میرے جسم کے کپڑوں کی قیمت کا اندازہ لگاؤ گے تو اس کی قیمت تو ایک درہم بھی نہیں بنے گی لیکن اگر تم ان کپڑوں میں چھپے ہوئے بندے کی قیمت لگاؤ گے تو پوری دنیا میں بھی مل کر اس بندے کی قیمت نہیں بن سکتی۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی للکار

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے دہلی کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر کہا تھا او مغل بادشاہو! تمہارے خزانے ہیرے یاقوت اور موتیوں سے بھرے ہوئے ہیں لیکن ولی اللہ کے سینہ میں ایک دل ہے تمہارے سارے خزانے مل کر اس دل کی قیمت نہیں بن سکتے اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ سمایا ہوا ہے اس کے دل میں اللہ آیا ہوا ہے بلکہ اس کے دل میں اللہ چھپایا ہوا ہے تو جب انسان کے جسم پر اللہ رب العزت کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کے حکم کو زمین پہ لاگو کر دیتے ہیں، ایسے بندے کی اطاعت ہوا کرتی ہے، ایسے بندے کی اطاعت پانی کرتا ہے ایسے بندے کی اطاعت زمین کرتی ہے، ایسے بندے کی اطاعت جنگل کے جانور کرتے ہیں، ارے انسانوں کی کیا بات اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو بھی اس کا ماتحت بنا دیتے ہیں۔

مطیع بندے کی اطاعت کس کس نے کی؟

دیکھئے سیدنا عمر ابن الخطاب کھڑے منبر پر ہیں یاساریۃ الجبل، یہ الفاظ کہے اور ہوا اس پیغام کو سیکڑوں میل دور تک پہنچا رہی ہے، دریائے نیل کو رقعہ لکھا تو دریائے نیل نے چلنا شروع کیا، آج بھی دریائے نیل چل رہا ہے اور عمر ابن الخطاب کی عظمتوں کی گواہی دے رہا ہے، مدینہ میں زلزلہ آتا ہے آپ پاؤں کی ٹھوکر مارتے ہیں، فرماتے ہیں زمین تو کیوں ہلتی ہے کیا عمر نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا؟ زمین کا زلزلہ رک جاتا ہے، ایک آگ نکلتی ہے جو مدینہ کی طرف بڑھتی ہے۔ حضرت عمر ابن الخطاب تمیم انصاریؓ کو بھیجتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے یہ بات پہلے بتادی

تھی جا بیٹے اس کو بجھائیے، انہوں نے دو رکعت نفل پڑھے اور دو رکعت پڑھ کر اپنے کپڑے کو ایسے بنالیا جیسے گھوڑے یا کسی اونٹ کو مارنے کا سانٹا ہوتا ہے اس کے ساتھ آگ کو مارتے رہے، آگ پیچھے ہٹتی رہی، جس غار سے نکلی تھی اسی غار میں واپس داخل ہوگئی۔

افریقہ کے جنگلوں میں پہنچے بربر قوم کہنے لگی یہاں پر تو بڑے خطرناک درندے ہیں یہ تمہاری تکا بوٹی کردیں گے، صحابہ کرام نے کھڑے ہوکر اعلان کیا ہے جنگل کو خالی کردو، اعلان ہونا تھا شیرنی بچوں کو لے کر جارہی ہے، ہاتھیوں کا غول جارہا ہے، جانور سارے کے سارے جنگل کو خالی کر کے جارہے ہیں، مقامی لوگوں نے دیکھا انہوں نے پوچھا کہ تم نے یہ کام کیسے سیکھا؟ انہوں نے بتلایا ہمارے پیارے محبوب نے یہ حکومت سکھادی کہنے لگے پھر ہمیں بھی اپنے جیسا بنالیجئے، بغیر کسی لڑائی کے جنگل کے درندوں کی اطاعت کو دیکھ کر وہ افریقن قوم مسلمان ہوگئی جس کے دل پر، جس کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم چلتا ہے، پھر اس کا حکم ہوا پر، زمین پر، پانی پر، درندوں پر، چرندوں پر، ہر چیز کے اوپر چلتا ہے یہ مقام تسخیر کہلاتا ہے اور اللہ رب العزت نے مومن کو یہ مقام تسخیر عطا کردیا۔

راستے کی رکاوٹ

اب ہمارے راستے میں رکاوٹ یہ ہمارا چھ فٹ کا جسم ہے شیخ مولانا رومؒ ایک جگہ لکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ اے دوست تیرے راستے میں تیرا یہ چھ فٹ کا جسم ہے، یعنی تیرا نفس ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ یہ دیوار اتنی اونچی نہیں ذرا ہمت کرلے اور چھ فٹ کی دیوار کو پھلانگ جا اور واقعی ہم ساری زندگی یہ چھ فٹ کی دیوار کو عبور نہیں کرسکتے، ہم اسے ہی نہیں پھلانگ سکتے، یہ ہمارے اور ہمارے پروردگار کے راستہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے، ہم اس کے اوپر پاؤں رکھ کر آگے نہیں جاسکتے۔

نہ شاخ گل ہی اونچی تھی نہ دیوار چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

کس کی کمی؟

ہمت پست ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ جی قسمت پست ہے، بھئی قسمت پست نہیں ہوتی، ہمت پست ہوتی ہے، جس کی وجہ سے پست ہوکر انسان زندگی گزارا کرتا ہے تو جو بلند ہمت ہوتے ہیں اللہ رب العزت ان کے لئے راستے آسان کردیتے ہیں اسی لئے کہا گیا:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

کہ جس کے اندر اتنا عزم ہو اتنی صلاحیت اتنا عزم مصمم ہو کہ وہ اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لے ایڑی چوٹی کا زور لگالے، اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس دنیا میں محنت کرنی ہے اور اسی کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے، یہ بار امانت ہمارے سر پر رکھ دیا گیا، مرد ہو یا عورت ہو، ہم میں سے ہر ایک نے اس کو اٹھانا ہے اور اگر اٹھانے میں کمی کوتاہی کی تو قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا اور جس نے اٹھالیا، پھر پروردگار اس بندے کی پذیرائی فرمائیں گے اور اس بندے کو اپنی طرف سے اجر اور بدلہ عطا فرمائیں گے۔

راہ کی رکاوٹ کیا؟

دیکھئے بنیادی گناہ انسان کی زندگی میں تین ہوتے ہیں، سمجھنے کی بات ہے۔

(۱) پہلا گناہ شہوت، شہوت کا مطلب ہوتا ہے، اشتہاء اشتہاء کہتے ہیں کسی چیز کی طلب، کسی چیز کی بھوک، جب بھوکا بندہ ہوتا ہے تو اس کو روٹی کی شہوت ہوتی ہے، پیاسے بندے کو پانی پینے کی شہوت ہوتی ہے یا کئی لوگ ہوتے ہیں، جن کو اچھے اچھے کھانا کھانے کی شہوت ہوتی ہے، اچھے سے اچھے لباس پہننے کی شہوت ہوتی ہے یا جب بندہ بڑی عمر کا ہوجاتا ہے، جوانی کی عمر کا ہوجاتا ہے تو اسے پھر دوسرے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے لئے بھی شہوت کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس کے معانی میں بڑی وسعت ہے تاہم مردوں کے اندر عورت کی طرف رجحان زیادہ ہوتا ہے اور عورت کے دل میں کپڑوں اور نمائش کا رجحان زیادہ ہوتا ہے، ہر ایک کے اندر بیماریاں علیحدہ علیحدہ مردوں کو جمال نے برباد کردیا اور عورتوں کو مال نے برباد کردیا، آج پوری دنیا کے مسلمان مال اور جمال کے ہاتھوں برباد ہوئے پڑے ہیں۔

مرد کو جمال نے برباد کردیا، نیک ہو شریف ہو، صوفی ہو، لیکن

جمال اس کی کمزوری کہ جی آنکھیں قابو میں نہیں اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، کتابیں بھی پڑھ لیں فلاں بھی کام کرلیا، لیکن اپنی آنکھوں پہ قابو پانے کے لئے کہیں نہ کہیں آکر ضربیں لگانی پڑتی ہیں کہیں آکر رگڑیں پڑتی ہیں تب جاکر فکر کی گندگی دور ہوتی ہے۔

فکر کیسے پاک ہو؟

فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے جب ہم ذکر ہی نہیں کریں گے تو فکر پاک ہی نہیں ہوگی، پھر بھلے ہم جو مرضی کام کرتے رہیں دنیا کا یا دین کا لیکن ہمارے اندر کا انسان اور ہوگا اوپر کا انسان اور ہوگا، ہم دورنگ کی زندگی گزار رہے ہوں گے، ہمارا جسم ظاہر میں کچھ اور حقیقت میں کچھ اور اب چاہیں کہ یہ قیل وقال کا فرق ختم ہوجائے یا قال اور حال کا فرق ختم ہوجائے اس کے لئے کسی کے زیر سایہ رہ کر تربیت حاصل کرنی پڑے گی، یہ خانقاہیں جو بنیں ان کا بنیادی مقصد یہی تھا۔

قلب جاری ہونے کا مطلب

ایک آدمی بسکٹ بناتا ہے تو وہ ساری چیزوں کو ملاکر پھر ایک خاص درجہ حرارت پر اس کو کچھ وقت کے لئے رکھ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے جی کیک بن گیا، اب کیک کتنا مزے دار ہوتا ہے لیکن وہ بنتا کب ہے؟ جب حرارت کے اندر کچھ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے اسی طرح جب انسان کے دل کو ذکر کی حرارت میں کچھ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے تب اس کا دل بھی کیک کی مانند لذیذ بن جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کے یہاں قبولیت پالیتا ہے تو ذکر کے ماحول میں ہر بندے کو رہ کر محنت کرنی پڑتی ہے تاکہ اس کا اپنے اوپر قابو آجائے اس کی زندگی میں شریعت وسنت کے احکام لاگو ہوجائیں اور اس انسان کو اپنے آپ پر قدرت حاصل ہوجائے اسی کو بعض مشائخ نے کہا دل کا جاری ہونا۔

بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ فقط دل کا جاری ہونا یہ کوئی ظاہر میں دھڑکن ہوگی دل کی، جب تک اعضاء اس کا ثبوت نہیں دیتے اگر کوئی آدمی اللہ اللہ کی کیفیت تو کہتا ہے کہ مجھے حاصل ہے مگر اپنے جسم سے شریعت وسنت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے اس اللہ اللہ کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا تو مشائخ کے نزدیک دل کا جاری ہونا، اس کی ابتدا یہ ہے کہ انسان کو اپنے دل سے اللہ اللہ کا ادراک محسوس ہوا اور اس کی انتہا یہ ہے کہ اس کے جسم کے اوپر اللہ کے احکام جاری ہوجائیں اس کا جسم اس کے دل کے قابو میں آجائے، پھر یہ ہے اس بندے کا قلب جاری ہوگیا، یعنی اس بندے کے قلب کا حکم جاری ہوگیا، یہ قلب کا جاری ہونا جو اصل مقصود ہے وہ یہ کہ اتنا ذکر کریں کہ ہماری رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے۔

فکر کی گندگی کیسے دور ہو؟

حضرت اقدس تھانویؒ نے یہ بات لکھی وہ فرماتے ہیں کہ ذکر کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کے رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے اور یہ فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے اب کوئی آدمی معمولات تو کرتا نہیں مراقبہ کے بارے میں پوچھیں کہ کرتے ہو؟ پانچ منٹ اور دس منٹ تو پانچ اور دس منٹ سے تو کام ٹھیک نہیں بنے گا جس کام کو بگاڑنے میں عمر گزرگئی پانچ اور دس منٹ میں تو وہ سنورنے سے رہا تو اس کے اوپر وقت لگانا پڑتا ہے، لہٰذا ہر سالک کو اپنے معمولات کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ ہمارے مشائخ نے فرمایا: **من لا وردلہ لا واردلہ** جو آدمی اوراد ووظائف نہیں کرے گا اس کے اوپر کوئی کیفیات اور واردات نہیں آسکتیں، ہم مراقبہ کرتے نہیں اور سمجھتے ہیں کہ فقط بس حضرت کی دعا سے دل جاری ہوجائیں گے، یہ کام ہم اتنا آسان سمجھتے ہیں دنیا کے سارے کام خود کرتے پھر رہے ہوتے ہیں اور یہ دین کا کام ہم نے دوسروں کے ذمہ ڈالا ہوا ہوتا ہے اس کے لئے بھی ہمیں بیٹھنا پڑے گا ذکر اور مراقبہ کرنا پڑے گا۔ (باقی آئندہ)

الہامات جفر

لوح شفاء امراض

لوح شفاء امراض تحویل شمس میں تیار کی جاتی ہیں، اس لوح کے ہزاروں فوائد ہیں، سب سے اہم فوائد میں لکھ دیتا ہوں۔ امراض معدہ، معدہ میں تکلیف، ہڈیوں میں تکلیف، سر پر بوجھ، کالا یرقان، پیلا یرقان، نامرد لوگ جو جادوٹونے اور حروفِ صوامت کی بندش سے نامرد ہو گئے ہوں یا ساڑھ ستی چڑھ چکی ہو یا ستاروں کی گردش کا شکار ہوں یا مقدمات میں پھنسا ہوا ہو، پردیس میں کسی دشمن نے ڈرایا ہوا ہو، گھر میں تو تو میں میں چلتی رہتی ہو، گاڑی چلاتے چلاتے نقصان دیتی ہو، ہر وقت دشمنی کا خوف لگا رہتا ہو اُس سے بچنے کے لئے یہ لوح تیار کر کے پاس رکھے۔ اس کی برکت سے اللہ پاک مذکورہ آفتوں سے محفوظ فرمادے گا۔ تمام مصیبتیں اور نحوستیں ٹل جائیں گی، یہ لوح کامیابی کی ضامن بنے گی۔ وہ خواتین وحضرات جو آئے دن مصیبت اور پریشانی کا شکار ہوں اس کی کامیابی کی ضامن بنے گی، اسی تعویذ کو زعفران وعنبر سے لکھ کر چالیس دن تک پئیں اور ایک لوح بنا کر گلے میں پہن لیں۔ اللہ پاک بے پناہ برکتیں دے گا اور جادوٹونے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ تحویل شمس میں سورہ توبہ کی آخری دو آیات ۱۱۰ مرتبہ پڑھیں اور ساتھ میں ۵۰۰ مرتبہ درود پاک بھی پڑھیں تو اس کے عامل ہو جائیں گے۔ اس عمل کا ثواب آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ کریں، اس عمل کو شرفِ شمس کے وقت سے شروع کر کے چالیس دن تک لگا تار پڑھیں، انشاء اللہ یہ زکوٰۃ کبیر کا چلہ بن جائے گا۔ یہ دو آیات تسخیر خلق اور رجوع خلق کے لئے پر تاثیر ہیں، اللہ پاک بہت برکت عطا کرے۔

اس لوح کو ہر سال شرف شمس کے اوقات میں اپنے نام مع والدہ کے نام کے ساتھ ان کے اعداد نکال کر مربع آتشی چال سے پر کریں۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

حی	۱۳	ودود
۱۹	۱۸	۱۵
ہاب	۲۱	۱۶
اللہ اللہ لہ ھو محمدؐ		

۷۸۶

۷۱۷	۷۳۰	۷۲۷	۷۲۴
۷۲۸	۷۲۳	۷۱۸	۷۲۹
۷۲۲	۷۲۵	۷۳۲	۷۱۹
۷۳۱	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۶
لہ ھو لہ ھو			

ان نقوش کو اگر گلاب وزعفران سے لکھیں تو بہتر ہے اور شرف شمس کے اوقات میں اگر ساعت شمس میں نقش پُر کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور یہ نقش تیر کی طرح کام کریں گے اور اللہ کا فضل وکرم موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔

☆☆☆

تبسم فاطمہ

بھیڑ کی درندگی اور سیاست

اگر اس ملک میں جمہوریت کو داغدار کرنے والے لوگ ہیں تو جمہوریت کے تحفظ اور ملک کی سلامتی چاہنے والوں کی بھی کمی نہیں

۲۵ر مارچ ۱۹۳۱ کو مشتعل ہجوم نے نامور صحابی اور کانگریسی لیڈر گنیش شنکر وودیارتھی پر حملہ کیا اور انہیں جامِ شہادت پینا پڑا۔ کانپور میں جب فرقہ وارانہ فساد بھڑک اٹھا تو ودیارتھی ہندو مسلمانوں کے درمیان امن ومحبت کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جمشید پور میں مشہور افسانہ نگار ذکی انور کو بھی ہجوم کا سامنا کرتے ہوئے موت کو گلے لگانا پڑا۔ ایسے حادثو کی تاریخ آج بھی ہمیں رسوا کرتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ایسے مواقع بھی ہمیں رسوا کرتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ایسے مواقع پر انسانیت کہاں کھو جاتی ہے؟ غلامی کی تاریخ کا بیشتر حصہ لہولہو ہے۔ ہندوستان کی تقسیم نے بھی اس درد کو محسوس کیا ہے، جب ہندو مسلمان دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ اس وقت بھی یہی بھیڑ یہی ہجوم تھا اور اس ہجوم کو نفرت کے خون کا ذائقہ مل گیا تھا، ۱۵ر اگست کو ہماری آزادی کے ستر برس پورے ہو جائیں گے۔ ان ستر برسوں میں فرقہ وارانہ فسادات کی اپنی تاریخ رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ پچھلے تین برسوں میں نفرت کی سیاست نے پورے ملک میں جو ماحول پیدا کیا ہے، اس نے آزادی کے وقت ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس وقت ایک نیا ملک پاکستان کی شکل میں سامنے آیا تھا۔ جنگ برابر کی تھی۔ جو مسلمان ہندوستان چھوڑ کر نہیں گئے، انھیں اس بات کا سہارا تھا کہ جمہوری نظام میں وہ یہاں زیادہ چین اور سکون سے رہیں گے۔ ان ستر برسوں میں مذہب کے نام پر پاکستان میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ معصوم عورتوں اور بچوں کا قتل، دہشت گردی کو فروغ، آپسی خانہ جنگی اور مذہبی تنگ نظری نے پاکستان کو کس حد تک نقصان پہنچایا، یہ بھی سب کے سامنے ہے۔ اس لئے پچھلے تین برسوں سے ہونے والی سیاست کو دیکھتے ہوئے یہ سوچنا ضروری ہو جاتا ہے کہ غیر اعلانیہ ایمرجنسی میں مذہبی تنگ نظری کہیں ہندوستان کا وہی حال نہ کر دے جس نے پاکستان کو درد کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا۔ دادری حادثہ نے ہندوستان بھر کے دانشوروں کو بیدار کیا۔ لیکن ہندو راشٹر کی گونج میں دانشوروں اور فنکاروں کے تمام اقدامات ناکام ثابت ہوئے۔ ایک وقت ایسا بھی محسوس ہوا کہ خوف اور دباؤ کی سیاست میں کوئی بھی دانشور اب سامنے آنے کو تیار نہیں ہے۔ ملک کی سالمیت اور تحفظ کے لئے اس سے زیادہ حوصلہ شکن کوئی دوسری بات نہیں ہو سکتی تھی۔ ابھی حال میں آر ایس ایس سپریمو موہن بھاگوت نے ایک بیان جاری کیا کہ نریندر مودی ہندو راشٹر کے سچے علمبردار بن کر ابھرے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ایک بڑے مشن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ بیان اس قت سامنے آیا ہے جب ہجوم کی بڑھتی ہوئی درندگی مسلسل قیامت بن کر مسلمانوں پر نازل ہو رہی ہے۔ معصوم بے گناہ جھوٹے الزامات کے تحت مشتعل ہجوم کی وحشت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے کئی حادثے سامنے ہیں جہاں پولیس مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے درندوں کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے بلکہ حالات اس حد تک خراب ہو چکے ہیں کہ وہ درندگی کا شکار ہونے والے مسلمانوں پر پولیس جھوٹا الزام لگا کر انہیں شک کے گھیرے میں کھڑا کر دیتی ہے۔ جب از حادثات کی عالمی سطح مخالفت شروع ہوئی تو وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک کمزور بیان جاری کر کے ان حادثوں سے پلہ جھاڑ لیا۔ یو کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ نے بیان دیا کہ اکثریتی طبقے کو اکسانے میں اقلیت طبقے کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کا سیدھا اور صاف مطلب ہے کہ ہر طرح کا ظلم سہنے کے باوجود اقلیتی طبقے کو اپنی زبان بند

چاہئے۔ اس وقت پورے ملک مسلمانوں کے اندر خوف اس حد تک سرایت کر چکا ہے کہ مسلمان ٹرین میں سفر کرنے سے گھبرانے لگے ہیں۔ شام میں گھر سے باہر نکلتے میں خوف محسوس ہوتا ہے۔ ان دنوں سوشل ویب سائٹس پر نفرت آمیز ویڈیو اور پوسٹ ڈال کر ماحول کو خطرناک بنانے کی سازش پر نفرت آموز ویڈیو پوسٹ ڈال کر ماحول کو خطرناک بنانے کی سازش ہو رہی ہے۔ مذہب کے نام پر دہشت گردوں کے حوصلے اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ کرنال میں مسجد پر چڑھ کر جے شری رام کے نعرے لگائے گئے۔ حصار کی مسجد کے باہر ایک مسلمان کو تھپڑ جڑ کر اس سے بھارت ماتا کی جئے کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا گیا۔ مویشیوں کو لے جانے کے جھوٹے الزامات لگا کر بھیڑ کے ذریعہ زخمی کرنے کی وارداتیں اب ہر نئے دن کی سرخیاں بن چکی ہیں۔ عدلیہ خاموش۔ حکومت چپ۔ آر ایس ایس کو فکر نہیں، کیونکہ ایک بڑے مشن پر کام ہو رہا ہے۔ کرناٹک میں سکولر کہی جانے والی کانگریس کی حکومت ہے۔ ابھی حال میں وہاں پولیس نے مدارس کے ۲۰۰ طلبہ بنگلور ریلوے اسٹیشن پر پوچھ تاچھ کے بہانے آٹھ گھنٹے تک روکے رکھا اور ان کے ساتھ برا سلوک کیا۔ ملک میں مسلسل ہونے والی بھیڑ کی درندگی پر کانگریس کی خاموشی اس بات کا اشارہ دے رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کر کے اکثریتی طبقے کو ناراض کرنا نہیں چاہتی۔ موجودہ صورتحال میں وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ کی تعریف کرنا ہوگی، جس نے بڑی حد تک مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ امرناتھ یاتریوں پر دہشت گردوں کا حملہ ہوا تو دہشت گردوں کی مخالفت میں سارا ہندوستان ایک پلیٹ فارم پر نظر آیا۔ کشمیری حریت لیڈران نے بھی دہشت گردوں کی خبر لی۔ عمر عبداللہ نے ٹوئٹ کر کے راجناتھ کے قدم کی تعریف کی۔ یہ حقیقت ہے کہ راجناتھ سنگھ کے بیان نے مسلمانوں کو اس بات کا احساس کرایا کہ انہیں ایسے معاملوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر اس ملک میں جمہوریت کو داغدار کرنے والے موجود ہیں تو ایسے لوگوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہیں جو ملک کے تحفظ اور سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ بھیڑ کی درنگی کو لے کر دانشوروں کا سویا ہوا طبقہ ایک بار پھر جاگ گیا۔ صبا دیوان، گوہر رضا، شبنم ہاشمی، گریش کرناڈ اور ہزاروں دانشوروں نے پورے ملک میں ان مائی نیم، کی جو مہم چلائی، اس کی داد نہ دینا بے انصافی ہوگی۔ گلی محلے سے لوگ نکل کر سڑک چوراہوں پر جمع ہوئے۔ دلی کے جنتر منتر اور دوسرے مقامات پر بھی جمہوریت پسندوں کا قافلہ نظر آیا۔ یہ ایک کھلا پیغام تھا کہ آپ دہشت گردی کے نام پر جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس میں ایک سو بیس کروڑ ہندوستانیوں کو شامل نہ کیجئے۔ چھوٹے چھوٹے بچے، اسکول کالج کے نوعمر لڑکے لڑکیاں ناٹ ان مائی نیم کی تختی لگائے سلگتے جلتے ہوئے ہندوستان کو وہ پیغام دینے کی کوشش کر رہے تھے، جس کی اس ماحول میں سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اور یہ پیغام خاموشی سے اپنا کام کر گیا۔ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ ہندوستان کے اکثریتی طبقے کے بیشتر لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ مذہب کے نام پر مشتعل ہجوم جو نفرت کا کاروبار کر رہا ہے۔ اس کا روکا جانا ضروری ہے۔ امرناتھ یاتریوں پر حملے کے بعد کچھ بھاجپائی لیڈران نے ناٹ ان مائی نیم، مہم کو سیاسی رنگ دینا چاہا لیکن اس وقت ایسے لوگوں کی بولتی بند ہوگئی، جب اس موقع پر بھی محبت کا پیغام دینے والے بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور ایک بار پھر یہ پیغام دیا گیا کہ ہندوستان یا اسلام، ہمارے نام پر قتل وغارتگری کا بازار بند کیجئے، کیونکہ ہر مذہب محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ٹوٹے دلوں کو جوڑنا سکھاتا ہے۔ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے خوفناک اثرات کے باوجود ہندو راشٹر بنانے کا اعلان اکثریتی طبقے کو اپنے طرف کھینچنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ بڑھتی ہوئی فرقہ واریت اور نفرت نے اس طبقے کو بھی سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ آخر ہمارا ملک کس سمت میں جا رہا ہے؟ اس وقت ایک خاموش بغاوت ناٹ ان مائی نیم کی شکل میں سامنے آئی ہے اور اس مہم کی کامیابی کا دائرہ دنوں دن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ناٹ ان مائی نیم کا پیغام، آہستہ آہستہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہی ہمارے ہندوستان کی اصل طاقت ہے۔ سماجی، معاشرتی اور تہذیب سطح پر ہماری جڑیں اتنی پختہ اور مضبوط ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی شر پسند طاقت ہمارے اتحاد کا شیرازہ نہیں بکھیر سکتی۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

روحانی ڈاک
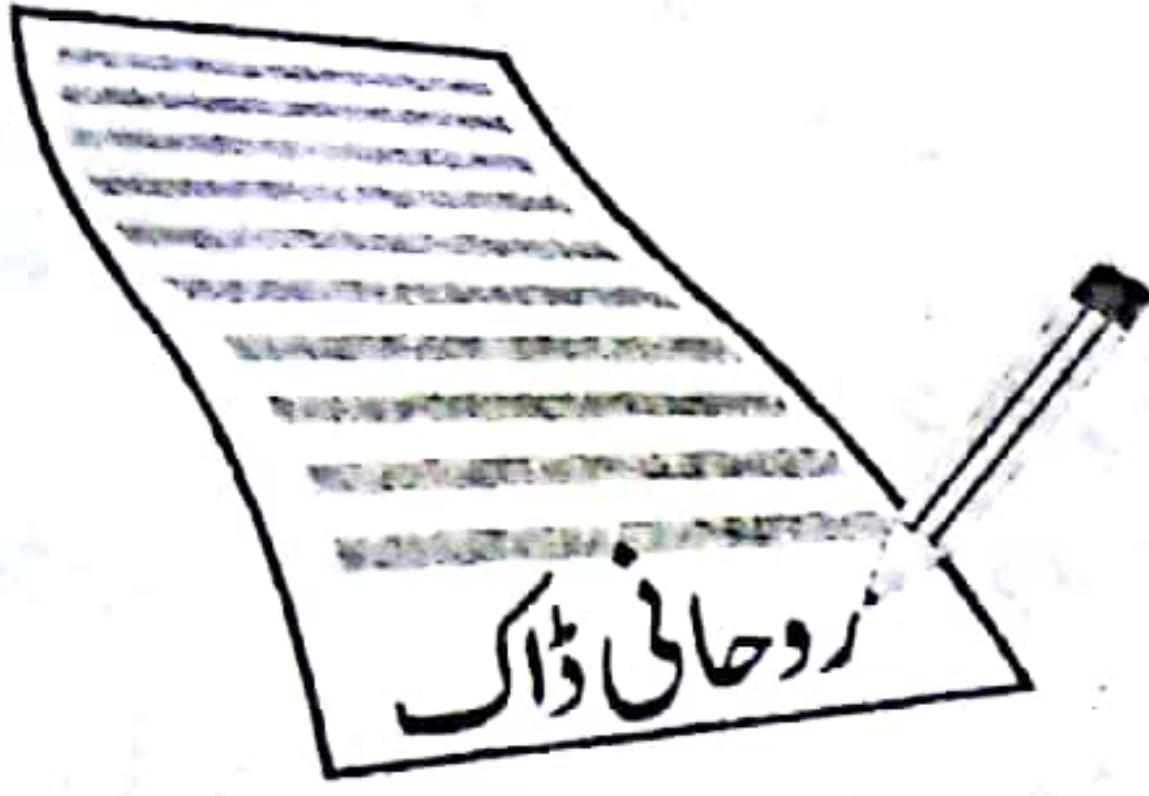
روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اثرات کا دکھ

سوال از: سید ارشاد احمد ــــــــــ شاہجہاں پور

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ ۲۰۱۴ء تک میرے گھر میں ٹھیک چل رہا تھا، دو بیٹوں کی شادیاں ہوچکی تھیں ماشاء اللہ ان کے بچے بھی ہیں، تیسرے بیٹے کی شادی فروری ۲۰۱۵ء میں کی گئی اس لڑکے کا نام سید جنید الرحمٰن والدہ کا نام سعادت فاطمہ اور بہو کا نام شیبا پروین، ماں کا نام گلشاد فاطمہ ہے۔ شادی کے چند ماہ کے اندر جنید کی والدہ سعادت فاطمہ بنت ریاض فاطمہ پر مصیبتیں آنی شروع ہوگئیں، کئی مرتبہ چلتے پھرتے زمین پر گرجاتیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ بائیں ہاتھ پیر تھرتھرانے شروع ہوگئے، ضروری جانچیں کرائی گئیں، MRI بھی کرایا گیا، فالج کی بیماری نہیں نکلی، دل کا علاج کرایا اس میں بھی کوئی بیماری نہیں تھی، یہ علاج علی گڑھ میں ۲ ماہ تک رہ کر کرایا، دوا چلتی رہی، پھر فائدہ نہ ہونے پر دلی بھیجا وہاں صرف B.P کے ساتھ کیلشیم کی کمی اور ہڈیوں کا کمزور ہونا بتایا گیا اور اسی کی دوا چلائی گئی، کوئی بیماری نہیں، بتائی کہا کوئی بیماری نہیں ہے۔ B.P اور کیلشیم کی دوا برابر چل رہی ہے، دوائیں کچھ دن فائدہ کرتی ہیں پھر نقصان کرنے لگتی ہیں اس لئے صرف ان دواؤں کو چھوڑ کر سب دوائیں بند کردی ہیں۔

میں آپ کے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ۲۰۱۱ء سے مسلسل مطالعہ کررہا ہوں، آپ کی عدیم الفرصتی کے بارے میں اور حاجت مندوں کے خطوط کے جوابات کئی کئی بار لکھنے پر مہینوں انتظار میں گزر جانے کی شکایت کے بارے میں پڑھ کر اپنی پریشانی بیان کرنے کی ہمت نہیں پڑی اور دو سال گزر گئے، لڑکے نے کہا آپ برابر اس ماہنامہ کو پڑھتے ہیں لوگ حضرت جی کو حال لکھتے ہیں آپ بھی حضرت جی کو لکھئے اور معلوم کیجئے کہ یہ بیماری ہے یا نظر بد ہے یا کچھ کرایا دھرا ہوا ہو، اور اس کا علاج کیا ہے۔ اگر بیماری ہے تو ڈاکٹروں کا علاج چلنا ہے کچھ اور ہے تو ڈاکٹری علاج سے ٹھیک نہ ہوگا، انٹرنیٹ پر ایک مولانا کے ''نظر بد کا علاج'' کے بارے میں بیان سنا تو مریضہ کو ان کے بتائے ہوئے طریقے پر دو بار غسل بھی کرایا، غسل کے لئے آدھی بالٹی پانی لے کر اس میں دونوں ہاتھ ڈال کر سات سات مرتبہ درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل، آخر میں پھر درود شریف پڑھنا ہے، پانی پر دم نہیں کرنا ہے۔

سعادت فاطمہ کی اس وقت محتاجی کی حالت ہوچکی ہے، خود کچھ کرنے کے قابل نہیں رہ گئی، نہ بیٹھ سکتی ہیں، نہ چل سکتی ہیں، بس پڑی رہتی ہیں، بیت الخلا کلوڈ تک لے جاتے ہیں، دو لوگوں کا سہارا لینا پڑتا ہے، ایک پیر بایاں والا اب گھسٹ کر چل رہا ہے، یہاں بازاری عاملوں سے بربادی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا اس لئے ڈاکٹری علاج پر ہی منحصر ہوں، حالت ناگفتہ بہ ہے۔

اب آپ کی خدمت میں پورا حال لکھ رہا ہوں، بہ ظاہر چہرے مہرے سے بیماری نہیں لگتی، دماغ ماشاء اللہ ٹھیک ہے، خدارا میری درخواست پر غور کرکے ان کی صحت یابی کے لئے کچھ کیجئے، میں آپ کا

انشاءاللہ ممنون رہوں گا۔

جواب

عالی جناب آپ کا خط ملا، صورت حال کا علم ہوا، آپ کا گھر جنات کے اثرات کا شکار ہے، گھر کے سبھی افراد اثرات میں مبتلا ہیں لیکن سعادت فاطمہ خاص طور پر آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور اثرات ان کے جسم میں پوری طرح سرایت کر چکے ہیں، بہتر ہوتا اگر آپ ان کا علاج کسی مقامی عامل سے کراتے کیوں کہ اس طرح کے مریض کو روزانہ چیک کرنا ضروری ہے، دوران علاج مریض کی کیفیت بدلتی رہتی ہے، اثرات دوران علاج بڑھ بھی سکتے ہیں اور ایک دم کم بھی ہو سکتے ہیں، دور بیٹھ کر علاج کرنے والے کو پل پل کی رپورٹ ملنا مشکل ہے اس لئے افضل تو یہی ہے کہ آپ سعادت فاطمہ کا علاج کسی مقامی عامل سے کرائیں اور جب تک آپ کسی معتبر عامل کی کھوج کرنے میں ناکام ہوں اس وقت تک جو علاج ہم دے رہے ہیں اس پر اکتفا کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ سعادت فاطمہ ٹھیک ہو جائیں گی اور باری تعالیٰ ان کو آسیبی اثرات سے نجات عطا کریں گے۔

ان کا علاج جمعرات سے شروع کریں، بدھ کے دن سے اس کا گوشت، انڈا، مچھلی بند کر دیں اور جمعرات کے دن اس تعویذ کو پانی میں پکا کر اس پانی کو ایک بالٹی پانی میں ملا لیں اور اس سے سعادت فاطمہ کو نہلائیں، کاغذ پانی گرم کر کے نکال لیں، تعویذ کا یہ کاغذ نالی میں نہیں جانا چاہئے، پانی اگر نالی میں جائے تو کوئی حرج نہیں۔

غسل کا تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۰۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۱

اس تعویذ کی رفتار یہ ہے۔

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اس تعویذ کو ۴ عدد بنائیں، پہلے دن اس سے نہلا کر گلے کا تعویذ گلے میں ڈال دیں، اس کے بعد ۳ جمعرات کو اس تعویذ سے پھر نہلا دیں، تعویذ کو مؤثر کرنے کے لئے اس کی رفتار کو پیش نظر رکھیں۔

غسل کے بعد یہ دو تعویذ سعادت فاطمہ کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

یہ دونوں تعویذ ایک ہی موم جامہ میں پیک ہو کر کالے کپڑے میں رکھ کر سعادت فاطمہ کے گلے میں ڈال دیں، اس دونوں نقش کو بھی اس کی رفتار سے پُر کریں، ان دونوں کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اسی رفتار سے ایک نقش اور تیار کریں اور اس کو گھر میں لٹکا دیں تاکہ گھر کے اثرات بھی ختم ہو جائیں یا کم ہو جائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۱	۳۸۵	۳۸۲	۳۷۸
۳۸۳	۳۷۷	۳۷۲	۳۸۴
۳۷۶	۳۸۰	۳۸۷	۳۷۳
۳۸۶	۳۷۴	۳۷۵	۳۸۱

ایک بات یاد رکھیں کہ سحر اور جن کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے، ان کی کسی بھی مشین میں یہ اثرات پکڑے نہیں جائیں گے اس لئے اس طرح کے مریضوں کا روحانی علاج کرانا ہی ضروری ہے اور روحانی علاج کے لئے عاملین سے رابطہ کرنا ناگزیر ہے۔ آپ اپنے گھر میں ۴۰ دن تک نصف شب کے بعد اذان خود دے لیں یا کسی سے دلالیں تو اچھا ہے، ۴۰ دن تک صبح دس گیارہ بجے کے درمیان ایک بار روزانہ سورۂ بقرہ تلاوت بھی کرلیں یا کسی سے کرالیں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کے گھر اور سعادت فاطمہ کو آسیبی اثرات سے کلی طور پر نجات عطا کرے۔ اس ماہ میں اگر فائدہ محسوس نہ ہو تو کسی عامل سے رجوع کریں اور اس علاج کی وضاحت کریں، انشاء اللہ وہ اس کی روشنی میں آپ کا علاج کریں گے جو مفید ثابت ہوگا۔

تشخیص کی طلب

سوال از: شاہد شاہ کراچی ———— پاکستان

استاد محترم حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، استاد محترم ایک دوکان سے آپ کی کتاب مؤکلات نمبر خریدی اور ان میں کچھ اعمال پر تجربے بھی کئے، ایک عمل باموکل جو کہ سورۂ اخلاص کا ہے کیا، عمل سے فائدہ ہوا لیکن کوئی چیز سامنے حاضر نہیں ہوئی۔ میں عرصہ ۵ سال سے فن عملیات سے وابستہ ہوں، اس فن کی طرف آنا میری بیماری کی وجہ سے ہوا، جس کی بنیادی وجہ سحر تھا لیکن مجھے کوئی اچھا قابل اور مخلص استاد میسر نہیں آیا، ایک استاد نے چند وظائف بتائے لیکن بعد میں جواب دیا کہ میں آپ کی کوئی معاونت نہیں کرسکتا، اس کے بعد دوسرے استاد سے رابطہ ہوا کہ جو کہ میرے پہلے استاد کے استاد تھے، انہوں نے بھی کچھ عرصہ بعد یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ جب آپ میرے ساتھ بیٹھتے ہیں تو میری طبیعت خراب ہوتی ہے، لہٰذا آپ یہاں نہیں آیا کریں، حالانکہ میں نے کبھی بھی اپنے اساتذہ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا، پتہ نہیں انہوں نے ایسا کیوں کیا، البتہ ان کے سلسلہ کے وظائف فہرست میرے پاس آئی جن میں وظائف بمع زکوٰۃ کی ترتیب کے ساتھ درج ہیں، بغیر استاد کے معاونت کے وہ وظائف شروع کئے، تین چار سال سے میں یہی وظائف کررہا ہوں، تکلیفیں بہت آئیں لیکن برداشت کی یہ سلسلہ تاحال جاری ہے، اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں، مجھے تشخیص کا طریقہ چاہئے جو کہ کوئی بتاتا نہیں ہے۔ ہمارے استاد جو تشخیص کرتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ اگر کوئی آدمی ان کے سامنے جاتا ہے تو ان کو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کس مقصد سے آیا ہے، یہ شخص عامل ہے یا عام آدمی ہے، اگر عامل ہے تو وہ آپ کو یہ بھی بتادے گا کہ اس نے کتنے چلے کاٹے ہیں، کونسے کونسے چلّے کاٹے ہیں یا اس وقت وہ کونسا وظیفہ کررہا ہے یا اگر وظائف کے دوران کوئی غلطی ہوجائے تو وہ آپ کو یہ بھی بتادے گا کہ آپ نے کیا غلطی کی ہے، جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت خراب ہے، کوئی ایسا وظیفہ جس کی زکوٰۃ کی ترتیب کا آپ کو پتہ ہو، آپ ان سے اجازت لینے جائیں کہ مجھے ایک وظیفہ کرنے کی اجازت چاہئے تو وہ آپ کو خود سے اس کی زکوٰۃ کی ترکیب، تعداد پڑھائی بتادے گا، یعنی آپ کی پوشیدہ باتوں کا آپ کو بتادے گا اور بھی میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو کہ اس قسم کی تشخیص کرتے ہیں لیکن عمل نہیں بتاتے۔ اگر ایسا کوئی عمل ہے تو برائے مہربانی اس کا طریقہ بتائیں مجھے اس کی اشد ضرورت ہے، کتابوں سے کافی اعمال کئے ہیں لیکن نتیجہ صفر رہا، یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ انہوں نے جو عمل کیا ہوا ہے یہ عمل باموکل ہے یا ہمزاد کا عامل ہے یا خود پر حاضری کا کوئی عمل ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کوئی سفلی عمل ہے لیکن ہمارے استاد تو دیوبندی ہیں، ان کے تو شرکیہ اعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میں خود بھی ایسا عمل کرنا چاہتا ہوں جو کہ ہر قسم کے شرکیہ کفریہ الفاظ سے پاک ہو، مثلاً یا اسرافیل یا جبرائیل یا بدوح وغیرہ الفاظ سے اجتناب کرتا ہوں۔ اس

ایک عمل کے لے میں بہت پریشان ہوں، ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک چکا ہوں، برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں، اس کے بدلے میں میں آپ کو کچھ بھی نہیں دے سکتا لیکن اگر آپ کے ذریعے سے مجھے یہ عمل حاصل ہوا تو میں اس کے بدلے میں ۱۰۰۰۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب آپ کو بخش دوں گا، انشاء اللہ آپ کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھوں گا، استاد صاحب آپ کی کتابوں کے اعمال کے لئے خصوصی اجازت بھی چاہئے تاکہ آپ سے روحانی نسبت بن جائے، استاد صاحب اگر جواب خط کے ذریعہ سے دیں تو برائے مہربانی خط کو رجسٹری کرکے بھیج دیجئے گا تاکہ مجھے مل سکے، جتنا خرچ آئے گا میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں یا اگر میری ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی اچھی سی کتاب بھی ساتھ بذریعہ V.P بھیج دیں اور اس کتاب کی قیمت کے ساتھ خط پر آنے والا خرچ بھی اس میں ملائیں تو آپ نقصان سے بچ جائیں گے اور پیسے میں یہاں ادا کردوں گا۔

میں اپنا موبائل نمبر بھی دے رہا ہوں اگر SMS کے ذریعہ سے بھی طریقہ بتادیں تو بھی ٹھیک ہے یا اگر اپنے نمبر سے مجھے ایک مس کال دیدیں تو میں آپ کو فون بھی کرلوں گا، مجھے آپ کے جواب کا شدت کے ساتھ انتظار رہے گا۔

جواب

عامل بننے کی خواہش ایک قابل قدر خواہش ہے، موجودہ زمانہ میں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق جنات اور جادو ٹونا گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئے ہوں ایسے دور میں صحیح قسم کے عامل کی ضرورت اللہ کے بندوں کو قدم قدم پر پڑرہی ہے اور لوگ اچھے عاملوں کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، عاملوں کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن عاملوں کی بہتات میں ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اللہ سے ڈرتا ہو جو بہر اعتبار عامل کامل کہلانے کا حق دار ہو، کسی شہر کا کوئی محلہ ایسا نہیں ہے جہاں کوئی عامل موجود نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ معتبر اور مستند قسم کا عامل اس دور ہی عنقا بن کر رہ گیا ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں اگر کوئی شخص عامل بننے کی آرزو رکھتا ہے تو یہ آرزو قابل قدر اور یہ شخص اس قابل ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے اور اس کو ان ریاضتوں سے گزارا جائے جو روحانی عملیات کی اصل بنیادیں ہیں اور جن سے گزرے بغیر عامل بننے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

ہمیں افسوس ہے کہ آپ عامل بننے کے لئے جن اساتذہ سے ملے انہوں نے آپ کی رہنمائی نہیں کی اور آپ کو اس لائن کے اصول وضوابط سکھانے کی ذرہ برابر بھی کوشش نہیں کی۔

آپ بھی چونکہ اس دنیا کے ہی انسان ہیں جو ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے عادی ہوتے ہیں اور جو صرف چمتکار دیکھنے دکھانے کے آرزومند ہوتے ہیں، ہر سال ہماری ڈاک میں اس قسم کے بے شمار خطوط آتے ہیں جن میں اس طرح کی فرمائش کی گئی ہو کہ میں یہ اندازہ کرسکوں کہ کس کے دل میں کیا ہے؟ کس کی جیب میں پیسے ہیں اور کس کی جیب خالی ہے؟ آنے والا کس مقصد کے لئے آیا ہے اور اس کے آنے کی غرض وغایت کیا ہے؟ وغیرہ اس طرح کی باتوں کا اندازہ کرلینے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ کچھ بھی نہیں، ہاں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ اس طرح کی باتیں سمجھنے اور بول دینے سے آنے والے پر ایک دھاک بیٹھ جاتی ہے اور اپنا الو سیدھا کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

عزیزم! عامل ہرگز ہرگز عالم الغیب نہیں ہوتا اگر عامل عالم الغیب ہوتا کسی بھی مریض سے وہ اس کی ماں کا نام کیوں پوچھتا، عالم الغیب کو تو معلوم ہونا چاہئے کہ کس کے ماں باپ کا نام کیا ہے، آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ عامل اپنے مریض سے اس کی ماں کا نام دریافت کرتا ہے اور اس کے بعد بذریعہ علم الاعداد اور بذریعہ علم الحروف یہ اندازہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کو کیا بیماری ہے؟ کچھ عاملین مریض کا کپڑا یا گھر کی مٹی سونگھ کر یہ اندازہ لگالیتے ہیں کہ مریض یا اس کا گھر کس طرح کے اثرات کا شکار ہے، کچھ علمی قسم کے مجاہدوں کے بعد ان کی قوت شامہ اتنی تیز ہوجاتی ہے کہ وہ صحیح مرض کا اور صحیح اثرات کا ادراک بوسونگھ کر کرلیتے ہیں، اس طرح کے طریقوں کو بروئے کار لاکر جو بھی رہنمائی ملتی ہے اس کو علم غیب نہیں کہتے اور ہر صاحب ایمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ علم غیب صرف خداوند تعالیٰ کو حاصل ہے اس کے سوا اس دنیا میں کوئی بھی فرد وبشر علم غیب کی دولت سے سرفراز نہیں ہے۔

آپ نے جو کچھ فرمایا کہ بعض عاملین کو دیکھا گیا کہ وہ آنے والے کو سب کچھ بتادیتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ عاملین یہ تک بتادیتے ہیں کہ اس نے کتنے چلے کئے ہیں اور ان چلوں میں کتنے مکمل ہوئے ہیں

اور کتنے چلّے ادھورے رہے ہیں اور ان چلّوں میں اور وظیفوں میں کونسی کوتاہیاں چلّہ کرنے والے سے سرزد ہوئی ہیں اور عاملین پوشیدہ اور مخفی باتیں بھی بتادیں گے وغیرہ، ہم ایسی باتوں میں یقین نہیں کرتے کیوں کہ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو حاصل ہے، اب رہی یہ بات کہ حکیم مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ کر جگر اور گردوں کی کیفیت بتادیتا ہے وہ بھی ایک علم ہے اور اس کی بھی ایک حد متعین ہے۔ عامل بھی اسی طرح مریض اور اس کی ماں کا نام معلوم کرکے ایک علم کے ذریعہ کسی حد تک مریض کے مرض پر اپنی پکڑ بنا سکتا ہے اور کچھ باتیں سمجھ لیتا ہے اور کچھ ایسی باتوں اور کمزوریوں کا اسے ادراک ہوجاتا ہے جس سے مریض اور اس کے تیماردار بے خبر ہوتے ہیں لیکن اس دنیا میں ابھی تک ایسا کوئی علم رائج نہیں ہوسکا جس کا سہارا لے کر کل مغیبات تک کسی کی پہنچ ہوسکے۔

روحانی عملیات کی لائن کا اصل مقصد امراض جسمانی ہوں یا روحانی ان کا علاج کرنا ہے اور اللہ کے بندوں کو اُن مصائب سے نکالنا ہے جن میں وہ پھنسے ہوئے ہیں، جس طرح کی خوبیاں آپ نے کچھ عاملوں کی بتائی ہیں اس طرح کی خوبیاں تو مداریوں میں ہوتی ہیں لیکن مداری اپنی دھاک تو بٹھادیتے ہیں لیکن کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔ ہم آپ سے ہی پوچھتے ہیں کہ آپ نے غیب کی باتیں بتانے والے جن عاملین کا ذکر کیا ہے کیا ان سے اللہ کے بندوں کو کوئی فائدہ پہنچا؟ کیا کسی کو جنات سے نجات ملی؟ کیا کسی کو سحر اور نظر بد سے چھٹکارا حاصل ہوا؟ کیا کسی کی کاروبار کی بندش ان کے ذریعہ ختم ہوئی، کیا دو محبت کرنے والوں کو وہ ایک دوسرے سے ملانے میں کامیاب ہوئے، کیا کسی جگہ ناجائز قسم کے تعلقات ختم کرنے میں انہیں کامیابی ملی؟ وغیرہ اگر وہ ان میں کسی میں کامیاب ہوئے ہوں تو ان کا اصل کارنامہ یہی ہے تو پھر آپ نے ان باتوں کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اور اگر ان کو اس طرح کے مسائل میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو پھر محض غیب کی باتیں بتانے سے کیا حاصل ہے؟ اور اس سے مخلوقات خداوندی کو کیا فائدہ ہے؟

روحانی عملیات کا ذوق رکھنے والوں کی یہی سب سے بڑی کمزوری ہے کہ وہ صرف ان باتوں سے متاثر ہوتے ہیں جو سمجھ میں نہ آنے والی ہوں۔ اس لائن میں قدم رکھتے ہیں انہیں جن، مؤکل، ہمزاد، پری وغیرہ کو تابع کرنے کی فکر ستانے لگتی ہے اور منٹوں میں کہیں سے کہیں پہنچنے اور ہواؤں میں اڑنے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہونے لگتی ہے وہ ایسی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں جو عقل کو حیران کرنے والی ہوں یا سرے سے جن کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

ہم نے ۲۵ سالہ خدمات کے دور میں بہت سے قیمتی نمبر نکالے جن میں عوام وخواص کو فائدہ پہنچانے کے لئے بے شمار فارمولے پیش کئے ہیں، ان فارمولوں میں جنات سے نجات دلانے کے لئے، سحر کو دفع کرنے کے، نظر بد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے، کاروبار کی اور رشتوں کی بندش ختم کرنے کے لئے اور تمام امراض جسمانی سے نجات پانے کے لئے بے شمار قیمتی فارمولے ہم نے نقل کئے ہیں، لیکن آپ نے صرف مؤکلات نمبر کا ذکر کیا ہے اور اس کے فارمولوں سے استفادہ کرنے کی بات کی ہے۔

عزیزم روحانی عملیات کا علم ایک ایسا وسیع سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس لائن سے دلچسپی رکھنے والوں کی نظر بس جن، مؤکل اور ہمزاد پر ہی جاکر رک جاتی ہے اور علم عملیات کا وہ ذخیرہ جو کتابوں میں تاحد نظر پھیلا ہوا ہوتا ہے اس کو ایک نظر دیکھنے کی بھی طلبہ زحمت نہیں کرتے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانا ہی روحانی عملیات کا اولین مقصد ہے ورنہ خوش فہمی کی گنبد میں رہ کر خیالی پلاؤ پکانے سے کچھ حاصل نہیں ہے، آپ نے ۱۰ ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ہمیں ثواب پہنچانے کی بات بھی کی، جو ایک بچکانہ بات ہے، ثواب کسی کو بھی مرنے کے بعد پہنچایا جاتا ہے زندگی میں نہیں۔

درد و درماں کی باتیں

سوال از: شمیم ——————— ممبئی

آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں بروز جمعہ ۲/۶/۱۷، ۵/ رمضان کو حاضری کا شرف حاصل ہوا اور نماز جمعہ کے بعد آپ نے نہایت اور خوبصورت طریقہ سے میرے مسائل کو سنا اور ان کا حل بھی بتایا، آپ کی سادگی اور خلوص کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مولانا صاحب میں آپ کی رہنمائی میں قلب القرآن کا چلّہ کررہی ہوں، آپ ستمبر ۲۰۱۷ کو ممبئی میں ہوٹل کامران میں قیام پذیر تھے، تب آپ سے یٰسین شریف کے ابتدائی ۹ چلّوں کی کتاب اور قلب القرآن

دونوں کی قیمت ادا کر کے میں نے لئے ہیں، میں نے آپ کی شاگردی کے ۱۰۰۰ روپے کا ڈرافٹ اگست ۲۰۱۶ کو رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجا تھا، اس ڈرافٹ کی (xexex) کاپی پر میں نے باقی رقم تحفۃ العالمین کی قیمت ڈاک خرچ وغیرہ دیئے تھے، پتہ نہیں کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا کہ ابھی تک مجھے ٹوکن نمبر نہیں ملا، آپ نے کہا تھا ڈاک سے روانہ کریں گے مگر مجھے آپ کی طرف سے کوئی ڈاک نہیں ملی، میں نے جوابی لفافہ بھی ساتھ میں دیا تھا۔

۵ رمضان بروز جمعہ کو آپ سے ملاقات کے بعد آپ نے کہا تھا فون کر کے ٹوکن نمبر بتادیں گے، رمضان کے مہینے کی مصروفیت میں آپ کو وقت نہ ملا ہو، میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں حروف تہجی کی زکوٰۃ کیسے ادا کروں؟ کیوں کہ آپ کے کہنے کے مطابق منزل شرطین کا اندازہ کرنا ضروری ہے اور مجھے اندازہ کرنے کا ہنر معلوم نہیں ہے، تو کیا بغیر اندازہ کئے حروف کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟ کیوں کہ آپ نے جو آفس کا نمبر دیا ہے وہ فون لگانے کی کوشش کرتی ہوں مگر نمبر لگتا ہی نہیں، میرا یہ مسئلہ بھی حل کردیجئے آپ کا احسان ہوگا۔

آپ نے جو خدمت خلق کرنے کا ارادہ کر کے تحفۃ العالمین کی اشاعت کی ہے وہ ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے، یہ کتاب طلبہ کے لے عمدہ رہنمائی، یہ کتاب علم غیب جاننے کا ایک انمول خزانہ ہے، میں تحفۃ العالمین کا مطالعہ کررہی ہوں جہاں کوئی مشکل آتی ہے تو کس طرح اسے حل کروں؟ اس کتاب کو پڑھ کر آپ والد گرامی کی قدر و قیمت اور آپ کی قدر میری نظر بڑھ گئی ہے، میں آپ کے والد، آپ اور آپ کے اہل خاندان کے لئے خدا سے رورو کر دعا کرتی ہوں آپ کا سارا گھرانہ انمول جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے اور آپ نے جو کچھ اپنے بزرگوں سے حاصل کیا اسے خدمت خلق کے لئے وقف کررہے ہیں، یہ آپ کے عمدہ اخلاق کی مثال ہے، آپ کو خدا تا قیامت چاند سورج کی طرح قائم رکھے۔

ہم غریب اور علم کی شوقین آپ کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ مولانا میں ایک عورت ذات ہوں مجھے علم غیب سیکھنے کا حد سے زیادہ شوق ہے اور میں اتنی ہی غربت کی زندگی بسر کررہی ہوں، میں اپنی ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی جیسی غریب عورتوں کی بھی تھوڑی بہت خدمت کرنا چاہتی ہوں، بچپن سے یتیم ہوں اور اب تو سارے رشتے ہی ختم ہوگئے ہیں، میرے گھر چولہا جلنا مشکل ہے، میں آپ کی رہنمائی میں قلب القرآن کے چلّے کے بعد ہمزاد نمبر جنوری، فروری ۲۰۰۱ء کا صفحہ نمبر ۳۴ ہمزاد نمبر ۲۰ اور صفحہ نمبر ۳۵ پر ہمزاد نمبر ۲۳ کرنے کی اجازت چاہتی ہوں، صفحہ نمبر ۳۵ پر ہمزاد ۲۵ اس طرح لکھا ہے۔ ۲۱ دن تک سورۂ قریش پڑھو، چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوگا، سمجھ میں نہیں آیا کہ عمل ۲۱ دن کا کرنا ہے یا چالیس دن کا، صفحہ ۳۴ پر ہمزاد ۲۰ کی عزیمت ٹھیک سے نہیں چھپی ہے، آپ عزیمت لکھ کر روانہ کریں گے تو زندگی بھر آپ کا احسان رہے گا، زندگی بھر آپ کے پاؤں دھو کر پینے سے بھی آپ کا احسان ادا نہیں ہوگا۔

مولانا میں نے دو خواب دیکھے ہیں جن کی تعبیر جاننا چاہتی ہوں۔

(۱) ۲۰۱۳ء میں خواب دیکھا تھا کہ چاند میری گود میں آکر گرا اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے چاند کو آسمان پر جاتے دیکھا۔

(۲) دوسرا خواب اسی رمضان کے مہینے میں ۱۴ رمضان بروز پیر کو دیکھا کہ خوب صورت ۱۹ سال کی لڑکی مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں دعا کرتی رہی ہوں کہ خانہ کعبہ آپ کا ہے اور آپ نہ ہی رہے گا۔

خواب کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص کے گھر والوں کو میں جانتی ہوں اس شخص کی ۸ سال کی لڑکی مجھے خواب میں اپنی بڑی بہن کے بارے میں بتانا چاہتی ہے، جس کی عمر ۱۹ سال ہے مگر اس لڑکی کی دادی بتانے سے منع کرتی ہے اور تھوڑی دیر بعد وہی ۱۹ سال کی لڑکی مجھ سے کہتی ہے کہ خانہ کعبہ آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہے گا۔ ۱۹ سال کی اصل میں بیٹی نہیں ہے اس شخص کی۔ مولانا دونوں خواب کی تعبیر کے ساتھ جواب ضرور دیجئے، آپ کے جواب آنے کی آس لگائے ہوئے ہوں۔

جواب

ماہِ رمضان میں عموماً میں روحانی عملیات کی ذمہ داریوں سے دور رہتا ہوں لیکن کوئی ایمرجنسی مریض ہو تو اس کی طرف توجہ کرنی ہی پڑتی ہے، آپ جس وقت پہنچی تھیں وہ وقت متوجہ ہونے کا نہیں تھا لیکن چونکہ آپ کا مقصد سفر صرف مجھ سے ملاقات کرنا اور اپنے الجھے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنا تھا اس لئے مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کو مایوس لوٹاؤں مجھے اس کا احساس ہے کہ میں آپ کے مسائل پر خاطر خواہ توجہ نہ دے سکا

پھر بھی بروقت جو کچھ بن پڑا وہ میں نے کیا اور آپ کے لئے ماہِ مبارک کی آخری راتوں میں دعائیں بھی کیں کہ پروردگار عالم آپ کو تمام مسائل سے نجات عطا کرے اور آپ کو دین و دنیا کی راحتوں سے سرفراز کرے۔

آپ اپنے خط میں علم غیب سیکھنے کی فرمائش کی ہے اس فرمائش کو پورا کرنا ہمارے بس سے باہر ہے کیوں کہ علم غیب کی دولت صرف دست قدرت میں مقید ہے، اللہ کے سوا کسی کو بھی مغیبات کا علم نہیں ہے، البتہ روحانی عملیات میں کچھ ریاضتوں کی وجہ سے کچھ خفیہ اور پوشیدہ باتوں پر دسترس حاصل ہوجاتی ہے اگر آپ کی مراد اس طرح کے خفیہ علوم پر اپنی گرفت کرنا ہے تو یہ بات ناممکن نہیں ہے، روحانی عملیات کی کتابوں میں ایسے بہت سے فارمولے ہمارے اکابرین نے پیش کئے ہیں کہ جن پر عمل کرکے کوئی بھی شخص خفیہ اور پوشیدہ علوم تک اپنی رسائی کرسکتا ہے کئی بار ہم نے بھی اس طرح کے فارمولے نقل کئے ہیں اور لوگوں نے اس سے بھر پور استفادہ کیا ہے۔

مسلسل عبادتیں کرنے اور حتی الامکان گناہوں سے بچنے سے بھی شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور بصیرت کے خزانے انسان کو میسر آجاتے ہیں، نماز عشاء کے بعد ''یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ یَاعَلَّامَ الْغُیُوْبِ ''اگر آپ تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کی آنکھوں سے بے شمار پردے ہٹ جائیں گے اور آپ کے اندر نظر نہ آنے والی اشیاء کو دیکھ لینے کی ایسی صلاحیتیں پیدا ہوجائیں گی کہ خود آپ کو حیرت ہوگی۔

اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد ''سورۂ الم نشرح'' سات مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں تو اس سے بھی قوت ادراک بڑھ جاتی ہے۔

عورتوں کا چلّہ ۲۱ دن کا ہی ہوتا ہے لیکن جن چلّوں میں ۴۰ دن کی قید ہوتی ہے انہیں وقفے کے بعد پورا کیا جاسکتا ہے، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مؤکل اور ہمزاد وغیرہ تابع کرنے کے چکر میں عورتوں کو نہیں پڑنا چاہئے اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ دولت بصیرت حاصل کرنے کے لئے اور رزق کی فراوانی کے لئے وظائف کا اہتمام کریں اگر مجبوریاں ہوتو دست غیب کا بھی کوئی عمل آپ کرسکتی ہیں۔ ''دست غیب نمبر'' میں ہم نے بہت قیمتی فارمولے پیش کئے ہیں آپ یقین کریں کہ ایسے فارمولے لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کئے جاسکتے لیکن اللہ کی بخشی ہوئی توفیق سے ہم نے بغیر کسی بخل کے بعض ایسے فارمولے بھی پیش کردیئے کہ جو ابھی تک عاملین کی دسترس سے باہر تھے، ان فارمولوں میں سے کوئی ایک فارمولہ آپ بھی منتخب کرسکتی ہیں، کسی بھی فارمولے کو اللہ کے بھروسے پر شروع کیجئے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور آپ روزمرہ کے مسائل حل ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھئے کہ کوئی بھی فارمولہ پسند کریں اس کو تمام قیود وشرائط کے ساتھ کریں اور ان فارمولوں کے لئے جو پرہیز وغیرہ کی شرائط ہوں ان کو پیش نظر رکھیں، بہت سے لوگ صرف روحانی فارمولوں پر دھیان دیتے ہیں اس کی قیود وشرائط پر ان کی نظر نہیں ہوتی اس لئے وہ کامیابی سے محروم رہتے ہیں۔

تحفۃ العاملین ہم نے بڑی محنت سے مرتب کی ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ روحانی عملیات کے طلبہ کو اس کتاب سے وہ سب کچھ حاصل ہوجائے گا جو اس لائن کے لئے ضروری ہیں، قدردان لوگ اس کتاب کی ابھی بھی پذیرائی کرتے ہیں اور ایک بڑا طبقہ اس کتاب کی گہرائیوں کو اس وقت سمجھے گا جب ہم اس دنیا میں انہیں رہیں گے۔

آپ اس کتاب کے تمام نکات کو کئی بار پڑھئے، ہر بار آپ کو ایک نئی رہنمائی ملے گی اور بار بار اس کتاب کو پڑھنے سے آپ کو ایک نیا لطف حاصل ہوگا۔

آپ نے جو خواب دیکھے ہیں ان کی تعبیر یہ ہے، جس خواب میں آپ نے چاند کو دیکھا ہے یہ کسی خوشی ملنے کی طرف اشارہ ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کو ایسی خوشی حاصل ہوگی جس سے دوسرے لوگ بھی خوش ہوں گے اور آپ کی خوشی سے استفادہ کریں گے، خانہ کعبہ سے متعلق آپ نے جو خواب دیکھا ہے کہ اس کی دو تعبیریں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ آپ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گی اور دوسرے یہ کہ ہمارے ملک میں جو حالات پیش آرہے ہیں یا دنیا میں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف جو آوازیں اٹھ رہی ہیں ان میں حق کو غلبہ حاصل ہوگا اور بہت جلد دودھ کا دودھ کا اور پانی کا پانی ہوکر سامنے آئے گا، یہ تعبیریں ہم نے اپنے علم وعقل سے اخذ کی ہیں باقی اصل بات سے رب العالمین ہی واقف ہے۔

شاگردی کا کتابچہ اگر ابھی تک آپ کے پاس نہ پہنچا ہوتو ایک خط

لکھ کر یاددہانی کرائیے اوراس میں اپنے چار فوٹو اور پہچان پتر ضرور بھیجئے، منزل شرطین کے لئے یہ تاریخیں نوٹ کیجئے۔

۱۵ اکتوبر بروز رات ۲ بجے یکم نومبر رات ۱۲ بجے صحیح تاریخ اور صحیح وقت میں زکوٰۃ کی شروعات کرکے پھر بالترتیب پڑھتی رہئے۔

یہ بات یادرہے کہ چاند ایک منزل میں تقریباً ۲۴ گھنٹے رہتا ہے، باقی عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہے۔

آپ کے تمام حالات کے پیش نظر ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو زندگی گزارنے کا مزید حوصلہ عطا کرے، الجھنوں اور پیچیدگیوں کی راہوں میں آپ متزلزل ہونے سے محفوظ رکھے، آپ کو دردوغم سے اور آفات وصدمات سے نجات عطا کرے اور آپ سے ازارہ خدمت خلق کوئی ایسا کام لے کہ لوگ آپ کی قدر آپ کی زندگی میں بھی کریں اور آپ کو مرنے کے بعد بھی یاد رکھیں۔

آپ نے ہماری خدمات کو اور ہماری تحریروں کو جس طرح سراہا ہے اور جس عزت افزائی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں اور آپ سے التجا کرتے ہیں کہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچا کر اس روحانی تحریک کو تقویت پہنچائیں جو ہمارے اور آپ کی شناسائی کا سبب بنی۔

بات آصف بن برخیا کی

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ حضرت آصف بن برخیا وزیر تھے انہوں نے ملکہ بلقیس کا تخت پلک جھپکتے آن واحد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کردیا تھا۔ حضرت آصف بن برخیا قرآن کریم کی کس آیت کے عامل تھے جس کو پڑھنے کے بعد تخت بلقیس سامنے موجود ہوگیا۔

برائے کرم مکمل جواب سے نوازیں۔

جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں قرآن حکیم نہیں تھا، قرآن حکیم حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہت بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں جو اجنہ تھے وہ قرآن حکیم کی آیات کے عامل کس طرح ہوسکتے تھے جب کہ قرآن حکیم بہت بعد میں نازل ہوا۔

بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آصف بن برخیا توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اوروہ مشہور اسم اعظم "یَاحَیُّ یَا قَیُّوْم" کے عامل تھے اوراسی اسم اعظم کے ذریعہ انہوں نے بڑی بڑی فتوحات کیں اوراسی اسم اعظم کے ذریعہ انہوں نے ملکۂ سبا بلقیس کا تخت پلک جھپکتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا۔

ہم سب کو یہ بات یادرکھنی چاہئے کہ رب العالمین کے کسی بھی صفاتی نام کے عدد فائدہ ہمیں حاصل ہوسکتا ہے کہ جب ہم خود کوان صفات میں ڈھالنے کی کوشش کریں جو اسماء حسنیٰ سے واضح ہورہی ہیں، مثلاً "یَالَطِیْفُ" پڑھنے کا فائدہ ہمیں جب ہی پہنچے گا جب ہم دوسروں پر مہربانیاں کرنے کی روایات کو اپنائیں اور صرف دوستوں پر نہیں بلکہ دشمنوں پر بھی احسان کرنے میں تامل نہ کریں۔ "یَارَزَّاقُ" پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہوگا جب ہم غریبوں اور فاقہ کشوں کو کھانا کھلانے کا اہتمام کریں۔ "یَاحَیُّ یَا قَیُّوْم" کا فائدہ ہمیں اس وقت پہنچے گا جب ہم دوسروں کو زندگی بخشیں اوران کو قائم ودائم رکھنے کے لئے ان کے علاج وغیرہ کا بندوبست کریں۔

پرانے زمانہ کے انسان اور جنات جس اسم الٰہی کا ورد کرتے تھے اس اسم الٰہی کی صفت میں خود کو مکمل ڈھال لیتے تھے، تب ہی انہیں وہ عظیم الشان دولتیں عطا ہوتی تھیں جو آج تک حیران کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ یہ بات بھی یادرکھئے کہ اللہ کا ہر نام "اسم اعظم" ہے اگر کسی بھی اسم الٰہی کے رنگ میں خود کو رنگ لیں تو ہمیں وہ فائدے حاصل ہوں گے جن کا ہم اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔

☆☆☆☆

روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے اپنا خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں ایک شخص ایک وقت میں تین سوال کرسکتا ہے

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

قسط نمبر ۱۷

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

شہد کی مکھی، چیونٹی، مکڑی، ریشم کا کیڑا اور مکھی وغیرہ کی پیدائش میں حکمت اور بھید

ارشادالٰہی ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ۝

اورنہیں کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دو بازوؤں پر مگر یہ کہ یہ امتیں ہیں تم ہی جیسی، نہیں کم کیا ہم نے کتاب میں کچھ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

چیونٹیوں کو دیکھئے قدرت نے ان کو کیسی سمجھ بخشی ہے، یہ مل جل کر اپنی روزی کس خوبی سے جمع کرتی ہیں اور غذا کی فراہمی میں ایک دوسرے کا کیسا ہاتھ بٹاتی ہیں، غذا کا ذخیرہ یہ اس وقت کے لئے کرتی ہیں جب کہ یہ شدت گرمی وسردی سے اپنے سوراخ سے باہر نہ نکل سکیں۔

پھر رکھے ہوئے ذخیرہ کو بھی یوں رکھا ہوا نہیں چھوڑتیں بلکہ اس کو الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں، اس خوف سے کہ کہیں خراب نہ ہو جائے۔

غور کیجئے یہ زیرکی کے کام اور یہ احتیاطی امور اسی سے سرزد ہو سکتے ہیں جس کے سامنے نتائج ہوں، مستقبل کا دھیان اس کے دل میں بیٹھا ہو۔ چیونٹیوں میں سے اگر کوئی چیونٹی بوجھ اٹھانے سے تھک جاتی ہے تو اور چیونٹیاں چستی سے اس کی مدد کرتی ہیں اور اس طرح یہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے ان اہم امور کو انجام دے لیتی ہیں جو تنہا نہیں کئے جا سکتے بالکل جس طرح انسان بہت سے مشکل کام مل جل کر انجام دیتے ہیں، قدرت نے ان کو زمین میں سوراخ بنانا کیسا سکھایا کہ پہلے یہ زمین کی مٹی نکالتی ہیں، پھر اس کو صاف کر کے سوراخ کی شکل میں لاتی ہیں، ادھر جو دانہ رکھنے کے لئے لاتی ہیں اس کو توڑ کر ذرا خشک کر لیتی ہیں اس ڈر سے کہ کہیں زمین کی تری سے اُگ نہ آئے، ذاتی تری کے علاوہ اگر کوئی خارجی تری اور نمی دانہ میں اتر جاتی ہے تو دانہ کو سوراخ سے باہر نکال کر خشک کر لیتی ہیں نیز یہ اپنا سوراخ زیادہ گہرا نہیں بناتیں کہ سیلاب اس کو بہا لے جائے۔

شہد کی مکھی کا حال اس سے زیادہ عجیب تر ہے اور قدرت الٰہی کا زبردست مظہر ہے، ان کا ایک سردار ہوتا ہے جس کی تابعداری سے یہ باہر نہیں ہوتیں، اپنی روزی اسی کے فرمان کے ماتحت جمع کرتی ہیں، اگر کوئی دوسرا سردار بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو پہلا سردار دوسرے کو ختم کر دیتا ہے اور یہ اسی مصلحت سے کہ اگر دو سردار ہوں گے تو لامحالہ رعایا میں پھوٹ پڑ جائے گی۔

ظاہر ہے جب دو سردار رونما ہوں گے تو ہر سردار اپنا ایک جتھا بنائے گا اور یوں ساری مکھیاں دو حصوں میں بٹ جائیں گی اور اتحاد واتفاق خواب وخیال ہو کر رہ جائے گا۔

قدرت نے ان کو کیسی تعلیم دی کہ پھولوں پر پہنچ کر ان میں سے رس چوستی ہیں اور وہ ان کے پیٹوں میں پہنچ کر شہد بن جاتا ہے جو انسان کے سیکڑوں کاموں میں آتا ہے اور لوگوں کے لئے پیغام شفا بھی لاتا ہے جیسا کہ خود جناب باری نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ شہد میں قدرت نے بڑی غذائیت رکھی ہے اور انسان کے نفعوں کے لئے اس میں بڑے طاقتور اجزاء شامل فرمادیئے ہیں، جس طرح جانوروں کے تھنوں میں دودھ اتار کر ان کے بچوں پر کرم فرمایا اور ان کی غذائیت اس میں رکھ دی، ان چیزوں میں برکت بھی رکھی اور لوگوں کے نفعوں کے پیش نظر ان کو ہر طرف پھیلا بھی دیا تاکہ ہر شخص کو یہ دستیاب ہو سکیں۔

پھر مکھیاں اپنے ساتھ صرف شہد کا مادّہ ہی نہیں لاتیں بلکہ اپنے پاؤں میں موم بھی لگالاتی ہیں اور اس میں شہد کو محفوظ رکھتی ہیں کیوں کہ موم سے زیادہ بہتر شہد کی حفاظت کے لئے کوئی اور چیز نہیں مل سکتی۔اب غور کیجئے کہ شہد کا اس انوکھے طریقے سے جمع کرنا اور موم کو اس کو عرصہ تک محفوظ رکھنا اور پھر پہاڑوں یا درختوں میں امن وامان سے اپنے چھتوں میں بیٹھے رہنا کیا یہ سب کچھ صرف حقیری مکھی کی سمجھ اور فہم کی کارگزاری اور کارفرمائی ہے یا پروردگار عالم کی حیرت کاری ہے؟

ظاہر ہے یہ سب کچھ خالق عالم کے غیبی ہاتھوں کے نتائج ہیں، یہ مکھیاں صبح سویرے چھتوں سے نکل جاتی ہیں اور شام کو پھر اپنے چھتوں میں لوٹ آتی ہیں، اپنی غذا بھی لاتی ہیں اور شہد کا مادہ بھی اور گھروں میں ایسی حکمت اور کاریگری سے بناتی ہیں کہ اس کا جواب نہیں۔ان میں شہد کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ جگہ ہوتی ہے اور بیٹ وغیرہ کرنے کے لئے دور ایک جدا جگہ اور بھی بہت سی عجیب عجیب خوبیاں ہوں گی جن کا علم اللہ ہی کو ہے۔

مکڑی کو دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا حکمتیں رکھی ہیں، اس کے بدن میں ایک لعاب دار شئے پیدا فرمائی جس سے وہ اپنا گھر بناتی ہے اور شکار کے لئے اس سے جال کا کام بھی لیتی ہے۔غذا سے اس کے بدن کی پرورش بھی ہوتی ہے اور اسی سے یہ لعاب بھی پیدا ہوتا ہے، اس کے لعاب سے ایک تار سا تیار کرتی ہے اور تار کے تانے بانے سے ایک جال بنالیتی ہے، پھر اس کے ایک گوشہ میں اپنی رہائش گاہ بنا کر اس میں بیٹھ رہتی ہے اور تاک لگاتی ہے، جب دیکھتی ہے کہ کوئی مکھی یا کوئی بھنگا وغیرہ اس جال پر بیٹھا فوراً لپک کر اس کو پکڑ لیتی ہے اور گھر میں لے آتی ہے، چاہتی ہے تو پکڑے تو ہوئے شکار سے رطوبت چوس کر غذا حاصل کر لیتی ہے اور اگر ضرورت نہیں پاتی ہے تو شکار کو حاجت کے وقت لئے چھوڑ دیتی ہے۔غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے اس بے عقل جانور کو روزی حاصل کرنے کے اسباب کی کیسی تعلیم دی اور اس نے غذا کی تلاش کا وہ راستہ نکالا جو انسان فکر وفہم سے نکالتا ہے، یہ سب کچھ خالق عالم کی کارسازی ہے۔

ریشم کے کیڑے کو دیکھئے تو قدرت الٰہی سے عقل دنگ رہ جاتی ہے اس چھوٹے سے کیڑے کی تخلیق انسان کے بیش از بیش منافع اور مصالح کے پیش نظر ہوئی کہ یہ ریشم بھی پیدا کرتا ہے، بیج کی شکل کے انڈے ہوتے ہیں، یہ گرمی پاکر پھوٹ جاتے ہیں اور ان سے کیڑے نکل آتے ہیں، یہ جسم میں مکئی کے دانہ سے بڑے نہیں ہوتے، ان کو شہتوت کے پتے پر رکھ دیا جاتا ہے جس کو یہ چرتے ہیں اور اپنی غذا حاصل کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کا جسم فنا ہو جاتا ہے اور بے جان ریشم کے لچھے بننا شروع کر دیتے ہیں، بنتے بنتے ان کا جسم فنا ہو جاتا ہے اور بے جان ریشم کے لچھے دکھائی دیتے ہیں۔

اب قدرت کو چونکہ ان کی بقا منظور ہوتی ہے اور ان کی نسل پھیلانی، تو دیکھتے دیکھتے یہ کیڑے پرندے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن کا جسم شہد کی مکھی کے برابر ہوتا ہے اور ان میں نر و مادہ کا فرق ہوتا ہے، نر، مادہ سے ملتا ہے اور آنِ واحد میں مادہ حاملہ ہو جاتی ہے اور پھر اسی وقت وہی انڈے دیتی ہے جن کا ذکر ہوا اور خود پھر سے اُڑ جاتی ہے کیوں کہ اب ان کا کام ریشم بانی ختم ہو جاتا ہے۔

ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پتہ چرنا کیسا سکھایا یہاں تک کہ ان کے بدن کی پرورش ہوئی پھر انہوں نے ریشم بانی شروع کی اور اپنے بدن کو فنا کیا پھر پَر نکالے اور اپنی شکل تبدیل کر لی، اس کے بعد نر و مادہ کے فرق کے ساتھ ان سے نئی نسل وجود میں آئی، اگر یہ کیڑے اپنی ابتدائی شکل میں رہتے تو نسل کا سلسلہ کیسے ہوتا، نیز دیکھئے کہ قدرت نے ان کو ریشم بنانا کس خوبی سے سکھایا اور پھر اس ریشم سے بنی نوع انسان کے کس قدر کام نکلے، اچھے اچھے لباس تیار ہوئے، زینت وفخر کے اسباب مہیا ہوئے اور یوں معیشت کا ایک باب کھل گیا۔اگر غور کیا جائے تو اس امر سے ایک اور مفید سبق ملتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حشر ونشر کی زبردست دلیل بھی پیش فرمائی اور بتایا کہ وہ کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا اور وبوسیدہ ہڈیوں میں پھر حیات کے آثار پیدا فرمائے گا۔مکھی کو دیکھئے حیرت ہوگی، قدرت نے اس کو روزی طلب کرنا کیسا سکھایا وہ اپنے بازوؤں سے اُڑ کر تیزی سے اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں اس کی غذا ہوتی ہے اور جہاں خطرہ ہو وہاں سے دور بھاگ جاتی ہے۔اس کے چھ پاؤں ہوتے ہیں، چار سے یہ اپنے بدن کو سہارا دیتی ہے اور دو کو منہ پونچھنے کے لئے رکھتی ہے، ان سے آنکھوں کو گرد وغبار سے پاک صاف کرتی رہتی ہے کیوں کہ اس کی آنکھیں، پلکیں نہیں رکھتیں، سر میں لگی ہوتی ہیں اور کھلی ہوتی ہیں، یوں صفائی کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے۔ایسے چھوٹے

چھوٹے جانور جیسے مکھیاں یا اور اسی قسم کے جانور، ان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا فرمایا کہ یہ انسانوں پر ہر وقت مسلط رہیں اور ان کی زندگی بے مزہ بنائیں اور اس سے دنیا کی حقارت ان کی نظر میں سما جائے اور پھر جب وہ دنیا کو خیر باد کہیں تو ان کو اس کے چھوٹنے پر قلق نہ ہو، بس اس نوع کے جانوروں کی پیدائش میں یہ حکمت خاص طور سے کارفرما ہے۔

بہت سے چھوٹے جانوروں کو آپ ایسا بھی پائیں گے کہ اگر آپ ان کو چھوئیں تو وہ پتھر کی طرح بے حس اور بے جان ہو کر پڑ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر ایسے بنے پڑے رہتے ہیں، پھر خود بخود حرکت کرتے ہیں اور چل پڑتے ہیں، ان کو عادت اس لئے پڑی کہ شکار کرنے والا جب ان کو اس حالت میں دیکھے تو ان کو بے جان چیز سمجھے اور چھوڑ کر چل دے، چنانچہ شکرا جب کچھوے کا شکار کرتا ہے تو کچھوا ایسا بے حرکت ہو کر چپ چاپ پڑ جاتا ہے کہ گویا پتھر پڑا ہے اور وہ اس کو اپنے پنجوں میں پکڑ کر آسمان کی بلندی پر لے جاتا ہے اور وہاں سے کسی پہاڑ یا پتھر پر چھوڑ دیتا ہے، جوں ہی وہ گرتا ہے پاش پاش ہو جاتا ہے تب شکرا اس کو کھا لیتا ہے۔ غور کیجئے کہ شکرا جیسے بے عقل وفہم جانور کو اللہ تعالیٰ نے روزی حاصل کرنے کی ترکیب کیسی عمدہ سکھائی۔

سیانے کوّے کو ملاحظہ کیجئے چونکہ بدہیئت اور ہر ایک کو ناپسندیدہ تھا وہ ہوشیاری کا پتلا بنا بیٹھا ہر وقت چوکنا رہتا ہے اور اس کی طرف رُخ کرنے والے کو ایسا تاڑ جاتا ہے کہ گویا غیب داں ہے، پکا حیلہ باز ہے، اپنے بچوں کی حفاظت کی غرض سے گھونسلا چھپائے رکھتا ہے اور مادہ کے ساتھ بہت ہی کم دکھائی دیتا ہے، یہ اسی خوف سے کہ کہیں وہ اپنی مادہ کے ساتھ مشغول ہو اور دوسرا اس پر قابو پالے، چنانچہ آپ نے اس کو مادہ کے ساتھ بہت کم دیکھا ہوگا، اس کی یہ ہوشیاری اور چمک انسانوں کے ساتھ ہوتی ہے جن میں یہ عقل وفہم پاتا ہے۔

جانوروں سے نڈر ہوتا ہے، ان کی پیٹھوں پر بیٹھتا ہے، اونٹ کا خون کھاتا ہے، لید اور گوبر کو چکھتا ہے، جب اس کو غذا مل جاتی ہے کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے تو بچی ہوئی غذا کو دوسرے وقت کے لئے زمین میں دفن کر دیتا ہے۔ ذرا سوچئے یہ ہوشیاری اس بے عقل جانور میں کس نے پیدا کی؟ دراصل یہ سب کچھ قدرت الٰہی کی کاریگری ہے۔

چیل کا بھی یہی حال ہے کہ بدہیئت تھی، اس نے اپنی جان کی حفاظت اپنی تیز اور بلند اڑان سے کی، اپنی روزی حاصل کرنے کے لئے قدرت نے اس کو بہت تیز نظر بخشی جس سے وہ آسمان کی بلندی سے اپنی غذا کا پتہ لگا لیتی ہے اور پھر تیزی سے اس پر جھپٹتی ہے، وہ یہ بھی خوب پہچانتی ہے کہ کس کی اس کی طرف پشت ہے اور کس کا اُس کی طرف منہ ہے، اس لئے آپ دیکھیں گے کہ وہ لوگوں کی چیزوں کو پیچھے سے آکر جھپٹتی ہے آگے سے نہیں آتی اس ڈر سے کہ کوئی اس کو حملہ سے نہ روک دے، قدرت سے اس کو تیز بلیوں جیسے پنجے ملے ہیں تاکہ وہ اپنی غذا آسانی سے اٹھائے اور پھر چیز چھوٹنے نہ پائے۔

گرگٹ کی تخلیق بھی عجیب طرح کی ہوئی ہے، یہ سست حرکت پیدا ہوا ہے، اس سستی کی بنا پر روزی حاصل کرنا دشوار تھا، لہٰذا قدرت نے اس کو عجیب ساخت عطا فرمائی، اس کو آنکھیں ایسی دیں کہ چاروں طرف گھومتی ہیں اور ان سے یہ اپنے شکار کو ہر رُخ سے دیکھ لیتا ہے اور اس کا بدن ہلتا تک نہیں، درخت سے ایسا چمٹتا ہے کہ گویا یہ بے جان چیز ہے، پھر اس کو اپنا رنگ بدلنے کی طاقت عجیب ملی ہے، جس رنگ کے درخت پر ہوتا ہے اسی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے کہ دیکھنے والا اس کے جسم کا پتہ نہیں لگا سکتا، یہ چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ کوئی مکھی یا پتنگا وغیرہ اس کے پاس سے گزرا اپنی زبان نکالتا ہے اور ایسی تیزی سے اس کو جھپٹ لیتا ہے کہ جیسے بجلی چمک گئی، پھر چپ چاپ بیٹھ جاتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ درخت کا چھلکا ہے، اس کی زبان عام زبانوں سے کچھ جدا پیدا ہوئی ہے، یہ تین بالشت تک کی چیز کو اس کے ذریعہ گھسیٹ لیتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ کوئی خوفناک چیز اس کے پاس آرہی ہے تو اپنی ہیئت اور رنگ کو اس نوعیت سے بدلتا ہے کہ اس کو پکڑنے والا اس سے نفرت کرنے لگے۔ (باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے،ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا،اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے،اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر: ۱۲

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

تسخیر محبت اور فراوانی رزق کے لئے

ایک عجیب وغریب عمل جو اکابرین سے منقول ہے پیش کیا جارہا ہے۔ یہ عمل نہایت موثر ہے۔ اس عمل کے ذریعہ تسخیر محبت کی دولت زبردست طریقے سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس عمل کے بعد دولت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔ اس عمل میں مکمل کامیابی کے لئے ایسی عورت کی قبر تلاش کریں جو بچے کی پیدائش کے وقت گذر گئی ہو۔

نوچندی جمعرات کو اس عمل کی شروعات کریں، نمازِ فجر سے پہلے غسل کرنے کے بعد نیا لباس زیب تن کریں اور روزہ رکھیں اور افطار سے پہلے ساعتِ زہرہ میں مندرجہ ذیل نقش لکھیں، یہ نقش سورۂ اخلاص کا ہے، اس نقش کو اسی طرح لکھیں اور اس کے چاروں طرف جو حروف لکھے گئے ہیں ان کو بھی لکھ دیں اور نقش کے نیچے عزیمت بھی تحریر کردیں، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش پر دم کردیں، جب روزہ افطار کرلیں تو نمازِ مغرب کے بعد اس نقش کو اُس عورت کی قبر میں سرہانے کی طرف اندازاً عورت کے سینے کے بالمقابل دفن کردیں۔

اگلے دن پھر روزہ رکھیں اور سحری کھانے کے بعد اس نقش کو قبر سے نکال کرلے آئیں اور نمازِ فجر کے بعد پھر ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں اور اس نقش پر موم جامہ کرکے ہرا کپڑا چڑھالیں، پھر اسی دن ساعت زہرہ میں چاندی کے تین پیالے لے کر ان میں کوئی شربت تیار کرکے بھرلے اور ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان تینوں پیالوں پر دم کرے اور اس عمل کا ثواب سرکار دوعالم ﷺ کو، تمام اہل بیت کو، تمام بزرگوں کو اور نقش کے موکلین کو پہنچادیں۔ اس دن روزے کا افطار اسی ترتیب سے کرے۔ دوسرا پیالہ کسی کم سن بچے کو دیدیں۔ اگر وہ بچہ یتیم ہو تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی یتیم بچے کو بشرطیکہ وہ اپنا رشتہ دار نہ ہو اس کو دیدیں۔

تیسرا پیالہ شربت سمیت دریا میں ڈال دیں۔

نقش کو ہمیشہ اپنے ساتھ اور روزانہ چاندی کے پیالے میں پانی بھر کر ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھ کر اس پانی پر دم کردے اور پی لے، چالیس دن تک اس عمل کو لگاتار پابندی کے ساتھ کریں، اس کے بعد ایک مہینے میں صرف ایک بار کرلیا کریں۔

انشاءاللہ خلقت آگے پیچھے پھرے گی اور دولت کے انبار لگ جائیں گے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحق جبرائیل بحق میکائیل

اب ج د ھ وز

۴۴۶	۴۵۰	۴۵۳	۴۳۹
۴۵۲	۴۴۰	۴۴۵	۴۵۱
۴۴۱	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۴
۴۴۹	۴۴۳	۴۴۲	۴۵۴

ث خ ذ ض ظ غ ح طی کل من

بحق ب س م ال ال ہ ال اح م ان ال اح ی م

اللھم سخر لی قلوب جمیع المخلوقات و سخر لی کل شیء فی ھذہ الدنیا.

الوحا الوحا العجل العجل الساعۃ الساعۃ بحق نقش مبارک

یا خالق محبت یا رزاق انک علیٰ کل شیء قدیر.

عمل فتوحات

یہ فتوحات کا عمل ہے، اس عمل کے ذریعہ دستِ غیب کی دولت حاصل ہوتی ہے، اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش کو ماہِ ثابت یا ماہِ ذوجسدین میں عروج ماہ میں لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھ لیں یا اپنے تکیہ میں رکھ لیں۔ اس عمل کی شروعات اگر نوچندی جمعرات سے کریں تو افضل ہے ورنہ عروج ماہ میں کسی بھی رات سے کریں۔ پہلی رات میں ۱۲۰۷ مرتبہ ''یاباسط'' پڑھیں، پھر گیارہ راتوں تک لگاتار ''یاباسط'' پڑھتے رہیں اور اس دوران روزانہ تین نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتے رہیں۔

گیارہویں دن ایک نقش زیادہ بنائیں، یعنی چار نقش بنائیں، ایک نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور تین نقش حسب معمول دریا میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ''یاباسط'' ۷۲ مرتبہ صبح شام پڑھتے رہیں، انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی اور روزانہ غیب سے معقول رقم ملتی رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۲	۳۲۳	۳۱۷	۳۲۶
۳۲۵	۳۱۸	۳۲۰	۳۱۵
۳۲۲	۳۱۳	خانہ مطلوب	۳۱۶
۳۱۹	۳۲۴	۳۱۴	۳۲۱

نوٹ: یہ نقش آتشی چال سے اسی طرح بنے گا، جو ہندسے اس نقش میں دیئے گئے ہیں وہ جوں کے توں خانوں میں نقل ہوں گے کیوں کہ یہ نقش اسی طرح بزرگوں سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

فتوحات کا ایک اور عمل

یہ عمل بھی ماہِ ثابت یا ماہِ ذوجسدین میں نوچندی جمعرات سے شروع ہوگیا، روزانہ عشاء کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

چالیس دن کے بعد تین دن یہ عمل کریں، ان میں روزہ رکھیں اور رات کو عشاء کے بعد بحالتِ احرام ایک ہزار چالیس مرتبہ کھڑے ہو کر "یا منعم" پڑھیں، تیسری رات عمل کے بعد یہ نقش تیار کریں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ فتوحات ہوں گی اور زبردست ہوں گی، روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں اور صبح کو روزانہ نمازِ فجر کے بعد بسم اللہ اور عشاء کے بعد دوسو مرتبہ "یا منعم" پڑھنے کا معمول رکھیں تاکہ فتوحات کا سلسلہ بند نہ ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۶	۲۴۹	۲۵۲	۲۳۹
۲۵۱	۲۴۰	۲۴۵	۲۵۰
۲۴۱	۲۵۴	۲۴۷	۲۴۴
۲۴۸	۲۴۳	۲۴۲	۲۵۳

حصولِ روزگار کے لئے

اس عمل کو عروج ماہ میں کسی دن سے شروع کریں، نمازِ فجر کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھنے کے چاروں قل ۲۱ مرتبہ پڑھیں، نمازِ ظہر کے بعد چاروں قل ۲۲ مرتبہ، اول آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں، بعد نمازِ عصر چاروں قل ۲۳ مرتبہ اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں، بعد نمازِ مغرب چاروں قل ۲۲ مرتبہ اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں اور بعد نماز عشاء چاروں قل ۲۵ مرتبہ اور اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں، انشاء اللہ اس دوران روزگار لگ جائے گا۔

غیب سے سوال کا جواب تحریری طور پر حاصل کرنے کا عمل

(1) سورۂ جن کی اس آیت کو زبانی یاد کرلیں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ اَحْضِرُوْا یا خدام ھذاہ السورۃ بحق محمد ﷺ۔ اس عمل کی شروعات ماہِ ثابت میں عروج ماہ میں کریں۔ اس عمل کے دوران پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات ضرور کریں۔ عمل احرام باندھ کر کریں اور احرام کے ایک کونہ میں ۱۰۰ گرام

جو باندھ لیں اور ایک گلاب کا پھول بھی رکھ لیں۔ روبرو قبلہ ہو کر ۴۰۵ مرتبہ مذکورہ آیت مع اول و آخر درود شریف ۳ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۲۰ دن پڑھنے کے بعد ایک دن کا ناغہ کر کے پھر ۲۰ دن تک لگاتار پڑھیں، اس کے بعد روزانہ دیکھتے رہیں کہ جواب آ گیا یا نہیں۔ اگر اس دوران جواب مل گیا تو بھی دو دن پورے کریں، اس کے بعد جب بھی کسی سوال کا جواب مطلوب ہو سوال لکھ کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیں اور رات کو سونے سے پہلے ۴۰۵ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، اول و آخر ۳ بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب مل جائے گا۔

اس عمل کو جس جگہ کریں وہاں آیت الکرسی کا حصار کر لیں اور دورانِ عمل کھلا ہوا چاقو یا حصار اپنے پاس رکھیں۔ یہ عجیب عمل ہے، اگر اس کو ایمان و یقین کے ساتھ کریں گے تو انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی، خصوصاً عاملین اس عمل سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دفینہ نکالنے کا عمل

جس مکان میں دفینے کا گمان ہو اس مکان کے سو حصے متعین کرے اور وہاں ایک دو تین لکھ کر سب کو الگ الگ شمار کر لے، یعنی ہر ایک حصے پر ایک ہندسہ لکھ دے، اس طرح پورے مکان کو سو حصوں میں تقسیم کر لے اور کاغذ کے سو پرزوں پر ایک سے ۱۰۰ تک ہندسے الگ الگ لکھ لے یعنی ایک کاغذ کے پرزے پر ایک، دوسرے پر ۲، تیسرے پر ۳ وغیرہ۔ پھر ان کاغذ کے پرزوں کو الگ الگ مٹی کی گولیوں میں رکھ کر گولیاں بنا لے اور ان سب پر سو مرتبہ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْم پڑھ کر پھونک دیں، اس کے بعد تین مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر پھونک دیں، پھر ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار چاروں قل، ایک بار درود شریف پڑھ کر ان سب گولیوں پر پھونک ماردیں، پھر ایک طشت میں پانی بھر کر ان میں یہ گولیاں چھوڑ دیں اور اس کے بعد ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کریں۔ انشاء اللہ سورۂ یٰسین پوری ہونے سے پہلے کوئی ایک گولی پانی میں تیرنے لگے گی، اس گولی کو بسم اللہ پڑھ کر اٹھا لیں اور دیکھیں کہ اس گولی کے اندر جو کاغذ ہے اس پر کون سا نمبر لکھا ہوا ہے، پھر دیکھیں کہ وہ نمبر مکان کے کس حصہ کا ہے، بس سمجھ لیں دفینہ اسی جگہ ہے۔

اس کے بعد سورۂ جن کی شروع کی آیات شَطَطًا تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور روزانہ پانی پر دم کر کے وہاں چھڑکے جہاں کے بارے میں بذریعہ نمبر یہ اندازہ ہوا ہو کہ اس جگہ دفینہ ہوگا۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک کریں، جس دن وہ جگہ کھودنے کا ارادہ ہو ۴۰ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور اُس اوزار پر دم کرے جس کے ذریعہ زمین کی کھدائی کرنی ہو، انشاء اللہ آسانی سے دفینہ نکل آئے گا، پھر جو بھی دفینے کے اصول ہوں ان پر عمل کرے۔

جتنی چاہے دولت حاصل کرو

دولت حاصل کرنے کا یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس عمل کا عامل جس صورت میں دولت چاہے اس کو اس صورت میں دولت عطا ہوتی ہے اور اس عمل کے موکلین اور جنات عامل کی خواہش کے مطابق دولت کا ڈھیر لگا دیتے ہیں، مثلاً اگر عامل اشرفیاں مانگے تو اشرفیاں لا کر دیتے ہیں، اگر وہ ریال طلب کرے تو ریال لا کر دیتے ہیں اور اگر عامل ڈالر مانگے تو ڈالر لا کر

قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ عمل گیارہ دن کا ہے لیکن دورانِ عمل پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کوملحوظ رکھے۔ اس عمل کا ارادہ ان ہی لوگوں کو کرنا چاہئے جو دل کے مضبوط ہوں ار جن کی صحت بھی درست ہو کیوں کہ اس عمل میں پانچ دن کے بعد جنات کی آمدورفت شروع ہوجاتی ہے اور وہ حاضر ہو کر خلل ڈالنا شروع کر دیتے ہیں لیکن ان کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ حصار کے اندر کوئی ریشہ دوانی کرسکیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ حصار کا دائرہ اپنے اردگرد کھینچ کر بیٹھ جائے، وہ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے گا۔ جنات حصار کے دائرہ سے باہر رہ کر مختلف حرکتیں اس لئے کریں گے تاکہ عامل اس عمل سے باز آجائے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل کو چاہئے کہ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کو خوب اچھی طرح صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کرے، یہ آیت زبانی یاد ہونی چاہئے۔ اس عمل کو ماہ ثابت میں نوچندی جمعرات سے شروع کرنا ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں کو عطر سے معطر کر کے مکمل تنہائی میں اس عمل کو کرے اور جس کمرے میں عمل کرے وہاں اپنے چاروں طرف اگربتیاں جلالے۔ یہ عمل پلنگ پر بیٹھ کر بھی کیا جاسکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر کرے اور زمین بالکل پاک صاف ہونی چاہئے۔ عمل شروع کرنے سے تین دن پہلے ہی سے پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کرنا چاہئے اور عمل کے وقت آیت الکرسی کا حصار کر لینا چاہے۔ اس وقت حصار قطبی بھی بہت موثر ثابت ہوگا۔ یہ عمل گیارہ دن تک لگاتار کرنا ہے۔ یہ عمل دن میں بھی کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس عمل کو عشاء کے بعد بلکہ نصف شب کے بعد کرے۔ عمل کا لباس الگ رکھے اور عمل سے فارغ ہو کر اُس لباس کو اتار دے اور گیارہ راتوں تک ایک ہی لباس رکھے۔ یہ بات یاد رہے کہ دورانِ عمل پانچ دن کے بعد اگر آیت بھول گیا یا جنات کی خلل اندازی کی وجہ سے ڈر گیا یا گھبرا گیا پھر دماغ خراب ہونے کا خطرہ رہے گا، اس لئے عمل کی آیت کو خوب اچھی طرح حفظ کرلے۔

آیت یہ ہے: قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ. اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ. (سورۂ نمل: پارہ:۱۹)

اس آیت شریفہ کو روزانہ دو ہزار اکیس بار پڑھنا ہے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اپنی ضرورت سے زیادہ مانگنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ ضرورت کے مطابق پیسہ منگائیں تو عمر بھر آتا رہے گا۔ اگر ضرورت سے زیادہ منگائیں تو کسی نقصان سے بھی دوچار ہوسکتے ہیں۔ اگر کبھی عامل یہ چاہے کہ بس اب رقم آنی بند ہوجائے تو جو رقم اس عمل کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے عامل اس رقم کو اپنی زبان کی نوک لگادے تو رقم کی آمد رک جائے گی۔ اس دولت کو ناجائز اور غیر شرعی امور میں خرچ کرنا بھی تباہی اور بربادی کا باعث بنتا ہے۔ یہ عمل بزرگوں کی ایک امانت ہے۔ اس عمل کو نہایت مجبوری میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے یا محتاجی اور افلاس کو دور کرنے کے لئے کیا جائے۔ مالدار بننے کے لئے عمل کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس عمل میں کامیابی کے بعد اس آیت کریمہ کو روزانہ پڑھنا اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے تاکہ عمل قابو میں رہے اور جنات اور موکلین رقم لانے کی خدمت انجام دیتے رہیں۔

لوگوں کو مسخر کرنے کے لئے

اس عمل کو بھی ماہِ ثابت میں کرنا چاہئے اور اس کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرنی چاہئے۔ یہ عمل ۱۴ دن کا ہے۔ اس عمل کے

لئے یہ چیزیں درکار ہوں گی ۲۵ گرام چھوٹی الائچی، ۲۵ گرام بڑی الائچی، ۲۵ گرام عطر شرک کے کسی چوراہے میں پڑی ہوئی ۲۵ کنکریاں، کمہار کے یہاں کی ۲۵ ٹھیکریاں (ٹوٹی ہوئی ٹھیکریاں جو چھوٹے انگور کے بقدر ہوں) کنکریوں کو اچھی طرح پانی سے دھولیں، عمل کے وقت ان سب چیزوں کو اپنے سامنے رکھ لیں اور عمل شروع کرنے سے پہلے کپڑوں پر عطر لگالیں اور کپڑے میں لوبان کی دھونی دیں، کنکری اپنے پاس رکھیں اور روزانہ ایک گھنٹے تک لاتعداد مرتبہ یہ عمل پڑھیں، اول و آخر ۲۱ بار درود شریف پڑھیں اور ایک گھنٹے تک سورۂ فاتحہ لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔ ایک گھنٹے کے بعد ان تمام چیزوں پر دم کریں، پھر ان چیزوں کو الگ الگ ڈبیوں میں بند کر کے رکھ دیں اور اگلے دن عمل کے لئے انہیں پھر اپنے سامنے ڈبیوں سے نکال کر رکھ لیں اور حسب معمول عمل شروع کریں۔ ۱۴ دن میں عمل مسلسل ہوگا، اس کے بعد کو جس کو بھی مسخر کرنا ہو یا اس کے دل میں اپنی محبت کی آگ بھڑکانی ہو تو ایک کنکری لے کر اس کی کمر پر ماردیں وہ اسی وقت محبت میں مبتلا ہوگا اور دیوانگی کی حد تک محبت کرنے لگے گا۔ عورت کو مسخر کرنے کے لئے کمہار کے یہاں والی ٹھیکری کا استعمال کریں، عطر اگر اپنے کپڑوں پر لگا کر کسی سے ملیں گے تو وہ محبت میں پاگل ہوجائے گا۔ الائچی مطلب کو کھلانا ہوگی، پان وغیرہ میں رکھ کر دے سکتے ہیں لیکن شربت میں ڈال کر اس کو دیوانہ بنا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ناجائز امور میں اس عمل کو استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے اور پھر یہ عمل اللہ کی نافرمانی کا سبب بنے گا۔ یہ تمام چیزیں ختم ہونے کے بعد اس عمل کو پھر دوبارہ کریں۔ اس عمل کی فیوض و برکات ایک بار کرنے سے باقی نہیں رہتیں۔

پانی سے علاج
ایک قدرتی طریقہ

اس زمین پر پانی ایک معجزہ ہے جو ہائیڈروجن کے دو آئیٹمس اور آکسیجن کے ایک انیم کے باہم ملنے سے برپا ہوا ہے۔ رب کائنات نے جب اس زمن کی تخلیق فرمائی تو یہاں ایک متعینہ مقدار میں پانی اتارا اور ہر زندہ شے پانی سے پیدا کی۔ اس سرزمین خشکی کے مقابلے پانی کی مقدار ستر فیصد ہے اور انسانی جسم میں بھی اس کا یہی تناسب برقرار رکھا گیا۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ پانی ایک ایسی دوا کے مانند ہے جو نہ صرف انسانی بیماریوں کو روکتا ہے بلکہ اہم بیماریوں کا علاج بھی کرتا ہے۔ لورین آئینسلے کے مطابق اس سرزمین پر اگو کوئی جادوئی شے ہے تو وہ پانی ہے۔ انسانی جسم میں دل جیسا اہم عضو اس وقت سے دھڑکنا شروع ہوجاتا ہے جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں محض بیس دن کا ہوتا ہے اور پھر اس کی آخری سانس تک دھڑکتا ہی رہتا ہے۔ دل دھڑکنے لئے بار بار سکڑنا اور پھیلنا اس پانی کی وجہ سے ممکن ہے جو اس کے خلیوں میں موجود ہوتا ہے۔ آؤں میں نظام ہضم کے لئے پانی ہی ذمے دار ہے۔ غذا میں موجود تغذیات پانی میں حل ہوکر ہی خون میں منقل ہوپاتے ہیں جہاں سے وہ جسم کے ایک ایک خلیے میں پہنچ کر توانائی فراہم کرتے ہیں۔ انسانی جسم میں پانی کی کمی سے طرح طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہیں بالخصوص چھوٹے بچوں، بوڑھوں یا لمبی بیماری میں مبتلا مریضوں میں پانی کی کمی مہلکت ثابت ہوسکتی ہے۔ ایسی ہلاکت خیز کے تجربات عام طور پر سامنے آتے رہتے ہیں۔ بزرگوں، بچوں یا مریضوں کو اگر غیر معمولی طور پر الٹیاں یا دست آجائیں تو انہیں مسلسل پانی پلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے کیوں کہ اگر یہ صورت حال دیر تک جاری رہ جائے تو اس کے مہلک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق بہت سی بیماریاں جیسے قبض، سردرد، خواتین میں حیض کی بے قاعدگی، وزن میں اضافہ و بلڈ پریشر، چکر آنا، جوڑوں کا ورم اور درد، ذہنی خلفشار کو نسٹرول میں اضافہ، آنکھوں کا جریان خون، اعضاء کی کارکردگی کا معطل ہوجانا، انیمیا سائنوسائیٹس قلبی عارضے یہاں تک کہ قولون، ایلوفکیس، جگر، پھیپھڑوں اور رحم کے کینسر کے لئے بھی پانی کی کمی ذمے دار ہوتی ہے لیکن اگر اس کمی کی طرف توجہ دی جائے تو بڑی حد تک ان بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ پانی دماغی خلیوں کو قوت دیتا اور یادداشت کو بڑھاتا ہے۔ دماغ کے گرے میٹر (Greymatter) میں ۸۵ فیصد تک پانی ہوتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر اس میں صرف دو فیصد کی کمی واقع ہوجائے تو یادداشت متاثر ہونے لگتی ہے اور انسانوں کی جوڑنے اور گھٹانے کی اہلیت کم ہوجاتی ہے۔ اگر جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دی جائے تو دماغی صلاحیتوں کو نارمل رکھا جاسکتا ہے۔

پانی قلب کی نارمل دھڑکن کے لئے ضروری : تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی سے دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہوجاتی ہے لیکن اگر اس کمی کو بحال کردیا جائے تو دھڑکن نارمل ہوجاتی ہے۔

گردے کی پتھری کے لئے پانی بے مشکل دوا : حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۴۰۰ سال ہپوکریٹس (Hippocrates) نے پیشاب کی نالی میں پتھری کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں پانی پینے کی سفارش کی تھی۔ موجودہ سائنس کے مطابق بھی گردے کی پتھری سے حفاظت کا بہترین طریقہ کثیر مقدار میں پانی کا استعمال ہے۔ گردے کی پتھری سے بچنے کے لئے عام طور سے جو کا پانی تجویز کیا جاتا ہے۔

موٹاپے کا علاج پانی: زیادہ پانی پینے والے کھانا کم کھاتے ہیں اور اس طرح قدرتی طور پر ان کا وزن قابو میں رہتا ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ لوگ جن کا وزن بڑھا ہوا ہو وہ روزانہ پانچ سے ٦ گلاس نیم گرم پانی پئیں اور پھر پانی کے کرشمے دیکھیں کہ وہ کس طرح ان کے بڑھے ہوئے وزن کو کم کر دیتا ہے۔

ماہرین کے مطابق اگر صبح نہار منہ صرف دو گلاس تازہ پانی ہی پی لیا جائے تو وہ عام صحت کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہے کیوں کہ صبح اٹھنے کے بعد پیٹ خالی ہوتا ہے، اس لئے پانی کو جسم کے زہریلے مادے کو خارج کرنا آسان ہوتا ہے، اس کے علاوہ پانی خون کو پتلا کرنے اور بدن کے اہم اعضاء کو تقویت پہنچا کر انہیں چاق و چوبند رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اوپر بیان کی گئی بیماریوں کو روکنے میں بھی پانی بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مسٹر آر جی کنکن وانی نے عوام کی بہبود کے خیال سے دکن کرانیکلس نامی میگزین میں پانی سے معجزاتی علاج، عنوان کے تحت ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں انہوں نے ''جاپان سکنیس ایسوسی ایشن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ پانی کے ذریعہ بہت سی بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ ان میں سردرد، انیمیا، عام فاج، موٹاپا، جوڑوں کا ورم اور درد، ناک کے جوف کی سوجن، کھانسی، پھیپھڑوں کی دق، جگر کی خرابی، پیشاب اور تناسل امراض، تیزابیت، پیچش، کانچ نکلنا، قبض، ذیابطیس، امراض چشم، بے قاعدہ حیض، لیکوریا، حلق کا ورم اور رحم و پستان کے کینسر جیسی بیماریاں شامل تھیں۔

اب سے تقریباً ۲۵۰۰ سال پہلے کنفیوسٹس نے کہا تھا کہ کسی بھی جاندار کی صحت اس کے معدے کی صحت پر موقوف ہوتی ہے، اس بیان کی روشنی میں رمضان کے روزے اللہ کا انتہائی کرام اور اس کی رحمت سے تعبیر کئے جاسکتے ہیں۔ دیکھا جائے تو صاف پانی جسم کے اندر پہنچ کر پوری طرح اس کی صفائی کر دیتا ہے تاکہ نظام ہضم کی کارکردگی بڑھ جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب پانی کے قولون اور آنتوں کی اندرونی جھلی ڈھل کر صاف ہوجاتی ہے تو غذاء میں موجود تغذیات کا خون میں انجذابی عمل تیز ہوجاتا ہے اور نتیجے کے اندر صحت مند خون کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ صحت مند تازہ خون جسم کے جس حصے میں پہنچے گا وہاں کی بیماریوں اور عارضوں کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ پانی کے ذریعے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ صبح اٹھنے کے فوراً بعد ۲٦ کلو یا ۱۲٦۰ ملی لیٹر تازہ، صاف پانی پی لیا جائے۔ یہ کام منہ ہاتھ دھونے اور دانت صاف کرنے سے بھی پہلے کیا جانا چاہئے۔ اگلے پینتالیس منٹ تک کچھ بھی کھایا پیا نہ جائے۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ رات کو سونے سے پہلے جسم کو متحرک کرنے والی کوئی شئے یا مشروب کا استعمال نہ کیا جائے۔

ایک دفعہ میں اس قدر پانی پی لینا یقیناً ایک مشکل کام ہے لیکن چند روز کی کوشش اسے آسان بنا دے گی۔ ایک بار میں جس قدر بھی پانی آسانی سے پیا جاسکے پی لیں اور اس کے بعد یا تو لیٹ جائیں یا پھر ایک جگہ کھڑے ہو کر چلنے کی کوشش کریں، تھوڑا وقفہ دے کر باقی پانی بھی پی لیں۔ چند روز ضرور دشواری محسوس ہوگی لیکن بعد میں یہ کام آسان ہوجائے گا۔ جوڑوں کی سوجن یا درد میں مبتلا مریضوں کو پہلے تین ہفتے میں پانی پینے کا یہ عمل دن میں تین بار دوہرنا چاہئے لیکن بعد میں صرف ایک ہی بار پانی پینا کافی ہوگا، پانی سے علاج کے دوران کھانے کے دو گھنٹے بعد پانی پینا چاہئے۔ ساتھ ہی مشروبات وغیرہ سے بھی مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہئے۔ تجربات شاہد ہیں کہ پانی کے ذریعے حسب ذیل بیماریاں ان کے سامنے دی گئی مدت میں دور ہوسکتی ہیں۔

(۱) ہائی بلڈ پریشر (ایک مہینہ)
(۲) قبض (ایک یا دو دن)
(۳) ذیابطس (ایک سے دو ہفتے)
(۴) کینسر (ایک مہینہ)
(۵) پھیپھڑوں کی دق (۳ سے ۹ مہینے)

اس طریق علاج کو اپنانے والے ایک نوجوان کا کہنا تھا کہ پہلے روز پانی پینے کے بعد اُسے تین بار پیشاب کے لئے جانا پڑا، جس کے بعد اسے ناشتہ انتہائی ذائقہ دار اور راحت بخش محسوس ہوا۔ دوسرے دن اس کے اجابت کے مسائل حل ہوگئے اور تین مہینوں کے اندر اس کا وزن بڑھ گیا۔ اس نے بتایا کہ اس علاج کے بعد سے اب تک وہ کبھی بیمار نہیں

ہوا یہاں تک کہ معمولی نزلہ اور کھانسی تک اسے نہیں ہوئی۔

علاج کی غرض سے پانی کا استعمال ''واٹر یا ہائیڈرو تھیراپی'' (Hydro Therapy Water or) کہلاتا ہے۔ پانی پی کر بیماریوں کا علاج یا روک تھام اور واٹر تھیراپی کا صرف ایک پہلو ہے جب کہ دوسرا ایک پہلو اور بھی ہے جس میں پانی کو جسم کے باہر سے استعمال کیا جاتا ہے۔ عام گرم پانی کے ٹب میں لیٹنے یا پھر گندھک کے چشموں سے نکلنے والے گرم پانی میں خود کو ڈبونے سے جو لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے وہ تو ہے ہی تاہم اس عمل کے دوران نہ صرف جسم کے بہت سے درد رفع ہوجاتے ہیں بلکہ جسمانی حرکت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور بعض بیماریاں تک دور ہوجاتی ہیں۔ انسانی جسم جیسے ہی گرم پانی کے اندر جاتا ہے اسی لمحے پانی کے فوائد حاصل ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ سب سے پہلے اسے گرمی کا احساس ہوتا ہے، جس کے ساتھ ہی پانی اس کے جسم کے اوپر اچھال کر ہلکا کردیتا ہے اور وہ کسی قدر زمینی کشش سے آزاد ہوجاتا ہے اور پھر ان کے اثر سے جسم کا دورانی نظام متاثر ہونے لگتا ہے۔

گرم پانی جسم کو گرم کردیتا ہے۔ یہ عمل اوپری جلدی سے شروع ہوتا ہے، فوراً ہی دل اپنی کارکردگی تیز کردیتا ہے اور وہ زیادہ قوت سے خون پمپ کرتا ہے تاکہ جسم کی اوپری شریانوں میں پہنچ کر بڑھی ہوئی حرارت کو نارمل کرنے کا عمل شروع کرسکے۔ اوپری شریانوں میں تیزی سے خون کا دوران وقتی طور پر خون کا دباؤ بڑھا دیتا ہے۔ گرم خون کے زیر اثر تیزی سے پسینہ آتا ہے جو عام حالت میں جلدی سے نکل کر بخارات کی شکل میں فضا میں تحلیل ہونے لگتا ہے جس کے ساتھ ہی جسمانی درجہ حرارت نارمل ہونے لگتا ہے لیکن گرم پانی میں ڈوبے ہوئے جسم سے پسینہ نہیں نکل پاتا اور اوپری شریانوں کا خون جب جسم کے دوسرے حصوں میں گہرائی تک پہنچتا ہے تب وہ پورے جسم کو مزید گرم کردیتا ہے۔ اگر گرم پانی کا درجہ حرارت ۱۰۴ ڈگری فارن ہائٹ تھا تو بیس منٹ کے اندر جسم کا مجموعی درجۂ حرارت ۱۰۲ ڈگری فارن ہائیٹ ہوجاتا ہے۔

گرم پانی میں لیٹنے والے تصدیق کریں گے کہ کچھ دیر بعد ہی بے حد راحت اور سکون کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گرم خون جسم کی شریانوں میں لگاتار گردش کرتا رہتا ہے اور اس کی بڑھی حرارت شریانوں کو پھیلا کر چوڑا کردیتی ہے جس کے سبب دورانِ خون زیادہ آسانی اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہونے لگتا ہے، اس کی وجہ سے بڑھا ہوا بلڈ پریشر ایک بار پھر نیچے آجاتا ہے۔

وجہ چاہے کچھ بھی ہو لیکن اگر جسم کا کوئی عضلہ کبھی کسی تناؤ کا شکار ہوجائے تو وہ اپنے اندر موجود نسوں اور رگوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ رگوں کے اندر دورانِ خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ عضلے کو اتنی مقدار میں آکسیجن مہیا کرنے میں ناکام ہوتا ہے جتنی مہیا کرنا چاہیے جس سے عضلے میں گھٹن اور دوری کی شکایت میں اضافہ ہوجاتا ہے اور اس طرح عضلے میں تکلیف اور ناخوشگواری کا احساس بڑھ جاتا ہے لیکن جیسے ہی وہ عضلہ گرم پانی کے اندر جاتا ہے الٹا عمل شروع ہوجاتا ہے اور اسے راحت اور طمانیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ گرم پانی رگوں کو کھولتا ہے اور ان میں رکاوٹ دور ہونے سے دوران خون تیز ہوجاتا ہے جس کے زیر اثر عضلے کو آکسیجن کی خاطر خواہ فراہمی بحال ہوتی ہے۔ نسوں پر دباؤ جیسے جیسے کم ہوتا ہے ویسے ویسے درد اور تکلیف میں افاقہ ہونے لگتا ہے اور عضلے میں رات اور خوشگواری کا احساس بڑھنے لگتا ہے۔ اگر طبی زبان میں بات کریں تو جب کوئی عضلہ تناؤ سے آزاد ہوتا ہے تو اس کے مختلف ریشوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہوجاتا ہے اور اس طرح خون کی رگوں کو خون کی ضروری مقدار وہاں پہنچانے میں بالکل دقت نہیں ہوتی، جسمانی تحول کے نتیجے میں عضلے کے اندر جو بھی زہریلے فاصلے مادے جیسے لیکٹک ایسڈ وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں خون انہیں باہر نکال کر ان کی جگہ تازہ آکسیجن اور غذا سے حاصل کئے ہوئے تغذیات وہاں پہنچا دیتا ہے جس کے ساتھ ہی عضلہ راحت اور خوشگواری کا احساس کرنے لگتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اگر گرم پانی میں جسم کو ڈبونے کے ساتھ عضلات کی تھوڑی سی ورزش اور مساج بھی کرلیا جائے تو نتائج اور بھی بہتر اور دیر پا ہوتے ہیں۔ واٹر تھیراپی کا یہ طریقہ ان لوگوں کے لئے بہت کارآمد ہے جو عموماً ایک جگہ بیٹھ کر لکھنے کا یا پھر کمپیوٹر وغیرہ پر کام کرتے ہیں اور جس کے باعث ان کی گردن، کمر یا ہاتھوں پیروں کے حصوں میں عضلات اکڑ جاتے ہیں۔

☆☆☆

سورۂ ''اخلاص'' کے جن ''بیطیش'' کو بلانے کا عمل

سورۂ ''اخلاص'' کے جن خادم ''بیطیش'' کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلّہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز توبہ، پھر دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو نفل نماز حاجت جن ''بیطیش'' کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، جب آپ مکمل توجہ ویکسوئی کے ساتھ سورۂ ''اخلاص'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورہ ہٰذا کی تعداد ۱۰۰۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب واحترام سے عہد وپیان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلّہ آپ سورۂ مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یابیطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورة بحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ بحقِ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحَقِ سلیمان ابن داؤد علیه السلام وبحق یابدُّوح یابدُّوح یابدُّوح حاضر شو.

☆☆☆☆☆

مجرب عملیات تعویذات کشائش رزق کے واسطے ہر مہینے کی ساتویں تاریخ

وقت نماز صبح کے غسل کرے اور آدھ پاؤ آٹا گیہوں کا لے کر طہارت سے دو روٹی پکاوے اور ان کو گھی سے چوب کرے اور ایک روٹی پر شکر رکھے اور دوسری روٹی پر تھوڑا دہی اور تھوڑا نمک اور چار مرچ سیاہ رکھے پھر دونوں روٹی اپنے آگے جائے نماز کے دونوں کناروں پر رکھے اور چار رکعت نماز نفل ادا کرے بعد اس کے فاتحہ اور پر روح حافظ خدایار خان کی دیوے اس کے بعد وقت نماز فجر کے سورج نہ نکلے یہ نقش سات سات عدد لکھے اور نگاہ رکھے جب وقت نماز ظہر کا آوے نقش لکھے ہوؤں کو دریا میں ڈالے خدا کے کرم سے کچھ مال اس کو اس طرح سے ملیں گے کہ کسی کو علم نہ ہو اور چاہئے کہ لکھتے وقت بات نہ کرے اور درود شریف دل میں پڑھتا رہے یہ عمل قضہ میں خدایار خان صاحب مرحوم کے تھا اور ان کی توجہ باطنی سے اس فقیر کو ملا ہے جو شخص اس سے فائدہ اٹھاوے اس کو اجازت ہے اور مجھ کو دعائے خیر سے یاد کرے چنانچہ نقش یہ ہے۔

۱۰	۴۵	۴۴	۷	۱۱	۱۲	۴۶
۹	۱۹	۳۴	۱۷	۲۰	۳۵	۴۱
۴۹	۳۷	۲۹	۲۵	۲۱	۱۳	۴۲
۴۸	۳۶	۲۲	۲۷	۲۶	۱۴	۲
۴۷	۱۵	۶۱	۳۳	۳۰	۳۱	۳
۲	۵	۶	۴۳	۹۳	۸۳	۲۰

دوسرے یہ نقش لکھ کر اپنے بازو میں باندھے تو ہرگز خدا کے حکم سے محتاج نہ ہوگا اور اس کو غیب سے ملے گا۔

هوالرزاق على الاطلاق ۱۱۱۹ بسط ۱۱۱۱ هاولعه

دوسرے واسطے محبت کے ساتھ چار دن ناموں کے چاہے جس درخت کے پتوں پر لکھے اور آگ میں ڈالے۔

طححح لححح علححح صلححح سلححح

اجب يا تنكفيل بحق يا قيوم. يا حى الا هوالحى القيوم.

دوسرے واسطے چھاتی کے درد کے لئے لکھ کر اور دھو کر پلاوے اور ایک گردن میں ڈالے درد فوراً جاتا رہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۲	۱۵	۱
۱۴	۲	۷	۱۳
۳	۱۷	۱۰	۶
۱۱	۵	۴	۱۶

دوسرا واسطے درد سر کے اس نقش کو لکھ کر سر میں باندھے اور وہ یہ ہے۔
دوسرے واسطے جاڑے بخار کے اس نقش کو لکھ کر ایک تو بازو میں باندھے آنے سے پہلے جاڑہ دور ہوگا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۷	۸۶۰	۸۶۳	۸۵۰
۸۶۲	۸۵۱	۸۵۶	۸۶۱
۸۵۲	۸۶۵	۸۵۸	۸۵۵
۸۵۹	۸۵۴	۸۵۳	۸۶۴

دوسرا واسطے درد سر کے اس نقش کو لکھ سر میں باندھے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

اب	ع ۲	۲۸	ع ۱
۷ب	۱۶	۲۱	دب
۱۷	۳۰	۳۰ب	ک
۱	۱۹	ح ۱	۲۹

دسرا واسطے آدھے سر کے درد کے اس نقش کو لکھ کر اور روز تازہ پانی سے دھو کر صبح کے وقت پلاوے انشاء اللہ درد رفع ہوگا۔ دوسرے واسطے آدھے سر کے اس نقش کو اچھی ساعت لکھ کر سر میں باندھے۔

مولوس یابدوح یابدوح	صلح یابدوح

خدا کے فضل سے درد جاتا رہے۔ اووہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶ ۴۴	۱۶ ۴۷	۱۶ ۵۲	۱۶۳
۱۶ ۵۱	۱۶ ۳۸	۱۶ ۴۳	۱۶ ۴۸
۱۶ ۳۹	۱۶ ۸۳	۱۶ ۴۵	۱۶ ۴۲
۱۶ ۴۶	۱۶ ۴۱	۱۶ ۴۰	۱۶ ۵۳

دوسرے دور کرنے آسیب کے اس نقش کو لکھ کر گلے میں مریض کے باندھے حکم خدا سے آسیب دفع ہووے اور وہ یہ ہے۔ دوسرے جس عورت کا حمل گر جاتا ہو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر ایام حمل میں اس کی کمر میں باندھے تو حمل قائم رہے گا۔ اور بچہ پیدا ہو وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۳۷	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۳	۲۸
۱۹	۳۳	۲۵	۲۲
۲۶	۲۱	۲۰	۳۲

دوسرے واسطے محبت کے اس نقش کو لکھ کر اور شربت میں دھو کر مطلوب کو پلائے تو بے قرار ہو۔

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۹
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

دوسرے جس عورت کا حمل گر جاتا ہو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر ایام حمل میں اس کی کمر میں باندھے تو حمل قائم رہے گا۔ اور بچہ پیدا ہو وہ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۴۹	۶۸	۷۹

دوسرے واسطے کھولنے پیشاب کے آدمی کا خواہ جانور کا ہو اس طلسم کو چاروں ہاتھوں پیروں پر لکھے پیشاب کھل جاوے اور وہ یہ ہے عطست سیدھے ہاتھ اور الٹے پر عطسبت اور سیدھے پیر پر عبطوسا اور الٹے پیر پر عطس جب پیشاب ہووے نقش کو مٹا دیوے تجربہ کیا ہوا ہے اور اس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ ہر شخص کو یاد کرادے۔

دوسرے واسطے بھاگے ہوئے آدمی کے اس نقش کو اچھی ساعت میں لکھے اور نیچے درخت میں باندھے تا کہ ہوا سے ہلتا رہے اور جو طرف بھگے ہوئے کے معلوم ہو کہ ادھر کو گیا ہے تو منہ تعویذ کا بھی اس طرف کو کرے انشاء اللہ بھاگا ہوا جلد لوٹ آوے گا۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۹	۲۵۲	۲۵۷	۲۴۶
۲۴۶	۲۴۳	۲۴۰	۲۵۳
۲۴۴	۲۵۹	۲۵۰	۲۴۷
۲۵۱	۲۴۶	۲۴۵	۲۵۸

دوسرے واسطے بھاگے ہوئے کے اس نقش کو لکھ کر چرخے میں باندھے اور چرخے کو کھمادے بھاگا ہوا لوٹ آوے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۹	۳۶۲	۲۶۷	۲۵۲
۲۶۶	۲۵۳	۲۵۸	۲۶۳
۲۵۴	۲۶۹	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۲۶۸

دسرے اس نقش کو لکھ کر چاہ میں ڈالے جب نقش گل جاوے گا تو بھاگا ہوا بے قرار ہو کر اپنے گھر کو لوٹ آئے گا اور اس کے آنے تک نقش کنوئیں میں ڈالے اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۷	و
ر	دع	د
۸	سہ	ع
ست	۳	ع.

دوسرے یہ نقش واسطے دفعیہ جمو کہ کے لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالے انشاءاللہ تعالیٰ مرض جاتا رہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ع	۹	۳
۲	بدر	ع	۱۵
۱۴ سر	سرد	ر د	۱۷
علی	الہ	۱۸	بر

دوسرے جس شخص کی ناف جاتی رہی ہو تو یہ نقش لکھ کر کمر میں باندھے ناف اپنی جگہ پر انشاءاللہ آوے۔ اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ب	ج	د
ر	د	ا	ی
ز	در	ء	ء

دوسرے واسطے جاری ہونے دوکان کے قمری کی خواہ شمس خواہ مشتری خواہ زہرہ کے دن چاند ۲ آفتاب سورج نکلنے سے پہلے اس نقش کو لکھے اور دوکان میں رکھے انشاءاللہ بکری بہت ہوگی۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۲۲	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۳۱	۱۳۳
۱۲۵	۱۲۸	۱۳۶	۱۳۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۹

دوسرے واسطے درد اور ورم گلے کے اس نقش کو لکھ کر اسی جگہ باندھے انشاءاللہ ورم اور درد دور ہوگا۔

وطل سوطبل

موطبل وطل

دوسرے واسطے قائم رہنے حمل اور جانے درد او بند کرنے خون کے چاہئے کہ پان پر اس طسم یہ ہے۔

؟؟؟.............

دوسرے جو بچہ کہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈالے انشاءاللہ دودھ پینے لگے گا اور آیت شریف یہ ہے۔

إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ○ هوا ماما هوابا اثر هو يا اهياشراهيا.

ی ___

۱۰ ۱۵ع

ی ___
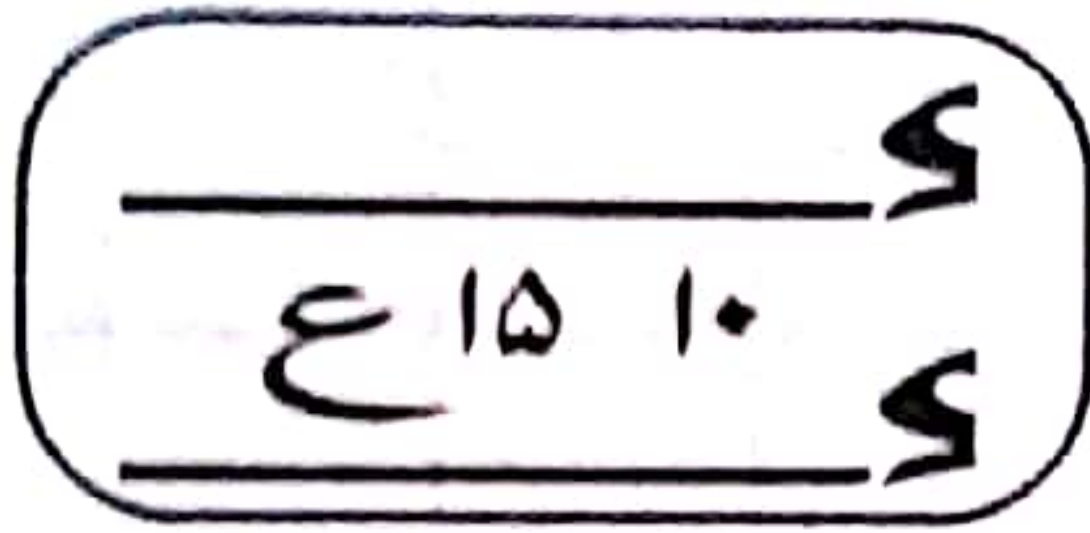
سفلے

دوسرے واسطے درد ہونے گلٹی اور دورد کے اس طلسم کو لکھ کر اور اسی جگہ باندھے درد بند ہوگا اور وہ یہ ہے۔

ح ___ ع ل
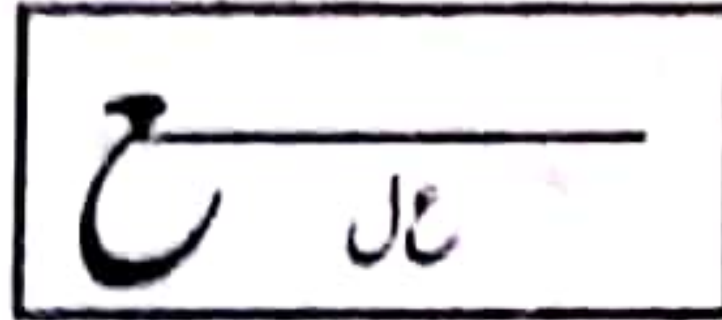
دوسرے واسطے محبت کے سرنگ گھوڑے کے نعل پر لکھ کر آگ میں ڈالے مطلوب فوراً بے قرار ہوکر آوے اور وہ طلسم یہ ہے۔

۱۱۱۱۱ ۹ ۱۱۱ ۸۸ ۱۹ ۵ ۵ ۸ ۱

الهم احرقت قلب فلان بن فلان

علی حب فلان بن فلان حاضر
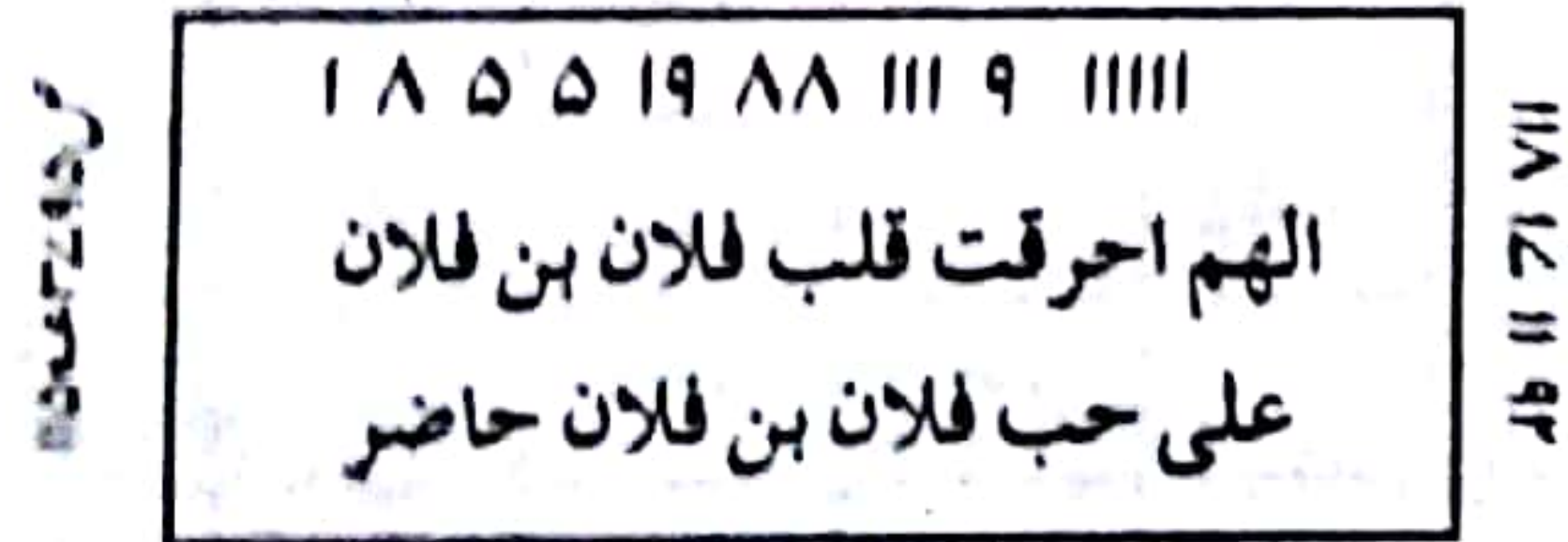
شود و مسخر

۱ ۳ ۲۹ ۲۹ ۱۹ ۱۹ ۱۱ ۱۱ ۹ ۹۰ ۱۱ ۸ ۱۱ ۱۱ ۱۱

دوسرے اگر اس نقش کو جو کہ الم نشرح کی عدد ن کا ہے لکھے اور ہر روز درد جگر کے مریض کو دھو کر پلاوے تو خدا کے فضل سے شفا پاوے اور جو سورہ الم نشرح پانی یا پان پر دم کر کے دیوے تو بھی شفاء ہوگی اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۲	۳۹۷	۳۹۲	۴۰۴
۳۹۶	۳۹۹	۲۰۷	۳۹۳
۳۹۶	۳۹۹	۴۰۷	۳۹۳
۳۰۶	۳۹۴	۳۹۵	۴۰۰

دوسرے کسی مکان میں جنات یا خبیثات پتھر پھینکتے ہوں تو

چاہئے کہ اس نقش کو رکابی میں لکھ کر اور رکابی کو لکڑی میں باندھ کر اونچی کریں بلاشبہ پتھر آنا بند ہو دیں گے۔ تجربہ کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۰	۱۳	۱
۱۲	۱۵	۸	۶
۹	۵	۴	۱۲

دوسرے واسطے دفع کرنے دشمن کے ان دونوں نقشوں کو کچی اینٹ پر لکھے یقین ہے کہ اکیس ۲۱ روز یا اکتالیس روز میں دشمن تباہ اور برباد ہوگا اور وہ دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۷۲۴	۷۱۷	۷۲۲
۷۱۹	۷۲۱	۷۲۳
۷۲۰	۷۲۵	۳۱۸

۷۸۶

۸	۹۶۲	۹۶۹	۱
۹۲۸	۲	۷	۹۲۷
۳	۹۳۱	۹۲۴	۶۱
۹۲۵	۵	۴	۹۳۰

دوسرے یہ نقش عدد ن نام الٰہی سے ہے اور یہ ہی اسم اعظم ہے جو اس نقش کو ایک لاکھ پچیس ہزار لکھ کر اور گولی گیہوں کے آٹے میں بنا کر دریا میں ڈالے تو عامل اس نقش کا ہو پھر جس کام کے واسطے لکھے تو تیر بہدف ہوگا اور واسطے دریافت کرنے ایسی مشکل کے جو کہ حل نہ ہوتی ہوا پنے سر کے نیچے رکھ کر سورہے جواب ہر سوال کا خواب میں پائے گا۔ مجرب ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۱۳۲	۹
۲۱	۱۰	۱۲	۲۰
۱۱	اس جگہ اپنا نام لکھے	۱۷	۱۳
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

دوسرے واسطے پیداہونے بچہ کے آسانی سے اور جلد چاہئے کہ ان ناموں اصحاب کہف کہ جو سات ہیں سب کو جس طرح کہ ہم نے لکھا ہے لکھ کر عورت کی کمر میں باندھے تو فوراً بچہ پیدا ہوویگا۔ اور جب بچہ پیدا ہو تو ان کو تعویذ کر کے بچہ کی گردن میں ڈالے تو لڑکا ہر ایک مرض اور بلا سے محفوظ رہے گا اور وہ یہ ہے۔

الٰهی بحرمت مليخا مكسلمينا كشوفطط شولس اذر فط بوانس بوس.

دوسرے یہ عمل واسطے سرعت وانزال مرد کے کام میں آتا ہے چاہئے کہ نقش کو چاند گرہن یا سورج گرہن میں زیر ناف پانی میں کھڑا ہو کر لکھے یا کہ یہ شیشہ کی تختی پر کندہ کرا کے اپنے پیٹ پر باندھے انزال نہ ہو جاجب ناف پر لاویگا تو انزال ہوگا اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۶	۲۰۲۶۰۲	۲۷۵
۲۲۵	۳۳۰۱	۲۵۲
۲۴۷	۴	۲۷۶

دوسرت اگر چاہے کہ دوسرا مرد عورت پر قادر نہ ہو تو اس مہر کو وقت قمر در عقرب کے پانی کمر تک میں کھڑے ہو کر تانبے پر نشان کرلاوے اور پھر اس کو کندہ کروالے پھر جس عورت کی فرج پر مہر کرے بستہ ہوے مگر اس روز آپ بھی منزل نہ ہو اور جب چاہے کہ کھولے تو اس مہر کا رخ تبدیل کرے اور دوسری جگہ مہر کرے یعنی اگر پہلے فرج کے اوپر مہر کی ہے تو اب نیچے کرے تو کھل جاوے تجربہ کیا ہے اور جان لے اے عزیز کہ رمال کے پاس ہر قسم کے لوگ سوال کرنے آتے ہیں اس واسطے یہ نقش بھی لکھ۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے

۱۔ الٰہی رات اچھی نہیں لگتی، مگر تیری مناجات کے ساتھ۔
۲۔ دن اچھا نہیں لگتا، مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔
۳۔ دنیا اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔
۵۔ آخرت اچھی نہیں لگتی، مگر تیری معافی کے ساتھ۔
۶۔ جنت اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے وہی دنیوی واخروی بربادی کی طرف لے جاتا اور ہر طرف اور ہر جگہ اپنا جھنڈا لہراتا ہے۔ وہ لوگوں کو کفر اور معصیت الٰہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت عملی پنہاں ہے۔ آخر وہ کون سی حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''شفاء العلیل ص ۳۲۲، میں دیا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''ابلیس اور اس کی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

ا۔شیطان اور اس کے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل:

پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو عبودیت کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضبناک کرنے اور اس کے مکر وفریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی واخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز کسی چیز پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں اور مومنوں نے ابلیس کی حالت زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنت کی پستی کی طرف انحطاط دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہو گئی اور خضوع وخوف پیدا ہو گیا جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف واحتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔شیطان سامان عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ان لوگوں کے لئے سامانِ عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اس کی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامان عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باب کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کے لئے نصیحت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

۴۔شیطان بندوں کے لئے فتنہ آزمائش

چوتھی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ مٹی نرم بھی ہے سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی، کس کا خمیر کس مٹی سے بنایا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی، چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی ہے، ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں نرم بھی، جو جس مادہ سے بنا ہو گا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا، اللہ کی حکمت

کا تقاضہ ہوا کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے۔ اس کے اظہار کے لئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو کسوٹی بنایا گیا جس کے ذریعہ اچھے اور برے میں تمیز ہوسکے۔ اللہ نے انبیاء و رسل کو بھی اس کام کے لئے کسوٹی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ. (آل عمران:۱۷۹)

''اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا کہ جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کرکے رہے گا۔ اس نے رسولوں کو مکلف بندوں کی طرف مبعوث فرمایا ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، جو اچھا تھا وہ اچھے کے ساتھ مل گیا اور جو برا تھا وہ برے کے ساتھ ہوگیا۔

اللہ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس نے دار الامتحان یعنی دنیا میں اچھے اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دار القرار یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور برے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا جائے گا۔ اس علیحدگی میں عظیم حکمت وقدرت مضمر ہے۔

۵۔ متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

پانچویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل اور فرشتے ابلیس اور شیاطین جیسی متضاد چیزوں کو پیدا کرکے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان وزمین، روشنی وتاریکی، جنت وجہنم، آب وآتش، سرد وگرم، اور طیب وخبیث جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

۶۔ ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹی حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کے ضد کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیونکہ ضد کا حسن اس کی ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بدصورتی نہ ہوتی تو خوبصورتی کی اچھائی سمجھ میں نہ آتی اور غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

۷۔ شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

ساتویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مختلف طریقوں سے شکر ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اس کی فوج کے پائے جانے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکریہ ادا کیا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی کتنا عظیم فرق ہے۔

۸۔ تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

آٹھویں حکمت یہ ہے کہ محبت، انابت، توکل، صبر، رضا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار وقربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے ملحقات کی گرم بازاری مضمر تھی جس کے فوائد حکمتیں اور مصلحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

۹۔ شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیوں کے ظہور کا ذریعہ

نویں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب وغریب قدرتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کے لئے زیادہ نفع بخش تھا، ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لاٹھی، ید بیضاء، سمندر کا پھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالنا اور اس طرح کی بے شمار نشانیوں کا ظہور، ان سب نشانیوں کے لئے اسباب کا ہونا ناگزیر تھا۔

۱۰۔ اللہ کے اسماء کے متعلق کا ظہور

دسویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں ''خافض'' (پست کرنے والا) ''رافع'' (بلند کرنے والا) ''معز'' (عزت دینے والا) ''مذل'' (ذلیل کرنے والا) ''حکم'' (فیصلہ کرنے والا) ''عدل'' (انصاف کرنے والا) ''منتقم'' (بدلہ لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی

کے بھی مظہر ہوں لہٰذا ان متعلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

۱۲۔ ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے سامنے بردباری، صبر، نرمی وسعت رحمت، اور جود وسخاوت کا اظہار کرے چنانچہ اس کا تقاضہ تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے جو اللہ کے ساتھ شرک کرے، اس کے احکام سے سرتابی کرے، اس کی مخالفت کرے اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی کرنا چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اچھی اچھی نعمتوں سے نوازے، اس کو خیر وعافیت بخشے، اس کے لئے مختلف قسم کے اسباب رحمت فراہم کرے، اس کی دعائیں سنے، اس کی مصیبت دور کرے، اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر وشکر کے مقابلہ میں فضل وکرم کا معاملہ کرے، اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی حکمتیں اور تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تاقیامت زندہ رہنے کی حکمت

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''شفاء العلیل ص ۳۲۷'' میں اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان

چنانچہ علامہ نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تاکہ اس کی تخلیق کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہو جاتا جیسا کہ حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ کے کافر ودشمنوں کا وجود دنیا میں تاقیامت رہے انہیں بالکل ختم کر دیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بے کار ہو جاتیں جو ان کے زندہ رہنے میں مضمر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضہ کے مطابق ابوالبشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کا بھی امتحان ہوگا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی کریگا وہ سعادت سے ہم کنار ہوگا اور جو اس کی موافقت اور اس سے دشمنی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چونکہ پہلے سے اللہ کے علم وحکمت میں یہ بات تھی کی شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا اور چونکہ وہ اطاعت وعبادت کر چکا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت وطاعت کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت تک زندگی بخش دی کیونکہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی نیکی سے محروم نہیں کرتا ہے، جہاں تک بندۂ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا، لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا، آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہوگا جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کے لئے لمبی عمر

شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں عزت وکرامت نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مرجاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے عذاب میں بھی کمی ہوتی اور شر میں بھی، لیکن چونکہ معصیت پر اصرار کرنے، جس ذات کے فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اس سے لڑنے، اس کی حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہو چکا ہے اس لئے اس کو اس سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی، چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دیدی تاکہ اس جرم کے ساتھ اس کے ذریعہ اور گناہوں میں اضافہ ہو جائے اور ایسی سزا کا مستحق ہو جائے جو اس کے علاوہ کسی کو نہ دی جاسکتی ہو، چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں شر پسندوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہوا کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم حکمت ہے۔

اس کو لمبی عمر دی گئی تاکہ مجرموں پر مسلط ہو جائے

شیطان کو تاقیامت زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس

نے اپنے رب سے مخاصمہ کرتے ہوکہا تھا:

قَالَ اَرَاَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ اِلَّا قَلِیْلًا ○ (الاسراء:۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضلیت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کرڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدم علیہ السلام کی ذرّیت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی وہی حیثیت ہوگی جو کوڑے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان کے لئے شیطان کو زندہ رکھا اور بزبان تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے دوست اور فرمانبردار، تو ان کے انتظار میں بیٹھ۔ جب ان میں سے کوئی تیرے پاس سے گذرے تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہوگا تو میں اس کو تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا کیونکہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا نگہبان ہوں۔ اور تو مجرموں کا سرپرست ہے جو میری دوستی اور خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ○ اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ○ (النحل:۹۹۔۱۰۰)

''اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔''

رہا انبیا اور رسولوں کی موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا تا کہ وہ اللہ کی باعزت جگہ میں پہنچ جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور تا کہ اللہ ان کے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے، کہ موت ان کے اور ان کی اُمت دونوں کے لئے ٹھیک ہے، ان کے لئے اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی سرور ولذت کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے جاملے۔ اور اُمت کے لئے اس لئے کہ ان کی امت صرف ان کی زندگی میں اطاعت کی پابند نہ تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح موت کے بعد بھی اطاعت کی پابندی تھی، نیز انبیاء کے پیروکار اپنے انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان کی امت کے لئے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء بشر تھے اور اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا بلکہ ان کو زمین میں خلیفہ یعنی جانشین بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم مقام بنے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو خلیفہ بنانے میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہو جاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن تنگ ہو جاتا، موت ہر مومن کا نقطہ کمال ہے، اگر موت نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوشی نہ ہوتی، زندگی کی طرح موت میں بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان کہاں تک کامیاب ہوا؟

جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ نے اس کو اپنی جنت ورحمت سے بے دخل کر کے اس پر غضب ولعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کرلیا کہ وہ ہمیں گمراہ کر کے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کروائے گا۔

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا. وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ (النساء:۱۱۸۔۱۱۹)

(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔''

قَالَ اَرَاَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ اِلَّا قَلِیْلًا ○ (الاسراء:۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اسکی پوری نسل کی بیخ کنی کرڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔''

تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

تاریخ انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دنگ رہ جائے گا کہ کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلا دیا اور اللہ کا انکار کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک

ٹھہرایا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَمَآ اَکْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ (یوسف:۱۰۳) ''مگر خواہ تم کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں''

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَیٰ کُلَّ مَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا کَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (المومنون:۴۴)

''پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا اس نے اسے جھٹلا دیا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکار ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔''

عصر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں کا شور سنائی دے گا۔ وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار ونظریات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ننانوے جہنم میں ایک جنت میں۔ ایک روایت میں ہے نوسو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت ہوا، انہوں نے نہ تو اپنے باپ کے ساتھ جو ہوا اس سے عبرت پکڑی اور نہ اپنے اسلاف پر جو گزری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ ملعون انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان سے آگے نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہوا:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (سبا:۲۰)

''ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا''

انسان کے لئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا بیان یا تصور ممکن نہیں، چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی بھی جماعت ہے جو کہ اپنے آپ کو ''شیطان کے بندے'' کہتی ہے، بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں، کتنا تعجب خیز ہے، ان کا یہ رویہ!

ہلاک ہونے والوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھایا جائے

عقلمند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اللہ کی میزان میں اکثر کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار صرف حق کا ہے، خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔

آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جایئے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اس کے پیروکاروں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان سے ہر طرح سے برسر پیکار ہیں، دل سے برا مان کر، زبان سے بول کر، ہاتھ سے لکھ کر، حق پر عمل کر کے، اور سب سے پہلے اللہ کے دربار میں سربسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ. فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْکُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ. (البقرہ:۲۰۸۔۲۰۹)

''اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پانے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔''

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں شامل کرے، جو پورے طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: بھیونڈی، مہاراشٹر

نام: امیرالدین قاسمی

نام والدین: ناظمہ بانو، اشتیاق احمد

تاریخ پیدائش: ۱۵ر جولائی ۱۹۹۲ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں حروف آتشی ۳، حروف بادی ۳ اور حروف خاکی بھی تین ہی ہیں۔

تعداد کے حساب سے آپ کے نام میں کسی بھی حروف کو غلبہ حاصل نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی یکسانیت اور برابری موجود ہے، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اور بادی حرف پر ختم ہوتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۴۶ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے، اس عدد کا حامل اس قدر خوش کن اور اس قدر متضاد باتیں کرتا ہے کہ اس کے متعلق کوئی بھی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی، اس کی تندرستی بے مثال ہوتی ہے، اس کی صحت پر رشک کیا جاسکتا ہے، اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ پر لطف ہوتا ہے، یار دوست اس کا قرب تلاش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنا وقت گزارنے میں اپنی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کا عادی ہوتا ہے، تنقید کرنا اس کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، بحث ومباحثہ کرنا بھی اس کی شخصیت کا ایک حصہ ہوتا ہے اور بحث ومباحثہ کی وجہ سے یہ کئی بار اپنے کئی اچھے دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، یہ دوران بحث ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، اکثر لوگوں کی عقلیں اس کی ٹھوس گفتگو سے مطمئن ہوجاتی ہیں لیکن قلوب مطمئن نہیں ہو پاتے اس لئے اکثر بحث کے بعد یار دوستوں کے درمیان فاصلے پیدا ہوجاتے ہیں، بحث ومباحثہ کی وجہ سے ان کے دشمنوں اور بدخواہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جو لوگ ان کا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند رہا کرتے تھے وہ ان سے دور ہوجاتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والوں کا مزاج کسی کو ستانے اور دل دکھانے والا نہیں ہوتا، وہ یہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا کے لوگ اس کی سوچ پر آجائیں اور اس ڈگر کو اپنالیں جس پر وہ چل رہا ہے لیکن اس کو اپنی کوششوں میں ناکامی ملتی ہے اور دوست دشمن بن جاتے ہیں یا بیزار ہوجاتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ برسر اقتدار لوگوں کے خلاف اپنی زبان کھولتا رہتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے حصے میں صرف نقصان آتا ہے، نقصان نہ بھی ہو لیکن وہ ہر طرح کے فائدے سے محروم ہی رہتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ ہر وقت کی مخالفتیں اور تنقیدیں نیک نیتی پر مبنی ہوتی ہیں، کسی لالچ اور کسی غرض کی وجہ سے نہیں ہوتیں، مگر ساری دنیا یہ جانتی ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے وہ جھوٹ کی طرح لذیذ اور میٹھا نہیں ہوتا، جھوٹ بولنے والوں کو سلامیاں ملتی ہیں اور سچ بولنے والا لوگوں کی بیزاری اور بے رخی سے بہرہ ور ہوجاتا ہے اور اس کے دامن میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں آتا۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل بنیں یا جج بنیں یا پروفیسر بنیں تو مقبولیت اور شہرت حاصل کرنے میں انہیں زبردست کامیابی ملتی ہے اور یہ لوگ اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہوجاتے ہیں۔ ۴ عدد والا شخص بے جا

رسومات کا زبردست مخالف ہوتا ہے یہ دقیانوسیت کو بھی برداشت نہیں کرتا اگر اس کے سامنے حصول دولت و مال کی بات آئے تو اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ اس کا رجحان حالات اور ماحول کی عمدگی کی طرف رہتا ہے، یہ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کا قائل نہیں ہوتا، اگرچہ ۴ عدد کا حامل اپنے اندر زبردست صبر وضبط رکھتا ہے لیکن غلط بات اس سے ہرگز برداشت نہیں ہوتی۔ زہر کو تریاق اور تریاق کو زہر کہنا اس کے بس سے باہر کی بات ہوتی ہے، یہ سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں۔

۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں یہ اپنی خوش گفتاری اور خوش کلامی سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر ان کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جائے جو حسن کلام اور حسن گفتگو میں ان سے بڑھ چڑھ کر ہو تو یہ چھلک اٹھتے ہیں اور آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگوں کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتے اور یہ جلدی سے آنکھیں بند کر کے کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے، کسی سے حسد نہیں کرتے اور کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے یہ جس مجلس میں بحث کرتے ہیں اسی مجلس میں اپنی بحث کو ختم کر دیتے ہیں لیکن دنیا والوں کا مزاج عموماً اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے وہ ان کے سامنے مجبور اور بے بس ہو جاتے ہیں اور وہ پھر ان کی مخالفتیں شروع کر دیتے ہیں اس لئے ۴ عدد والے کا بنا بنایا حلقۂ احباب دھیرے دھیرے سکڑنے لگتا ہے اور ان کے دوست بھی ان کے خلاف انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہی ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ محنتی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دور اندیش ہیں، صلح پسند ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی آپ کو اکثر خوشیوں اور راحتوں سے محروم رکھتی ہیں، انتہا پسندی کا نقصان ہر انسان کو خود ہی اٹھانا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر مقروض بھی ہو جاتے ہیں اور تنگ دست بھی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی شروعات کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی شخصیتیں اور چیزیں آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۶، اور ۸ والے افراد سے خوب جمے گی۔ ۲، ۷ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے اپنا برتاؤ جاری رکھیں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے، ان عددوں کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور اس عدد کی وجہ سے آپ زوال سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں، اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، علم اعداد کے تجربہ کاروں کا دعویٰ یہ ہے اگر اس عدد کا حامل لوگوں کی مدد کرے اور مصیبتوں میں ان کے کام آئے تو پھر یہ عدد انسان کو اس عروج تک پہنچا دیتا ہے جس عروج تک پہنچنا بظاہر ممکن نہیں ہوتا، اس عدد سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگوں کی مدد کریں اور ان کی دست گیری کرنے کو اپنا معمول بنالیں، ان کو عروج ملے گا تو آپ کی شخصیت بھی اُبھرے گی اور لوگ آپ کے احسان مند ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں کیوں کہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، پیر کے دن بھی آپ اپنے اہم کاموں کی شروعات کر سکتے ہیں، بشرطیکہ پیر کا دن کسی غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، اتوار اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔

یمنی عقیق اور سچا موتی آپ کے راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی پتھر کا استعمال آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لا سکتا ہے، ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ جنوری، فروری اور اگست کے مہینوں میں اپنی صحت کا

خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی حملہ آور ہوتو اسکے علاج میں غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو امراض سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابیٔ خون کی شکایت ہوسکتی ہے، آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ فائدہ پہنچائیں گی، تیز مسالوں اور گرم غذاؤں سے آپ جتنا پرہیز کریں گے آپ کی صحت کے حق میں اتنا ہی مفید ثابت ہوگا۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۷۶ ہیں اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۳۴۲ ہوجاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر حال مفید ثابت ہوگا، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۵	۸۸	۹۱	۷۸
۹۰	۷۹	۸۴	۸۹
۸۰	۹۳	۸۶	۸۳
۸۷	۸۲	۸۱	۹۲

آپ کے مبارک حروف ح اور ہ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی تندرستی کا ذریعہ بنیں گی اور آپ کو راحت بھی پہنچائیں گی۔ آپ کی فطرت میں صلح جوئی کا مادّہ ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں سے اور اختلافات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو مفید مشوروں دینے کے خوگر ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ سے مشورہ طلب تو کرتے ہیں لیکن آپ کے مشوروں کو اہمیت نہیں دیتے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر وتحمل، احتیاط، اعتماد، ایجاد واختراع، حق پرستی، صلح جوئی، بہترین سوچ، کشادہ ذہنی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، جلد مشتعل ہوجانا، ضد، ہٹ دھرمی، بحث ومباحثہ وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو خالصتاً آپ کے لئے لکھا گیا ہے، ہمیں امید ہے کہ آپ اس کو پڑھ کر اپنی شخصیت کی نوک پلک درست کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کرتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲	۵	
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے، جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بہت ہی لاپرواہ ہیں، جب کہ معاملات کو درست رکھنے کے لئے انسان کو حساب وکتاب کے معاملے میں چوکنا ہونا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں گاہے گاہے لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں ہمیشہ بیدار اور چوکنا رہتے ہیں، کبھی کبھی آپ کی سستی علمی کاموں میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور یہ رکاوٹ آپ کے لئے کئی اعتبار سے نقصان دہ بنتی ہے اور آپ کو کسی طرح کے سکون وراحت سے محروم کردیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم بہت بلند ہیں، ارادے پختہ ہیں اور آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرلیتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور ناانصافی آپ کو کسی طور گوارہ نہیں، آپ نصیحتوں سے بھی بیزار رہتے ہیں، آپ نہیں چاہتے کہ لوگ آپ کے سامنے نصیحتوں کا دفتر کھولیں اور آپ کو کچھ بھی سمجھانے کی کوشش کریں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور روپے پیسے کے معاملے میں آپ کی لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور آپ کو دولت کمانے کی دھن ہے پھر بھی کبھی کبھی آپ کاہلی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا عدد دو بار آنا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ ہمدردی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی دل کھول امداد بھی کرتے ہیں، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی انقلاب آئیں گے، عروج وزوال کی کشمکش سے کئی بار آپ کو گزرنا پڑے گا لیکن آپ کی سربلندی اور سرخروئی ہر دور میں برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک ادھورا پن ہمیشہ موجود رہے گا اور کوئی بھی خوشی اور کوئی بھی راحت آپ کو مکمل طور پر نہیں ملے گی۔

آپ کا فوٹو آپ کی مکمل شخصیت کی عکاسی کرتا ہے، آپ کی پیشانی اور آنکھوں کی چمک آپ کے مدبر اور مفکر ہونے کی وضاحت کرتی ہے اور آپ کے بڑے پن کی نشاندہی کرتی ہے۔

آپ کے دستخط سے آپ دل کی نرمی لیکن خیالات کی پیچیدگی واضح ہوتی ہے اور ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو کسی ایسی خوشی کی تلاش ہے جو آپ کو کبھی میسر نہیں آسکے گی۔

ہم نے آپ کی شخصیت کے بارے میں جو کچھ بھی اس کالم میں لکھا ہے وہ آپ کی رہنمائی کے لئے بہت کافی ہے، ہمیں امید ہے کہ آپ ہماری رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنی شخصیت کے خدوخال کو مزید نکھارنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر:۱۲

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

اسی طرح ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند سپاہیوں کو دیکھا جو ایک ضعیف و ناتواں انسان کو زدوکوب کرتے ہوئے لئے جا رہے تھے مگر وہ بوڑھا شخص انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ سپاہیوں کی مار کھا رہا تھا اور منہ سے اُف تک نہیں کرتا تھا۔

حضرت شیخ نوریؒ کو اس شخص کی قوت برداشت پر بہت حیرت ہوئی، آخر آپ نے سپاہیوں سے پوچھا۔

''تم اس شخص کو کہاں لئے جا رہے ہو؟''

''ہم اسے زنداں کے حوالے کرنے جا رہے ہیں؟'' سپاہیوں نے کہا اور دوبارہ اس بوڑھے شخص کو پیٹنا شروع کر دیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ خاموشی سے یہ تکلیف دہ منظر دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ ضعیف انسان اور سپاہی نظروں سے اوجھل ہو گئے مگر آپ نے آخر تک اس ضعیف انسان کے منہ سے کوئی چیخ یا شکایت نہیں سنی۔

وہ رات حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے بڑے اضطراب کے عالم میں گزاری، بار بار آپ کو سپاہیوں کے تشدد اور اس بوڑھے شخص کی خاموشی کا خیال آتا تھا، آخر حضرت شیخ نوریؒ سے برداشت نہ ہو سکا تو آپ قید خانے پہنچ گئے اور اس ضعیف و ناتواں انسان سے پوچھا۔

''اس قدر کمزوری اور نقاہت کے باوجود تم نے سپاہیوں کے تشدد پر کس طرح صبر کیا؟''

بوڑھے شخص نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔''صبر کا تعلق جسمانی طاقت سے نہیں انسانی ہمت و شجاعت سے ہے۔''

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو اس شخص کے جواب پر حیرت ہوئی، پھر آپ نے دوسرا سوال کیا۔''تمہارے نزدیک صبر کا کیا مفہوم ہے؟''

ضعیف و ناتواں شخص نے کہا۔''آفات و مصائب کو اسی طرح خوشی کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے جس طرح لوگ مصائب سے نجات پا کر مسرور و مطمئن ہوتے ہیں۔''

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی حیرت میں اضافہ ہو گیا تھا۔

آپ کو حیران پا کر بوڑھے نے کہا۔''آگ کے سات سمندر پار کرنے کے بعد انسان کو معرفت حاصل ہوتی ہے اور جب حاصل ہوتی ہے تو پھر اسے اول و آخر کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

''بے شک! اس کے چاہنے والے ایسی عجیب عجیب حالتوں میں رہتے ہیں کہ انہیں کوئی نہیں پہچان سکتا۔'' حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے بوڑھے شخص کا شکریہ ادا کیا اور قید خانہ سے چلے گئے۔

دراصل یہ ایک مشاہدہ تھا جو حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو قدرت کی طرف سے کرایا گیا۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید خاص حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ نے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو مراقبے کی حالت میں دیکھا، آپ اس قدر سکوت کے عالم میں آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے کہ بہت غور سے دیکھنے کے بعد احساس ہوتا تھا کہ سانسوں کا عمل جاری ہے ورنہ کوئی عام انسان دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ حضرت شیخ نوریؒ دنیا سے گزر چکے ہیں، آپ کی اسی حالت کو دیکھ کر حضرت ابوبکر شبلیؒ نے پوچھا۔

''شیخ! آپ نے مراقبے کا یہ کمال کس سے سیکھا؟''

حضرت شیخ نوریؒ نے نہایت سادگی کے ساتھ جواب دیا،''بلی سے۔''

حضرت ابوبکر شبلیؒ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔''وہ کس طرح؟''

حضرت شیخ نوریؒ نے فرمایا۔''ایک دن میں نے ایک بلی کو دیکھا، وہ چوہے کے بل کے سامنے مجھ سے بھی زیادہ بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔''

☆☆☆

اصفہان کے شاہی خاندان کے ایک نوجوان نے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی شہرت سنی تو اسے آپ سے ملنے کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ وہ بغداد جانے کے لئے بے قرار رہنے لگا۔ شاہ اصفہان نے نوجوان کی یہ حالت دیکھ کر کہا۔''تم شاہوں کی اولاد ہو، تمہیں فقیروں سے کیا

نسبت؟"

"شیخ نوریؒ کی طرف میرا دل کھنچا جارہا ہے، میں اپنے آپ کو بہت مجبور پاتا ہوں۔" نوجوان نے پرشوق لہجے میں کہا۔

"اگر تم بغداد نہ جاؤ تو میں تمہارے لئے نیا محل آراستہ کئے دیتا ہوں۔" شاہ اصفہان نے نوجوان کو لالچ دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ خوبصورت کنیزیں تمہاری دل بستگی کے اتنے اسباب فراہم کردیں گی کہ تم بغداد کے اس فقیر بے سروساماں کو بھول جاؤ گے۔"

خاندان شاہی کے اس مضطرب نوجوان نے جواب دیا۔ "عیش وعشرت کے یہ سامان نہایت حقیر اور کمتر ہیں، میرے شوق دیدار کے مقابلے میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔"

الغرض وہ اصفہانی نوجوان برہنہ پا بغداد کی طرف روانہ ہوگیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ اپنا خانقاہ میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ نے اپنے مریدوں اور خدمت گاروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"خانقاہ سے لے کر ایک میل تک زمین کو صاف شفاف کردو کیوں کہ ہمارا ایک عاشق شوق ملاقات میں اصفہان سے ننگے پاؤں چلا آرہا ہے۔"

"ایک عاشق صادق کو محل اور کنیزیں تو کیا تاج وتخت کا لالچ بھی نہیں روک سکتا۔"

اصفہانی نوجوان حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گیا، پھر وہ بے تابانہ آگے بڑھا اور آپ کے قدموں سے لپٹ گیا۔

حضرت شیخ نوریؒ نے اپنا دست مہربان اس کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا۔ "اے جان بے قرار سن! مرید کی شان یہ ہوتی ہے کہ اگر سارے جہاں کی نعمتیں بھی اسے پیش کی جائیں تو وہ انہیں ٹھوکر ماردے۔"

پھر اہل بغداد نے دیکھا کہ اصفہانی نوجوان نے اپنی پرتعیش زندگی کو ٹھوکر ماردی اور حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کے در کی گدائی پر رضامند ہوگیا۔

☆ ☆ ☆

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ بیمار ہوئے تو حضرت جنید بغدادیؒ عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں کچھ پھول اور پھل پیش کئے۔

اس واقعہ کے چند سال بعد حضرت جنید بغدادیؒ بیمار ہوگئے، جب حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو خبر ملی تو آپ اپنے مریدوں کو لے کر مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے، کچھ دیر رسمی گفتگو کی پھر اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"جنید میرے بھائی اور دوست ہیں، اس لئے لازم ہے کہ ہم سب ان کا مرض اپنے اوپر تقسیم کرلیں۔"

اس کے بعد بہ آواز بلند دعا فرمائی۔ "اے مسیحائے حقیقی! ہم تیری بارگاہ کرم میں جنید کی صحت کا سوال کرتے ہیں تو ان کی تکلیف ہمیں منتقل کردے اور انہیں مکمل طور پر صحت عطا فرمادے۔"

جیسے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، حضرت جنید بغدادیؒ کو اپنے جسم میں ایک تغیر سا محسوس ہوا اور پھر تھوڑی دیر میں بیماری کے سارے اثرات زائل ہوگئے۔

جب حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ رخصت ہونے لگے تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے فرمایا۔ "شیخ! دوستوں کی عیادت اس طرح کرنا چاہئے۔"

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، پھر آپ نے انتہائی رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ "شیخ دوستوں کے لئے یہ جذبۂ جاں نثاری آپ ہی کی شان ہے۔"

☆ ☆ ☆

حضرت شیخ ابوحمزہؒ اپنی مجلس وعظ میں "قرب" کے موضوع پر تقریر کررہے تھے، اتفاق سے اس مجلس میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ بھی موجود تھے، جب حضرت شیخ ابوحمزہؒ کی تقریر ختم ہوگئی تو حضرت شیخ نوریؒ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"جس قرب میں ہم لوگ ہیں، دراصل وہ بعد در بعد (دوری در دوری) ہے۔"

حضرت شیخ ابوحمزہؒ نے فرمایا۔ "شیخ! پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟"

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ "جب بندہ اللہ کو پہچان لے اور اس میں وعظ گوئی کی صلاحیت موجود ہو تو اسے وعظ کہنا چاہئے۔ اگر اللہ کو پہچانے بغیر کوئی وعظ کہتا ہے تو اس کی تقریروں کی بلا (مصیبت) بندوں اور شہروں میں پھیل جاتی ہے۔"

پھر اسی مجلس میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ ''وجد کی حقیقت کا اظہار اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ وجد ایک ایسا شعلہ ہے جو سر کے اندر بھڑکتا ہے اور شوق کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔''

ایک اور موقع پر حضرت شیخ نوریؒ نے فرمایا۔ ''سنت کے اتباع کے بغیر اسلام کا راستہ نہیں ملتا، صوفی کی تعریف یہ ہے کہ نہ تو وہ کسی کی قید میں ہو اور نہ کوئی اس کی قید میں۔''

ایک اور موقع پر صوفیاء کرام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ ''صوفیاء کی روحیں غلاظت بشری سے آزاد، کدورت نفسانی سے صاف اور خواہشات سے مبرا ہوتی ہیں، تصوف نہ تو رسم ہے اور نہ علم۔ اگر رسم ہوتا تو مجاہدات سے اور علم ہوتا تو تعلیمات سے حاصل ہو جاتا۔''

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کا مشہور قول ہے۔ ''تصوف ایک اخلاقی شئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق و عادت اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ''دنیا دشمنی'' اور ''خدا دوستی'' کا نام تصوف ہے۔''

☆ ☆ ☆

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ فرمایا کرتے تھے۔ ''میں نے ایک بار طواف کے دوران میں یہ دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے وہ مقام اور وصف عطا فرمادے جس میں کبھی کوئی تغیر نہ ہو۔''

حضرت شیخ نوریؒ کی اس دعا کے جواب میں ایک صدائے غیبی سنائی دی۔ ''اے ابوالحسن! کیا تو خالق کائنات کے مساوی ہونا چاہتا ہے، یہ وصف تو خاص اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اس کی ذات پاک میں کبھی تغیر و تبدل رونما نہیں ہوتا، مگر بندوں میں یہ تغیر اس لئے رکھا گیا کہ وہ اس کی بندگی کا اظہار کرتے رہیں۔''

حضرت شیخ ابوالحسن نوری کے سیرت و کردار کی یہ خاص علامت تھی کہ آپ اللہ کی مخلوق سے بہت محبت کرتے تھے، ان کے دکھوں اور غموں کو دیکھ کر بے قرار ہو جاتے تھے اور بڑے سوز و گداز کے ساتھ عام مسلمانوں کی مغفرت کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ مشہور بزرگ حضرت شیخ جعفری خدریؒ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو مناجات کرتے سنا۔''

''اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کو پیدا کیا اور پھر ان ہی کو دوزخ کا عذاب دے گا لیکن تیرے اندر یہ قدرت بھی تو ہے کہ تو ابوالحسن کے وجود سے جہنم کو بھر دے اور اس کے بدلے میں تمام دوزخیوں کو جنت میں داخل فرمادے۔''

حضرت شیخ جعفر خدریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی رات خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔

''ابوالحسن کو ہمارا یہ پیغام پہنچادو کہ مخلوق کی محبت کے بدلے میں ہم نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

یہی وہ جذبہ جاں نثاری تھا کہ جس کے زیر اثر حضرت شیخ نوریؒ نے مقتل میں آگے بڑھ کر اپنی گرن تلوار کے نیچے رکھ دی تھی اور جب جلاد نے اس بے قراری اور عجلت کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا۔

''میں اس لئے پہلے قتل ہونا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھیوں کو زندگی کی چند سانسیں مل جائیں۔''

ایک دن آپ کے خدمت گاروں نے دیکھا کہ حضرت شیخ نوری راستے میں بیٹھے رو رہے تھے اور آپ کے قریب ہی ایک اجنبی شخص بھی بیٹھا ہوا گریہ وزاری کر رہا تھا، پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''وہ ابلیس تھا، اس نے اپنی عبادت کو یاد کر کے اس قدر گریہ وزاری کی کہ مجھے بھی رونا آگیا۔''

ایک دن ایک نابینا شخص حضرت شیخ نوریؒ کو راستے میں ملا، وہ بہ آواز بلند ''اللہ اللہ'' کا ورد کر رہا تھا، حضرت شیخ ابوالحسنؒ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''تو کیا جانے کہ اللہ کون ہے؟ اگر جان لیتا تو ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔''

جیسے ہی حضرت شیخ نوریؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، آپ غش کھا کر زمین پر گر پڑے، پھر جب ہوش آیا تو شیخ نوریؒ ایک ایسے جنگل میں جا پہنچے جہاں بانس کی پھانسیں آپ کے پورے جسم میں چبھی ہوئی تھیں، پھر اسی حالت میں شیخ نوریؒ کو گھر لایا گیا، مریدوں، خدمت گاروں اور دوستوں نے آپ کو تلقین کی۔

''شیخ! لا الہ الا اللہ کہیۓ!''

حضرت ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ ''تم لوگ جس کے ذکر کی تلقین کر رہے ہو میں اسی کے پاس جا رہا ہوں۔'' یہ کہہ کر آپ بادنسیم کے تیز

جھونکے کی طرح دنیا سے گزر گئے۔

ایک مجلس میں کسی شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے سوال کیا۔

''معرفت میں حضرت ابوالحسنؒ کا کیا مقام تھا؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ ''شیخ نوریؒ اپنے دور کے ایسے صدیقوں میں سے تھے کہ آپ کے بعد کسی عارف نے اتنی حقیقی اور سچی بات نہیں کہی۔''

یہ تھے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ جن کی بے مثال جرأت اور جاں نثاری کے سبب خلیفہ معتضد باللہ نے صوفیائے عراق کی معافی کا فرمان جاری کیا۔ اگر خدانخواستہ صوفیوں کی یہ جماعت قتل ہوجاتی تو اللہ ہی جانتا ہے کہ تصوف کی تاریخ کیا ہوتی؟

بہرحال اس واقعے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ بہت زیادہ محتاط ہوگئے تھے اور شاید اسی وجہ سے آپ نے کم علم لوگوں پر اپنی علمی مجلسوں کے دروازے بند کردیئے تھے اور غالباً اسی باعث آخری عمر میں آپ کے مخاطبین کی تعداد بیس سے بھی کم رہ گئی تھی۔

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب میں اپنے روزمرہ کے وظائف میں مشغول تھا تو مجھے نیند آگئی، پھر میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا، اس نے اپنی روح میرے سینے کے اندر انڈیل دی اور مجھ سے کہنے لگا۔

''ابوالقاسم اٹھ! اور لوگوں سے خطاب کر، اب تیرے اندر روح موجود ہے۔''

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ زاروقطار رونے لگے۔

غالباً یہ اس خواب کے بعد کا واقعہ ہے کہ جب سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وعظ کہنے کا حکم دیا تھا۔ قارئین کو یہ راز سمجھ لینا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو علم وحکمت سے سرفراز کرتا ہے تو فرشتوں کے ذریعے اس کے دل ودماغ کے دریچے کھول دیتا ہے۔

ایک بار کسی شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے صوفیاء کے کلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ''صوفیاء تو کلام ہی نہیں کرتے۔''

پھر جب اسی شخص نے مشہور بزرگ حضرت عبداللہ بن خفیفؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ حوالہ دیتے ہوئے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔

''جو کچھ ابوالقاسم (جنید بغدادیؒ) نے کہا وہی درست ہے۔ صوفی کو ان دیکھی دنیا کے سوا کسی چیز سے غرض نہیں ہوتی، پھر جب اس کی زبان کھول دی جاتی ہے اور حق تعالیٰ اسے بولنے کی اجازت نہیں دیتا ہے تو وہ کلام کرتا ہے ورنہ خاموش ہی رہتا ہے۔ فصاحت وبلاغت تو ان لوگوں کا حصہ ہے جو اس موضوع پر اصل کتابوں کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور انہیں زبانی یاد کرلیتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے

فیصلے کرنے میں فہم وبصیرت کا بہت عمل دخل ہے۔ انصاف پر مبنی فیصلہ وہی کر پائے گا، جو غور وفکر کی اچھی صلاحیت رکھتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ انسان میں آٹھ قسم کی ذہانتیں پائی جاتی ہیں، یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کسی ایک انسان میں یہ سب صلاحتیں بدرجہ اتم موجود نہیں ہوتی، کسی میں ایک مکمل ہوتیں تو کسی دوسری صلاحیت کی کمی ہوتی ہے، اس لئے تو ہر انسان ہر کام میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔ مگر ایک ہستی ایسی ہے کہ جن کے بارے میں دنیا والوں نے اپنا قانون بدلا، ان کی تحقیق اس شخصیت کے سامنے ماند پڑگئی۔ وہ ہستی مسلمانوں کے رہبر ورہنما اسلام کے داعی، انصاف کے پیکر اور ہر صفات میں اپنی مثال آپ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اپنی سعادت کے لئے آپ ﷺ کے چند فیصلے ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ یہ فیصلے ان کے ہیں۔ جن سے دنیا والوں نے فیصلہ کرنا سیکھا ہے۔ جن کے فیصلے کو لوگوں نے اپنے فیصلوں کی حقانیت پر دلیل بنایا۔

عدل یہ ہوتا ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت چیزیں ادھار لے کر انکار کر دیا کرتی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، اس کے گھر والے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے (معافی کی) بات کی تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسامہ! کیا میں تجھے دیکھ نہیں رہا کہ تو مجھ سے اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق بات (سفارش) کر رہا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے بڑے خاندان کا کوئی آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر (چوری کرنے والی) فاطمہ بن محمد ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

راوای کہتے ہیں: پس آپ نے مخزمی عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔ (بخاری ومسلم)

اونٹ دربارِ رسالت ﷺ میں

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے پیچھے مجھے سوار کیا اور مجھ سے ایک راز کی بات کہی جسے میں کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔ رسول اکرم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے کسی ٹیلے یا کھجور کے درخت کی آڑ میں چھپنا پسند تھا، چنانچہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔

وہاں ایک اونٹ تھا، رسول اکرم ﷺ کو دیکھتے ہی وہ باریک آواز میں رونے لگا اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے کان کی پچھلی ہڈی پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟''

ایک انصاری آیا اور اس نے عرض کی: ''اللہ کے رسول ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنا دیا ہے۔ اس نے ابھی مجھ سے شکوہ کیا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو (چارہ کم دیتے ہو) اور کام زیادہ لے کر اس کو تھکا دیتے ہو۔''

رحمت عالم ﷺ کی قید میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے نجد کی جانب گھڑسوار مجاہدوں کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ یہ مجاہدین حنیفہ قبیلے کے ایک سردار ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر لائے اور اسے مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ جب گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے تو ثمامہ سے پوچھا: ''ثمامہ! جو تیرے دل میں ہے کہہ ڈال۔''

ثمامہ کہنے لگا: ''اے محمد (ﷺ) میرے اندر تو خیر ہی ہے لیکن اس کے باوجود اگر مجھے قتل کرو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر مجھ پر احسان کرو گے تو ایسے شخص پر احسان کرو گے جو احسان کی قدر کرنا جانتا ہے۔ یہ بھی بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو مال و دولت کی تمنا ہے تو جس قدر چاہیں تقاضا کریں، اسے پورا کیا جائے گا۔''

یہ جواب سن کر اللہ کے رسول ﷺ کچھ کہے بغیر چلے گئے، حتیٰ کہ اگلے دن تشریف لائے اور ثمامہ سے وہی سوال دہرایا جو پہلے دن کیا تھا۔ ثمامہ نے کہا: ''میرا جواب وہی ہے جو میں آپ کو دے چکا ہوں۔'' ساتھ ہی اپنے جواب کو دہرا بھی دیا۔ اب کے بھی اللہ کے رسول ﷺ کچھ کہے بغیر چلے گئے اور تیسری دن پھر آپ ﷺ ثمامہ کے پاس آئے تو وہی سوال دہرایا۔ ثمامہ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دو بار دے چکے تھے۔ اب کے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا: ''ثمامہ کو آزاد کر دو۔''

ثمامہ یہاں سے نکلا اور مسجد کے قریب ہی کھجوروں کے ایک باغ میں جا پہنچا، وہاں سے غسل کر کے واپس مسجد میں آ گیا اور اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے آ کر کہنے لگا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

پھر کہنے لگا: ''اے محمد ﷺ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمین پر جس قدر بھی چہرے ہیں، ان میں سب سے بڑھ کر مجھے جس چہرے پر غصہ آتا تھا، وہ آپ ﷺ کا چہرہ تھا لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ان تمام چہروں میں مجھے جس چہرے کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت ہے وہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ اسی طرح میں یہ بات بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا پر تمام ادیان میں سے مجھے جس دین پر سب سے زیادہ غصہ آتا تھا وہ آپ ﷺ کا دین تھا، مگر اب آپ ﷺ کا دین مجھے تمام دینوں میں سب سے زیادہ محبوب لگ رہا ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی میں اللہ کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کے اس شہر پر مجھے تمام شہروں سے بڑھ کر غصہ آتا تھا مگر اب یہ شہر سب شہروں سے بڑھ کر مجھے پیارا لگ رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے گھڑسوار مجاہدین نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جس وقت میں عمرہ ادا کرنے جا رہا تھا، اب آپ ﷺ کی مرضی ہے جو حکم فرمائیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا: ''تم عمرہ ادا کر لو۔''

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ جب مکہ میں پہنچے تو ایک شخص انہیں کہنے لگا: ''کیا تو بے دین ہو گیا؟''

ثمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بالکل نہیں! اللہ کی قسم! میں تو اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں اور سنو! یہ بات ہے تو ثمامہ سے تمہارے پاس اب گندم ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں اناج دینے کی اجازت دیں۔ (صحیح بخاری)

چار باتوں کا بیان

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)

(۱) کشتی کی تجدید (مرمت) کر لے اس لئے کہ دریا بہت گہرا ہے۔

(۲) پورا توشہ لے لے اس لئے کہ سفر بہت لمبا ہے۔

(۳) بوجھ ہلکا کر لے اس لئے کہ گھاٹی بہت دشوار گزار ہے۔

(۴) عمل کو خالص کر لے اس لئے کہ پرکھنے والا (حق تعالیٰ شانہٗ) بہت تیز نظر ہے۔

شاعر نے کہا ہے (ترجمہ شعر)

(۱) لوگوں پر توبہ کرنا فرض ہے۔ لیکن گناہوں کا ترک کرنا واجب تر ہے۔

(۲) مصیبتوں میں صبر کرنا دشوار ہے۔ لیکن ثواب کا ترک کرنا دشوار تر ہے

(۳) زمانہ اپنے حادثات میں عجیب ہے۔ لیکن لوگوں کی غفلت عجیب تر ہے۔

(۴) ہر آنے والی چیز قریب ہے، لیکن موت اس سے بھی قریب تر ہے۔

تبسم فاطمہ

پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

بی جے پی کی مقبولیت کے گرتے گراف کا اثر ۲۰۱۹ء کے انتخاب میں نظر آسکتا ہے

یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین۔ پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ۔ بلندی اور عروج کو توازن کے ساتھ قائم رکھنا آسان نہیں ہوتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ فتح وکامرانی کے نشہ نے اکثر تخت وتاج کے منصب داروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ شداد اور فرعون سے لے کر ہٹلر تک کوئی بھی اپنی کامیابی کو برقرار نہیں رکھ پایا اور یہ قصہ ہنوز جاری ہے۔ ایک زمانہ تک بی جے پی ۲/عدد میں سمٹی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ایک زمانہ تھا جب جن سنگھ پارٹی کو ہزار کوششوں کے باوجود بھی کامیابی نہ مل سکی تھی۔ اور کامیابی اس لئے نہیں ملی کہ جس سیکولر اور جمہوریت کا آج مذاق اڑایا جارہا ہے، وہ ہندوستانی سرزمین کی بنیاد کا سب سے اہم حصہ ہے۔ جن سنگھ فرقہ واریت کے ایشو کو لے کر آگے بڑھی تو ہندوستان کے بڑے سیکولر اور جمہوری طبقہ نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور جن سنگھ نے دم توڑ دیا۔ ایل کے ایڈوانی بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا چکر نہیں چلاتے تو بی جے پی کا وہی حشر ہوتا جو جن سنگھ کا رہا۔ بابری مسجد کا منتر کام کر گیا لیکن اس کے باوجود ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۰ء تک بی جے پی کی حکومت بننے تک جمہوری اقدار اور سیکولرازم کی بنیاد مضبوط رہی۔ اٹل بہاری واجپئی کے دور حکومت میں فسطائی سازشوں کے باوجود ہندو مسلمانوں کو تقسیم کرنے والی سیاست زیادہ کام نہیں آئی۔ کانگریس نے حکومت سنبھالی تو تمام تر بدعنوانیوں اور حزب مخالف کے ہنگاموں کے باوجود گنگا جمنی ملت، سیکولرزم کا کردار اور جمہویت کا مضبوط ستون اپنی جگہ قائم تھا۔ ہاں یہ ستون مسلسل فسطائی طاقتوں کے حملے سے کمزور ضرور ہوگیا تھا۔ بڑے بڑے سیاسی تجزیہ نگار اور جمہوریت پر یقین رکھنے والے صحافی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کانگریس کو اس کا کرپشن لے ڈوبا ورنہ کانگریس پر بھروسہ رکھنے کے لئے وجوہات بہت ساری ہیں۔ راہل گاندھی کے حالیہ بیان نے یہ اشارہ دیا ہے کہ کانگریس اب نرم ہندوتو کا چکر چھوڑ کر ایک بار پھر سے سیکولرزم اور جمہوریت کی اعلیٰ قدروں کو اپنا معیار بنائے گی۔ نرم ہندوتو تو کانگریس کی بنیادی فکر کا حصہ ہے۔ بیس برسوں کی سیاست میں کانگریس کو اب اس بات کا احساس ہوا ہے کہ کانگریس کے کمزور ہونے کی ایک وجہ نرم ہندوتو کا سہارا لینا بھی ہے۔ اس لئے ملک کی بقاء سلامتی اور تحفظ کے ساتھ ہی کانگریس کو دوبارہ مضبوط کرنا ہے، تو اسے کانگریس کی پرانی بنیادوں پر چلتے ہوئے ہی فتح کی امید کرنی ہوگی۔ اور اس حقیقت سے پردہ پوشی ممکن نہیں کہ ہندوستان کی بڑی آبادی آج بھی سیکولر ازم اور جمہوریت کو ہی ہندوستان کی علامت تصور کرتی ہے۔

پچھلے چھ مہینے کے حالات وواقعات کا جائزہ لیں تو ایک خاموش انقلاب کی آندھی کا آہستہ آہستہ ہندوستانی عوام کی طرف بڑھنا ایک ایسا اشارہ ہے، جسے ابھی بی جے پی کے حکمراں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ آندھی بتدریج قریب آتی جارہی ہے۔ عوام میں انتشار بڑھتا جارہا ہے۔ کبھی کبھی میڈیا چینل میں بھی بغاوت کی رسم ادا ہوجاتی ہے۔ سمبت پاترا کو لے کر پچھلے دنوں دو حادثے ہوئے۔ ایک خاتون اینکر نے انھیں اپنے پروگرام سے باہر کا راستہ دکھایا۔ دوسرا حادثہ بی جے پی کا بھروسہ مندٹی وی چینل کا تھا، یہاں بھی سمبت پاترا کو بے عزتی کا شکار ہونا پڑا۔ این ڈی ٹی وی پر ہونے والے سی بی آئی کے حملے نے پورے ہندوستان کو جھنجھوڑ دیا۔ جمہوریت پسند اور سیکولرازم کے محافظ صحافی اکٹھے ہوئے اور ان کی آواز پوری دنیا میں سنی گئی۔ این ڈی ٹی وی پر ہونے والے حملے نے گودی میڈیا (یہ ٹرم سوشل ویب سائٹ پر عام ہوچکا ہے) کے صحافیوں کو پس وپیش میں ڈال دیا ہے۔ یہ نہ بھولیں کہ مخالفت کے باوجود ایک صحافی دوسرے صحافی کی قدر کرتا ہے۔ اس حملے سے گودی صحافیوں کی سمجھ میں یہ بات بھی آگئی

کہ آنے والے وقت میں سیاست کی زد میں وہ بھی آسکتے ہیں۔

کسانوں کی خودکشی کی خبروں کو لے کر بھی مرکزی حکومت کا رویہ صاف نہیں ہے۔ اب ارون جیٹلی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ریاستیں کسانوں کی قرض معافی کا انتظام کریں۔ تازہ رپورٹ یہ ہے کہ تین برسوں میں بے روزگاری میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اقتدار میں آنے سے قبل نوجوانوں کو روزگار کے خواب دکھانے سے لے کر کسانوں کی قرض معافی کی بات بھی بلند پیمانے پر کی گئی تھی۔ مدھیہ پردیش میں کسانوں کا اور برا حال ہے۔ شیوراج حکومت میں کسانوں پر فائرنگ کے معاملے نے زور پکڑا تو کسانوں نے اپنی تحریک تیز کردی۔ کسان اس بات کو سمجھ رہا ہے کہ شاطرانہ طور پر اس کی زمین چھین کر کاپوریٹ سیکٹر اور ایلیٹ کلاس کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک اس وقت امیر اور غریب دو حصوں میں تقسیم ہے۔ نوٹ بندی کے اثرات میں بھی غریب آئے۔ لاکھوں غریب روزگار سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سڑکوں پر آگئے جبکہ بڑے اداروں انڈسٹری اور کارپورٹ سیکٹر پر اس کا کوئی اثر نہیں دیکھا گیا۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے بی جے پی کے کئی سینئر سیاستداں دبی زبان میں مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس وقت شتروگھن سنہا اور ارون شوری جیسے سیاستداں کھل کر مودی کی مخالفت میں سامنے آچکے ہیں۔ سبرامنیم سوامی جو مودی کے قریبی جانے جاتے ہیں، جی ایس ٹی کے مسئلہ پر وہ بھی یہ بیان دے چکے ہیں کہ جی ایس ٹی کے اثرات اتنے خوفناک ہوں گے کہ مودی کو اگلا انتخاب جیتنا مشکل ہو جائے گا۔ ان تین برسوں میں ملک کی ترقی کے نام پر اگر کچھ ہے تو جملے بازی ہے۔ اور اس وقت بی جے پی کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ اس کے سامنے حزب مخالف کا شیرازہ اس حد تک منتشر ہو چکا ہے کہ شاید اکیلے کسی بھی پارٹی کو اٹھ کھڑے ہونے میں برسوں لگ جائیں۔ لیکن یہ خوش فہمی آگے آنے والے برسوں میں بی جے پی کے لئے مہنگی بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ ۲۰۱۴ء کے انتخاب میں بی جے پی کے حصے میں صرف ۳۱ رفیصد ووٹ آئے تھے۔ جبکہ اس وقت مودی لہر شباب پر تھی۔ مودی لہر سے ابھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اندر خانے مودی مخالف فضا بھی آہستہ آہستہ تیار ہورہی ہے۔ ایک تو آڈوانی، مرلی منوہر جوشی، ارون شوری، شتروگھن سنہا والی بزرگ نسل اس بات سے واقف ہے کہ کس دانشمندی اور سازش کے سہارے مودی حکومت انہیں حاشیہ پر ڈالنے میں کامیاب رہی ہے۔ ان کی خاموشی آنے والے وقت میں کسی بھیانک طوفان کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ دوسری طرف دلت، مسلمان، کسان بے روزگار نوجوان، چھوٹے موٹے تاجر مودی انتظامیہ سے سختی کی وجہ سے سڑکوں پر آگئے ہیں یا خوف محسوس کررہے ہیں، اس کا خمیازہ بھی مودی حکومت کو اٹھانا پڑسکتا ہے۔

اب یہ بات عام ہو چکی ہے کہ ملک اس وقت جمہوریت اور سیکولر قدروں سے ناطہ توڑ کر ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھ چکا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نفرت کی سیاست کبھی کامیاب نہیں رہی۔

مودی حکومت کے لئے یہ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ وزیراعظم مودی نے کئی مواقع پر یہ بیان دیا ہے کہ وہ سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ سب کو ساتھ چلنے سے ہی ملک کی ترقی ہوگی۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب وزیراعظم مودی کو ملک میں تیزی سے بڑھ رہی تنگ نظری اور فرقہ پرستی کے خلاف آگے آنا ہوگا۔ گئو رکشکوں نے ملک کے ماحول کو خراب کردیا ہے۔ وشو ہندو پریشد لو جہاد اور گئو تحفظ دستوں کو سرعام ترشول تقسیم کررہی ہے۔ مسلمانوں اور دلتوں سے نفرت اپنی انتہا پر ہے۔ اب یہ بات عام ہو چکی ہے کہ ملک اس وقت جمہوریت اور سیکولر قدروں سے ناطہ توڑ کر ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھ چکا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نفرت کی سیاست کبھی کامیاب نہیں رہی۔ ملک کے سابق آئی اے ایس اور دیگر افسروں نے اشتعال انگیز دیش بھگتی کو منظم سازش قرار دیا ہے۔ ان کے مضر اثرات ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ بی جے پی کے گرتے گراف کا اثر ۲۰۱۹ء کے انتخاب میں نظر آسکتا ہے۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

زہے نصیب آج بانو کا موڈ بہت خوش گوار تھا، بات بات پر کھل کھلا رہی تھی، حالانکہ اس سے میں یہ بات دو چار دن پہلے کہہ چکا تھا کہ ہنسنے ہنسانے کی عادت کو اب ترک کر دو شہر کے کچھ مدبرین کا خیال یہ ہے کہ مودی جی عنقریب خوش رہنے والوں پر جی ایس ٹی لگانے والے ہیں، دراصل ہمارے وزیراعظم کو وہ منہ اچھے لگتے ہیں، جو لٹکے ہوئے ہوں اور جن پر مسلسل ۱۲ بجے رہتے ہوں لیکن اس کے باوجود وہ ان دنوں کچھ زیادہ ہی ہنس رہی تھی اور کچھ زیادہ ہی کھل کھلا رہی تھی اور آج تو حد ہی ہوگئی اس نے مجھ سے بہ ہوش وحواس یہ عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے دوستوں کی دعوت کروں اور انہیں ایسے پکوان کھلاؤں کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹتے رہ جائیں اس کا یہ جملہ سن کر میں سٹپٹا گیا اور مجھے ایسا لگا کہ قیامت آچکی ہے اور ہم عالم برزخ میں مرنے کے بعد والی زندگی گزار رہے ہیں۔ بانو کا میرے دوستوں پر مہربان ہو جانا بھلا اس زندگی میں کیسے ممکن تھا، میں نے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا خیریت تو ہے؟ میرے معصوم عن الخطا دوستوں پر یہ مہربانی کیوں؟ کیا ان بے چاروں کا کوئی برا وقت آنے والا ہے۔

کوئی خاص بات نہیں۔'' بانو نے کہا نہیں کوئی خاص بات نہیں'' بس مجھے کچھ رحم سا آگیا کہ کافی دن ہوگئے ان کی دعوت نہیں کی، لاؤ انہیں کچھ کھلا پلا دیں۔

دعوت کیسے کرتا، دوستوں کی ایک دعوت کے بعد آپ نے وہ فضیتا مچایا تھا کہ مجھے میرے مرحوم والدین یاد آگئے تھے اور اس دن مجھے پوری طرح یہ احساس ہوگیا تھا کہ میں سچ مچ کا یتیم ہوں اور میرا اس دنیا میں کوئی پرسان حال نہیں ہے، بیگم! اس دن تم نے غصے میں کچھ باتیں ایسے بھی بول دی تھیں کہ مجھے یہ احساس ہوگیا تھا کہ میں کچھ بھی ہوں لیکن میں شوہر نہیں ہوں اور شوہر ایسے تھوڑی ہوتے ہیں کہ مرکھنی بلی کے سامنے اس طرح گردن ڈالے بیٹھے رہیں کہ جیسے کوئی مرغی کسی وبائی مرض میں مبتلا ہو۔

بیتی باتوں کو بھول جاؤ۔ بانو نے اپنی ایک مخصوص ادا کے ساتھ کہا اور جلدی سے اپنے ہونہار دوستوں کی ایک فہرست بناؤ اور ابھی جا کر انہیں دعوت مژدہ سنا دو، بے چارے کب سے دعوت کو ترس رہے ہیں۔

اور میں نے آناً فاناً دوستوں کی فہرست بنا کر بانو کے ہاتھ کے ہاتھ میں تھما دی۔

خالہ طمطراق کے صاحب زادے صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں، صوفی اذا جاء، صوفی ہل من مزید، معشوق ملت صوفی لن ترانی، منشی مروارید، خواجہ امرود بخش، امیر الہند مولوی صم بکم، صوفی زلزال، خواجہ خواہ مخواہ، صوفی رضاء الٰہی، صوفی نمکین، مولانا تابڑتوڑ، شاعر قوم عجیب وغریب عثمانی، صوفی بلغم، صوفی آر پار، صوفی جانِ جہاں وغیرہ۔

دوستوں کی فہرست پر اُچٹتی ہوئی نظر ڈال کر بانو نے کہا، بس! کم سے دو در جن دوستوں کو بلاؤ، دیکھو آج تو میں ان پر مہربان ہوں اور کل کی خدا جانے۔

میں اور بھی کچھ دوستوں کو بلا لوں گا۔ بیگم آج تو تم نے میرے ۱۴ طبق روشن کر دیئے، یقین کرو بیگم مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ میں ابھی تک زندہ ہوں، اپنے دوستوں سے کٹ کر میں تو مر چکا تھا اور آج تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے اور انشاء اللہ آج رات کو میں از سر نو بالغ ہو کر تم سے وہ ملاقات کروں گا جو شریف ماں باپ کے اصلی بیٹے شادی سے پہلے شرم وحیا کی موجودگی میں کسی عورت سے کیا کرتے ہیں۔

بانو، مجھے گھور رہی تھی وہ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے اور ناک سے بھی مسکرا رہی تھی اور اس وقت مجھے صاف طور سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میری مغفرت کر دی گئی ہے اور میں سیکڑوں فرشتوں کے ساتھ

دن دہاڑے جنت الفردوس میں بہ شان وشوکت داخل ہورہا ہوں۔

پیارے قارئین یہ ہماری بیویاں بھی کیا چیز ہیں، کبھی تو ان پر ملک الموت کا گمان ہوتا ہے اور کبھی یہ اتنی مہربان ہوجاتی ہیں کہ یہ لگنے لگتا ہے کہ اللہ میاں نے انہیں خاص اوقات میں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔

اس وقت میں اتنا خوش تھا کہ بس خدا کی پناہ اگر بچے گھر میں نہ ہوئے تو فرط خوشی میں نہ جانے کونسا حادثہ ہوجاتا۔

اب آپ جائیں اور اپنے یار دوستوں کو یہ پیغام پہنچادیں۔

کونسا پیغام! میں اچانک سٹپٹا گیا۔

وہی پرانا پیغام، جو ہمارے خاندان کا ورثہ ہے، یعنی

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

انشاء اللہ باوضو ہوکر میں یہ پیغام اپنے ایک ایک دوست تک پہنچاؤں گا، بیگم تم نے مجھے آج وہ خوشی عطا کردی جس سے میں کئی سالوں سے محروم تھا، اللہ تمہارے شوہر کو طویل عمر عطا کرے تاکہ تم بیوہ ہونے سے ہمیشہ محفوظ رہو۔

گھر سے نکل کر میں پہلے صوفی اذاجاء کے پہنچا، یہ میری بیوی کے بہت مداح ہیں، یہ بانو کا بنایا ہوا کھانا اتنی مقدار میں کھاجاتے ہیں کہ پھر انہیں ایک ہفتے تک کھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

میں نے صوفی اذاجاء کو خوش خبری سنائی اور بانو کا محبت بھرا پیغام بھی پہنچادیا، سن کر ایک دم چہک اٹھے، پھر بولے اس بار ہماری خواہش اور اپنا وعدہ پورا کردینا۔

کیسی خواہش؟ کونسا وعدہ!

بنومت، تمہارا وعدہ تھا کہ اگلی دعوت میں تم اپنی بیگم سے ہمیں ملواؤگے اور ان سے روبرو ملاقات کراؤگے۔

ابھی مل کر کیا کروگے بانو پچپن سال کی ہوگئی ہے اور اب تو اس کے چہرے کی شگفتگی بھی ختم ہوگئی ہے۔

میں کچھ سننا نہیں چاہتا مجھے تمہاری بیگم کو دیکھنا ہے، یہ میری دیرینہ آرزو ہے، اس بار میں بغیر اجازت تمہارے گھر میں گھس جاؤں گا۔

چلو کل گھر پھر دیکھیں گے، اگر موقع مل گیا تو آپ کی یہ آرزو کسی نہ کسی حد تک میں پوری کردوں گا، اطمینان رکھو۔

میں نے ایک ایک کرکے سبھی دوستوں کو دعوت پیش کردی اور پھر آکر بانو کو بتادیا کہ میرے دوست تمہیں بہت دعائیں دے رہے تھے اور تہہ دل سے تمہارا پیشگی شکریہ ادا کررہے تھے۔

ایک بات عرض کرتا چلوں کہ میرے کچھ دوستوں کو کچھ دنوں سے شاعری کرنے کی سوجھ رہی ہے، کئی دوست تو باقاعدہ اس مرض لاعلاج میں مبتلا ہوگئے ہیں اور کچھ اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے بیتاب ہیں، چونکہ ان سے سب کا اکلوتا مشیر میں ہی ہوں اس لئے سب فون پر مجھ سے رائے مانگتے ہیں کہ ہم کیا کریں اور اس میدان شاعری میں کس طرح کا قدم رکھیں۔ صوفی زلزال سے تو میں نے صاف صاف یہ تک کہہ دیا تھا کہ آج کل داڑھی والے شاعروں کو عورتیں پسند نہیں کرتیں اور جب عورتیں ہی پسند نہیں کریں گی تو پھر شاعری کا کیا فائدہ، لیکن ان پر شاعری کی دھن سوار تھی، کہنے لگے روبرو ملاقات پر آپ سے بات کروں گا اور میری کوشش تو یہی ہے کہ کسی بھی طرح مجھے شاعر بنادو، مشاعرے سن سناکر مجھے شاعر بننے کا جنون سا ہوگیا ہے اور بھی کئی دوستوں پر شاعری کا خبط سوار ہوچکا تھا۔ میں نے سوچا کہ کھانے کے دوران اس بارے میں سب کو جو صحیح مشورے ہوں گے عطا کروں گا، پھر اس کے بعد وہ جانیں ان کا خدا جانے۔

اور اگلے دن میرے سبھی دوست نہایت کروفر کے ساتھ کہ جیسے میرے گھر کی ہفت اقلیم فتح کرنے آئے ہوں شاہوں کی طرح دندناتے ہوئے میرے گھر میں داخل ہوئے اور سب نے اس طرح سلام پھینکا کہ جیسے ان کا آنا منجملۂ احسان ہوں۔

میرے سب دوست آج کچھ زیادہ ہی خوش تھے کیوں کہ آج ان کی دعوت اچانک ہوئی تھی، ایک طویل عرصہ سے وہ دعوت کو ترس رہے تھے، میں خود انہیں مدعو کرنے کے لئے بے قرار تھا لیکن بانو نے چند سال پہلے یہ وارننگ دیدی تھی کہ اگر دوستوں کی دعوت کروگے تو وہ گھر سے فرار ہوجائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔ اس کی اس وارننگ سے میں گھبرا گیا تھا اور میں نے صبر کی ٹھان لی تھی، کئی دوستوں نے کئی بار فرمائش بھی کی لیکن میں نے سنی ان سنی کردی، اب بانو کو جب اللہ نے توفیق دیدی تو میں بھی خوشی سے پھولے نہیں سمایا اور میرے سب دوستوں کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے عید آگئی ہو۔

آج جب میں نے اپنے دوستوں کو یہ خوش خبری سنائی کہ آپ

لوگوں کی یہ دعوت میری بیوی کی طرف سے ہے، تو سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوگئیں۔ صوفی مل من مزید کی داڑھی کا تو ایک ایک بال کھلا ہوا تھا، ان کی آنکھوں کی چمک یہ بتا رہی تھی کہ انہیں یہ سن کر سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہے، صوفی قالو بلی فرط مسرت میں بولے کہ اس دنیا میں بیوی ہو تو بس ایسی جیسی تمہاری، کسی بھی رخ سے دیکھئے سو فیصد اللہ میاں کے ہاتھوں سے بنائی ہوئی لگتی ہے۔ ابوالخیال فرضی صاحب بہت ہی خوش نصیب ہیں آپ کہ اللہ نے آپ کو ایسی بیوی عطا کی، معشوق ملت نے اس بات کی کھڑے ہو کر تائید کی اور فرمایا کہ ایسی عورتیں ہی جنت کی حوروں کا بھرم رکھنے والی ہیں، کاش ایسی بیویاں ہم سب کی گھروں میں ہوتیں۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ آج کی نشست کا خاص موضوع شاعری تھا اور میرے دوستوں وہ حضرات جن پر ان دنوں شاعری کا جنون سوار ہے، مجھ سے یہ مشورہ کرنا چاہتے تھے کہ شاعری کے میدان میں چھلانگ کس طرح لگائی جائے۔

صوفی نمکین نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ جب ہم ٹی وی پر مشاعرے دیکھتے ہیں تو دل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ہم بھی مشاعروں میں بلائے جائیں اور ہمیں بھی لوگ داد و تحسین سے نوازیں اور لفافے بھی عطا کریں۔

میں نے تکلف کو برطرف کرتے ہوئے جواب دیا۔ آج کے دور میں شاعر بننا کوئی مشکل بات نہیں ہے، بس شرم و حیا سے اپنے تعلقات کلی طور پر ختم کرنے پڑیں گے۔

کیا مطلب؟! سب نے حیران ہو کر میری طرف دیکھا۔

میرے دوستوں ''میں نے زبان کھولی'' میں جو کہہ رہا ہوں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہہ رہا ہوں، آپ لوگوں میں سے جو حضرات شاعر بننا چاہتے ہیں انہیں شرم و حیا سے اپنا پیچھا چھڑانا پڑے گا اور جس کو کہتے ہیں ایمانداری اس سے تعلقات منقطع کرنے پڑیں گے، تب ہی آپ کی دھوم دنیا میں ہو سکے گی اور آپ دوبئی اور ریاض تک پرواز کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور اگر آپ نے ایمانداری کو اپنے سینے سے لگائے رکھا اور شرم و حیا سے بھی وابستگی برقرار رکھی تو پھر آپ کا نام نہیں ہو سکے گا، پھر تو آپ دیوبند کی نشستوں میں بھی بلائے جانے کے قابل نہیں بن سکیں گے۔

صوفی آؤں تو پھر جاؤں کھڑے ہو کر بولے۔ فرضی صاحب آپ اپنے خیالات کی وضاحت کر دیں تو آپ کی عنایت ہوگی کیوں کہ میں خود بھی ایک شاعر بن کر اُبھرنا چاہتا ہوں اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا، میں نے عبدالجبار دھوبی کے بڑے لڑکے کو دیکھا، وہ کل تک لوگوں کے کپڑے دھویا کرتا تھا اور دھوبی ہی اس کی پہچان تھی لیکن کل وہ دوبئی کے ایک مشاعرے میں اس طرح غزل پڑھ رہا تھا کہ جیسے میر و غالب کی روح اس میں سما گئی ہو، ہر شعر پر کہہ رہا تھا کہ مجھے آپ سب کی دعائیں چاہئیں، اس کے ہر ایک شعر پر تالیاں بج رہی تھیں اور لوگ اچھل اچھل کر اس کو داد دے رہے تھے۔ فرضی صاحب کیا اس دور میں بھی معجزے صادر ہوتے ہیں، کسی دھوبی کا مقبول ترین شاعر بن جانا ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔

صوفی جی! ''میں نے کہا'' اس طرح کے معجزات اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے چند صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے، سب سے پہلے شاعر کو بے شرم ہونا چاہئے، جب تک وہ پوری طرح بے شرم نہیں ہوگا اس وقت تک وہ کسی دوسرے شاعر کی غزل سامعین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں پڑھ سکتا، بھائیوں میں آپ سے کوئی پردہ نہیں کروں گا، چند سال پہلے مجھے بھی شاعری کا مرض لگ گیا تھا، میں نے بھی غسل خانے اور بیت الخلا میں غزلیں پڑھنے کی مشق صبح شام کی تھی، کئی بار تو میں سوتے ہوئے پوری پوری غزل ترنم سے پڑھ لیا کرتا تھا، بیوی کی آنکھ کھل جاتی تھی اور وہ سہم جاتی تھی کہ انہیں یہ کیا بیماری ہوگئی ہے اور ان کا انجام کیا ہوگا وہ پکڑ کر مجھے کئی ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس بھی لے گئی تھی ان میں سے بعض اطباء یہ کہا تھا کہ یہ مرض تو لاعلاج ہوتا ہے، اب اس سے نجات ملنا ممکن نہیں ہے، تم کسی سے جھاڑ پھونک کرا کر دیکھ لو اگر تمہاری تقدیر اچھی ہے تو تمہارے شوہر کو اس لاعلاج بیماری سے چھٹکارا مل جائے گا، ورنہ صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

اس زمانہ میں شاعری میرا اوڑھنا بچھونا بن کر رہ گئی تھی، دوستوں آپ یقین کریں کہ میں شعروں کو ہم وزن کرنے کے لئے دھاگہ لے کر بیٹھ جاتا تھا اور دونوں مصرعوں کو نہایت سلیقہ کے ساتھ ناپتا تھا اور جب تک دونوں مصرعے برابر نہ ہو جائیں ان میں حروف کی کمی زیادتی کرتا ہی رہتا تھا، اتنی محنت کے باوجود سننے والے میرے شعروں پر داد نہیں دیتے تھے، پھر میں نے کسی مدبر کے مشورے پر پاکستان کے ایک

شاعر کی غزل ایک مشاعرے میں پڑھ دی، اس غزل کو پڑھتے وقت مجھے اس بے شرمی کا سہارا لینا پڑا جو مجھے بزرگوں کی کچھ بددعاؤں کی وجہ سے میسر تھی، بس اس غزل کا پڑھنا تھا مجھے اتنی داد ملی کہ میں اسے اپنے دامن میں سمیٹ نہ سکا اور اس وقت میں یہ سمجھ گیا کہ جو لوگ آناً فاناً بڑے شاعر بن جاتے ہیں اس کا اصل راز کیا ہے۔

اصل راز کیا ہے؟ صوفی بلغم نے پوچھا۔

اصل راز یہی ہے کہ کسی دوسرے شاعر کی غزل دھڑلے سے پڑھو اور ازراہ بے شرمی یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اپنی غزل پڑھ رہے ہو، آپ سب مجھے معاف کرنا کہ میں ایسے کئی شاعروں کو جانتا ہوں کہ جو ایک شعر بھی نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مشاعرے پڑھنے کے لئے دنیا بھر میں مدعو کئے جارہے ہیں اور داد بھی اچھی خاصی سمیٹ رہے ہیں اور پیسے بھی۔

صوفی ہل من مزید نے پوچھا۔ لیکن اگر کوئی سچ مچ کا شاعر بننا چاہتے ہو پھر وہ کیا کرے۔

محترم صوفی ہل من مزید صاحب، آج کل سچ مچ کا شاعر بننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ انہیں کوئی گھاس نہیں ڈالتا۔ مشاعروں میں صرف ان ہی شاعروں کی پوچھ ہوتی ہے جو گلے باز قسم کے شاعر ہوں اور کسی بڑے شاعر کی کوئی ایسی غزل سنا رہے ہوں کہ جسے سن کر فرشتے بھی داد دینے پر مجبور ہو جائیں۔

میں نے اس دور میں جب میں اسی طرح کا شاعر تھا یہ اندازہ کرلیا تھا کہ داد کس طرح وصول کی جاتی ہے، میں نے مشاعرہ لوٹنے کے لئے جھوٹ بولنے کی بھی کافی مشق کی تھی۔ میں ایک مشاعرے میں بلایا گیا تو میں دیوبند ہی سے وہاں پہنچا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے مشاعرہ پڑھتے وقت مجھے یہ کہنا پڑا، رات ہی ایک مشاعرہ پڑھ کر برطانیہ سے لوٹا ہوں، بہت تھکا ہوا ہوں لیکن انتظامیہ کے اصرار کے سامنے مجھے ہتھیار ڈالنے پر پڑے، آپ بہت اچھی طرح مشاعرہ سن رہے ہیں، آپ کی سماعتیں قابل احترام ہیں، ایک شعر ان سماعتوں کی نذر کروں گا اگر آپ نے مجھے اپنی دعاؤں سے نوازا تو پوری غزل سنانے کا حوصلہ کروں گا ورنہ اپنی نشست لوں گا۔

اس کے بعد میں نے ایک بہت بڑے شاعر کا شعر سنا دیا اور جم گیا، سامعین نے دل کھول کر داد دی، پھر میں نے کسی پاکستانی شاعر کی غزل شروع کرتے ہوئے کہا مجھے داد نہیں چاہئے، داد تو میں برطانیہ سے اتنی بہت ساری وصول کر کے آیا ہوں کہ اب مجھے داد کی ضرورت نہیں ہے، مجھے تو آپ کی دعائیں چاہئیں، غزل پڑھ رہا ہوں اگر لگے کہ میں نے کچھ ٹھیک کہنے کی کوشش کی ہے تو آپ کو خدا کی قسم دعائیں دینے میں بخل سے کام نہ لیں اور جب میں نے غزل کا پہلا شعر کہا تو سامعین نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ جی ہاں میرے دوستوں یہ نیا دور ہے اس دور میں تالیاں بجا کر ہی دعائیں دی جاتی ہیں، شاید اللہ میاں بھی اب اس طرز سے مطمئن ہوتے ہیں تب ہی تو اچھے شعروں پر سامعین اسی طرح اپنی دعائیں اچھالتے ہیں اور مشاعرے پڑھتے وقت مجھے یہ بھی اندازہ ہوا کہ لوگ داد دل سے نہیں دیتے بلکہ داد سامعین سے زبردستی وصول کی جاتی ہے، چنانچہ میں یہی کرتا تھا، ایک غزل سناتے ہوئے میں نے کہا۔ داد نہیں دو گے تو یہ مت سمجھنا کہ میں گھبرا جاؤں گا، کان کھول کر سن لو اگر داد نہیں دو گے تو صبح تک پڑھتا رہوں گا، داد لینے آیا ہوں اور داد لے کر ہی جاؤں گا اور ادھر کے محلے والے میں نے دائیں طرف اشارہ کیا، یہ تو شاید گونگے ہیں تب ہی تو معذور سے بنے بیٹھے ہیں، یہ سنتے ہی لوگ بیدار ہوگئے اور میرے اگلے شعر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ گونگے نہیں ہیں سب سے زیادہ داد ان ہی کو دینی پڑی اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ داد اس شعر پر ملتی ہے جو کسی کے پلّے نہ پڑا ہو، ایسے شعروں پر تالیاں بجا کر سامعین اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو شعر و شاعری کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے لیکن دوسروں کو تالیاں بجاتے دیکھ کر خود بھی تالیاں بجانے لگتے ہیں۔ اگر آپ ان تمام تکنیکوں سے واقف نہیں ہیں تو آپ کبھی کامیاب شاعر نہیں بن سکتے۔

فرضی بھائی! ''صوفی دلدل بولے'' ہم نے تو یہ تک سنا ہے کہ کئی عالمی شہرت کے شاعر ایسے بھی ہیں کہ جو اردو میں اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے، لیکن وہ جب اپنی غزل سناتے ہیں تو سب سے زیادہ داد ان ہی کو ملتی ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ میں کئی ایسے شاعروں سے بھی واقف ہوں گ کہ وہ کسی بھی زبان میں اپنے دستخط نہیں کر سکتے اور انہیں کسی بھی زبان میں لکھنا پڑھنا نہیں آتا لیکن وہ مشاعروں میں اس طرح دندناتے

ہیں کہ انہیں دیکھ کر سچ مچ کے شاعروں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے، گلزار دہلوی، راحت اندوری، وسیم بریلوی، منظر بھوپالی اور منور رانا جیسے لوگ حیرت کے دریاؤں میں ڈوبنے لگتے ہیں اور انہیں تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ شعروادب کے نقطہ نظر سے قطعاً نابالغ ہیں وہ اتنے اچھے شعر کیسے پڑھ رہے ہیں۔ دراصل شعروادب کی دنیا میں بالخصوص بازاری قسم کے مشاعروں میں سب سے زیادہ یہ احساس ہوتا ہے کہ معجزے اس گئے گزرے دور میں بھی ہوتے ہیں۔ میرے خیال سے یہ معجزہ ہی ہے کہ جو شخص اردو زبان میں چھوٹے چھوٹے جملوں کی ہجے بھی نہ کرسکتا ہو وہ مشاعروں میں غزلیں پڑھتا ہوا دکھائی دے اور اتنی بہت ساری داد وصول کرلے کہ جس کا وہ قطعاً حق دار نہیں ہے۔

آپ تو ہمارا حوصلہ پست کررہے ہیں۔ ''صوفی کمسن نے کہا'' آج کل ہمیں بھی شاعر بننے کا شوق ہورہا ہے، ہم کئی شاعروں کے گھروں کی کنڈیاں بجارہے ہیں، سوچئے فرضی صاحب اب ہمارے شوق کا کیا حشر ہوگا۔

میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ شاعر نہ بنیں۔'' میں نے کہنا شروع کیا'' میں تو آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں کہ آپ شاعر تو ضرور بنیں لیکن صرف ایسے شاعر نہ بنیں جنہوں نے اردو زبان کو بے شمار صدمات عطا کئے ہیں جنہوں نے صرف مشاعروں میں اپنی موجودگی درج کرائی ہے، ناسمجھ عوام سے دوسروں کے شعر پڑھ کر داد وصول کی ہے اور اردو زبان کو بھیک میں بھی کچھ نہیں دیا ہے۔ ان کے حلیوں سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں اردو زبان سے کوئی لگاؤ ہے، یہ اردو زبان کے نام پر گلف اور یورپ کے چکر لگارہے ہیں، اردو کے نام پر پیسے بٹور رہے ہیں لیکن ان کے اپنے گھروں میں اردو زبان کسمپرسی کے عالم میں ہے اور ان کے بچے انگلش میڈیم اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آج کے دور کی ایک شاعرہ حیالتا برہمن خاندان میں پیدا ہوئی اور اس نے اردو زبان سے سچ مچ کی محبت کی اور اردو زبان کی کتابیں اور اخبارات خرید کر پڑھنے شروع کئے اور وہ شاعری کی پگڈنڈی سے گزرتے ہوئے اسلام تک بھی پہنچی اور متاثر ہوئی اور اس نے اسلام کی حقانیت پر قابل قدر اشعار ہمارے سماج کو عطا کئے، اس طرح کی شاعرات بے شک ہمیں مروجہ مشاعروں نے عطا کی ہیں لیکن ہم اس حقیقت کو فراموش نہیں کرسکتے کہ مروجہ مشاعروں نے اردو زبان کو تکلیفیں زیادہ پہنچائی ہیں اور اردو زبان کو تقویت صرف برائے نام عطا کی ہے۔ مشاعرہ پیش کرنے والے منتظمین بھی اکثر وبیشتر دلالی میں مبتلا ہیں وہ ان ہی شاعروں کی سفارش کرتے ہیں جو انہیں کمیشن دینے کے لئے تیار ہوں، منتظم کو معلوم ہوتا ہے کہ کون شاعر دوسروں سے غزل لکھواکر یا کسی پاکستانی شاعر کی چراکر لارہا ہے لیکن چونکہ اس کو اپنا محنتانہ مل جاتا ہے اس لئے وہ اس متشاعر کو بھی شاعر بناکر پیش کرتا ہے اور آئندہ کے لئے بھی اسے کمیشن کے لئے تیار رکھتا ہے۔ کچھ شاعر مشاعروں میں اپنے یار دوستوں کو ناشتے کا لالچ دے کر لے جاتے ہیں کہ میرے دو تین شعر پڑھتے ہی اسٹیج پر آنا اور میرے گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال دینا، یہ کام میں بھی اپنی شاعری کے دور میں کرواچکا ہوں، اس طرح کی چھچھوری حرکتوں سے اردو زبان کی ایسی کی تیسی ہوتی ہے اور شاعروں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ آپ لوگ شاعر ضرور بنو لیکن اس اردو زبان کے لئے بھی کچھ کرسکنے کا جذبہ رکھو کہ جو زبان اس ملک میں اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہی ہے اور اس کے نام پر کھانے والے دن بہ دن صحت مند ہورہے ہیں اور ان کے چرچے امریکہ اور انگلینڈ کے گلی کوچوں میں بھی ہونے لگے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ میرے دوستوں نے مجھے خوب سراہا اور شاعری کا ذوق رکھنے والوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ ہم اردو زبان کو وہ سب کچھ عطا کریں گے جس کی وہ بجا طور پر مستحق ہے، صرف گانے اور کھانے تک ہماری شاعری نہیں رہے گی۔ ہماری آج کی نشست بہت سنجیدہ رہی اور بانو نے بھی میری کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی صلاحیتوں کی داد دیتی ہوں، آپ نے آج اس کا حق ادا کردیا، کچھ دنوں کے بعد میں ایک دعوت کا اہتمام اور کروں گی، آپ اپنے دوستوں کے ذریعہ قوم تک اسی طرح اچھے پیغام پہنچاتے رہئے۔

میرے پیارے قارئین! چند ہفتوں کے بعد دیوبند میں ایک ادبی نشست ہوئی جس میں میرے ایک دوست نے میری ہی غزل پڑھ دی، دیکھا آپ نے کتنے اچھے ہیں میرے دوست، میرا مشورہ کس قدر مانتے ہیں۔ اللہ انہیں دونوں جہان میں سلامت رکھے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆

اچھے برے خواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فتح مکہ کا خواب

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرکار دوعالم ﷺ کو رویائے صادقہ کے ذریعہ ایک سال پیشتر فتح مکہ کا علم ہوگیا تھا۔

چنانچہ سورہ فتح کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کا خواب بالکل سچا کر دکھایا، خواب یہ تھا کہ مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ اپنے سروں کو منڈوائے اور بال کتر وائے ہوئے (احرام کے لباس میں) مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور انہیں کسی مخالفت کا خوف نہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ مبارک خواب ایک سال کے بعد ہی پورا ہوگیا اور مسلمانوں نے مکہ معظمہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہوکر شرک وکفر کا نام ونشان مٹادیا۔

ہجرت سے متعلق خواب

حضرت ابوموسیٰ عشری رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ روایت ہے کہ حضور سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ایک ایسے ملک کی طرف ہجرت کرتا ہوں، جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اس سرزمین کا نام ایمامہ یا ہجرت ہے۔

بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔

پھر میں نے تلوار کو دوبارہ حرکت دی، تو وہ جیسی پہلے تھی اس سے اچھی ہوگئی۔ اس کی تعبیر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور ان کی جمعیت کردی۔

اسی طرح احادیث میں حضور ﷺ کے کئی رویائے صادقہ درج ہیں۔
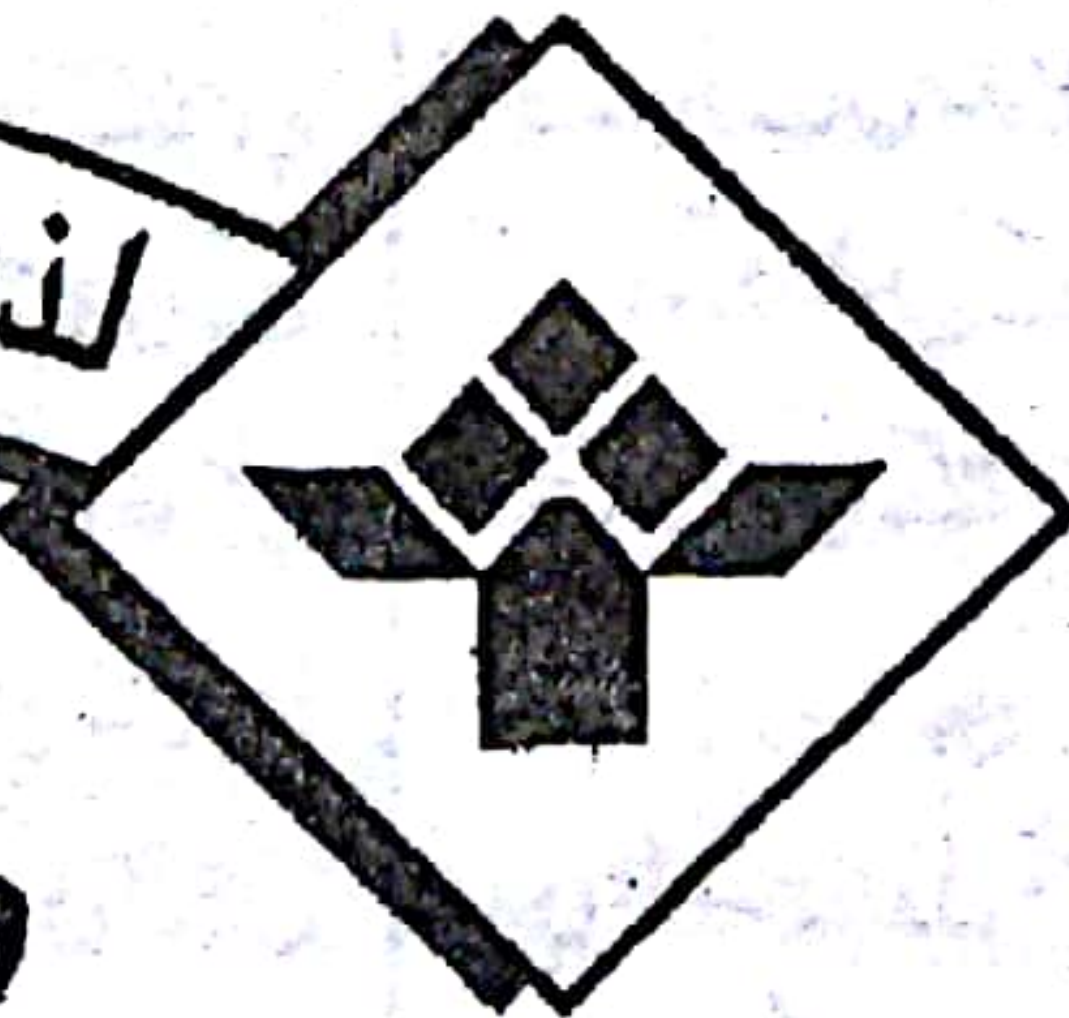
واقعہ کربلا کے متعلق بھی سرکار دوعالم ﷺ کے خواب کے ذریعہ جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کا ذکر کتابوں میں درج ہے۔

حضور علیہ السلام لوگوں کے خواب سنتے تھے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابیوں سے اکثر دریافت فرماتے تھے۔ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

جس شخص سے اللہ تعالیٰ سے کچھ بیان کرانا منظور ہوتا ہے، وہ اپنا خواب حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا۔

خزیمہ بن ثابت کے فرزند اپنے والد ابوخزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضور سرور کونین ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کررہا ہوں۔

انہوں نے جب اپنا خواب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا تو آں حضرت ﷺ لیٹ گئے اور فرمایا تم اپنے خواب سچا کرلو۔

چنانچہ حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔ (رواہ سمرہ ابن جندب)

خوشخبری دینے والے خواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا حضور سید عالم ﷺ نے نبوت کے اثرات میں اب صرف خوش خبری دینے والے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ خوش خبری دینے والے خواب کیا ہوتے ہیں؟۔

ارشاد فرمایا: اچھے خواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

علماء سے روایت ہے کہ جب بے فکری اور بے خیالی میں یا صحیح جسمانی حالت میں کسی رنج وغم کے نہ ہونے پر جو خواب نظر آتا ہے، عام

طور پر وہی خواب اعتبار کے قابل ہوتا ہے، جو خواب انتہائی غم، انتہائی خوشی یا بدہضمی کی حالت میں دیکھا جاتا ہے، وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، خواہ خواب اچھا ہو یا برا عام طور پر جو خواب دن کے وقت دیکھا جائے، اس کو بھی نا قابل اعتبار سمجھا جاتا ہے۔

رات کے پہلے حصے کا خواب کا نتیجہ چھ ماہ بعد ایک سال بعد ظاہر ہوتا ہے، رات کے دوسرے حصے میں جو خواب دیکھا جائے اس کا نتیجہ فوراً ایک ماہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ۶/۷/۸/۹/۱۰/۱۵/۱۹/۲۶/۲۷/۳۰/ تاریخ کو جو خواب دیکھا جائے، وہ سچا ہوتا ہے، اور نتیجہ بھی جلد ظاہر ہوتا ہے۔

۴/۵/۱۱/۱۲/۱۶/۱۷/۲۲/۲۴/۲۵/۲۹/

تاریخوں کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں، مگر نتیجہ ذرا دیر سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱/۲/۳/۱۳/۱۴/۱۸/۲۰/۲۱/۲۳/۲۸/

تاریخوں کے خواب اچھے اور برے دونوں سچے ہوتے ہیں۔ لیکن نتیجہ برسہا برس کے بعد ظاہر ہوتا ہے، تاریخوں کا حساب قمری ماہ سے ہے۔

گھریلو ٹوٹکوں سے زندگی کو آسان بنائیے!

زینت فاطمہ

شہد کی مکھی کا ڈنگ شفا

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کتنا مہربان ہے اس کا اندازہ حال ہی میں آنے والی ماہرین کی رائے سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ شہد کی مکھی کا ڈنگ انسان کے لئے خود شفا سے کم نہیں ہے۔ شہد کی مکھیاں بلاوجہ کسی کو نہیں کاٹتی ہیں۔ اگر انہیں تنگ کیا جائے تو یہ ہر لحاظ کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ یوں ماہرین کی رائے کے مطابق شہد کی مکھی کے ڈنک کو نکالنے یا علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ڈنک انسانی جسم میں سفید جرثومے کو طاقت ور ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اس لحاظ سے شہد کی مکھی کا ڈنک انسان کے لئے خود شفا سے کم نہیں لیکن ڈنک کے بعد ہونے والی تکلیف کو برداشت کرنا بھی بڑے حوصلے کا کام ہے۔ بچے اور خواتین اس تکلیف سے پریشان ہو جاتی ہیں۔ ڈنک کی جگہ پر مسلسل کھجلی اور جلن سے دن گزارنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر ڈنک والی جگہ پر تھوڑا سا سرکہ متواتر وقفے وقفے سے لگاتے رہیں تو کھجلی اور جلن کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

چہرے پر چمک پیدا کرنے کے لئے

کچھ لوگوں کے چہرے نقوش کے اعتبار سے تو جاذبیت رکھتے ہیں مگر چمک نہیں رکھتے۔ اس کے لئے مرد وعورت کی تمیز نہیں یہ نسخہ سب استعمال کر سکتے ہیں۔ لیمو کا رس ایک چمچ، زعفران چند پتیاں (پسی ہوئی) روغن زیتون ایک چمچ سب کو ملا کر رکھ لیں۔ رات کو سوتے وقت چہرے پر لگائیں بلا ناغہ چند دن ایسا کرنے سے چہرے کی جلد چمک اٹھے گی۔

چہرے کے فالتو بالوں کے لئے

کچھ لڑکیوں کے چہرے پر بہت زیادہ باریک بال ہوتے ہیں۔ جس سے چہرہ بدنما لگتا ہے اس کے لئے بہت ہی مفید ٹوٹکا ہے ایک خوبانی کچل کر اس میں چاہئے کا ایک چمچ شہد ملا کر پیسٹ بنالیں اور چہرے پر لگا کر پندرہ منٹ بعد دھولیں۔ یہ عمل ہفتے میں تین دفعہ کریں خوبانیوں کا موسم ہو تو ٹھیک ورنہ خشک خوبانی لے کر رات پانی میں بھگو دیں۔ صبح تک نرم ہو جائے گی تو استعمال کریں کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے باریک بال ختم ہو جائیں گے اور چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری دور کرنا

طب نبوی ﷺ کی رو سے کھجور سے دل کو عوارض ختم کئے جاسکتے ہیں۔ رات کے وقت چند کھجوریں پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح نہار منہ اسی پانی میں کھجوروں کو مسلسل ہفتہ میں دو بار استعمال کریں تو یہ دل کو توانائی کے لئے موثر ثابت ہوتا ہے۔

چہرے کی چکناہٹ

چکنی جلد پر ہر وقت چکناہٹ رہتی ہے اور دوسری قسم مثلاً خشک یا نارمل جلد پر بھی اکثر چکنائی آجاتی ہے اس چکنائی کو ختم کرنے کے لئے ٹماٹر کا آدھا ٹکڑا کاٹ کر اس ٹکڑے کو بہت آہستگی سے کم از کم دس سے پندرہ منٹ تک چہرے پر ملیں پھر سادہ پانی سے دھولیں نہ صرف چکنائی ختم ہو جائے گی بلکہ چہرہ چمک اٹھے گا۔

عینک کے نشان

عینک پہننے کی وجہ سے اکثر نشان پڑ جاتے تو ذرا سی پٹرولیم جیلی لگا کر عینک پہنیں تو نشان نہیں پڑیں گے۔

انتڑیوں اور پیٹ کے کیڑے

ایک روسی تحقیق کے مطابق کھجور کے کثرت سے استعمال سے انتڑیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ کھجور سے انتڑیوں کے انفکشن ختم ہوجاتا ہے۔

خوش وخرم اور تازہ دم دکھائی دینا

ہر وقت خوش اور تازہ دم دکھائی دینا ہر خاتون کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے چہرے پر تکان یا پژمردگی نہ جھلکے۔ اس امر کے لئے دن میں دو یا تین بار تازہ لیموں کا عرق نصف گھنٹے تک لگائے رکھنے کے بعد چہرہ اچھے صابن اور تازہ پانی سے دھونے سے خاصا فرق محسوس ہوگا۔

نشہ والی چیزوں سے نجات

شراب کے نشہ میں مبتلا انسان کا نشہ دور کرنے کے لئے کھجور تریاق کا کام کرتی ہے۔ اس کے لئے پینے والے صاف پانی میں تازہ کھجوریں ڈالنے کے کچھ دیر بعد اس کا پانی پلایا جائے تو نشہ دور ہو جاتا ہے۔

جگر یا گردوں میں پتھری

جن مریضوں کے جگر یا گردوں میں پتھری ہو انہیں آلو کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور پھر دن میں چار پانچ سیر پانی پینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے پتھری ریزہ ریزہ ہوکر نکل جاتی ہے۔

بالوں کو سیاہ چمک دار بنانا

بعض خواتین وحضرات کے بال وقت سے پہلے ہی سفید ہونا شروع ہوجاتے ہیں، جو یقیناً پریشانی والی بات ہوتی ہے۔ اگر بال سفید ہو رہے ہوں تو انہیں دھونے کے لئے سیکا کائی آملہ اور بال چھڑ کوٹ کر رات کو لوہے کے برتن میں بھگودیں صبح کو ان چیزوں کو پکا کر خوب مسل کر ان کا گاڑھا پانی سر میں لگالیں۔ پندرہ منٹ بعد سر کو پانی سے دھولیں۔ ایک دو ماہ میں ہی بال کالے ہوجائیں گے۔

ہڈیاں مضبوط کرنا

لیموں میں حیاتین (سی) کی وافر مقدار ہونے کی وجہ سے یہ دودھ پلانے ولی ماؤں اور حاملہ عورتوں کے لئے بہترین زود ہضم غذا ہے۔ بڑھتے اور پروان چڑھتے ہوئے بچوں کو عمر کے مطابق پانچ سے سات قطرے تک اس کے رس کا استعمال ہڈیاں مضبوط بناتا ہے۔ کیلشیم کی ضروری مقدار فراہم کرتا ہے اور پیٹ ہلکا کر کے چستی پیدا کرتا ہے۔ اگر اسے آدھے یا ایک چمچ شہد میں ملا کر استعمال کرایا جائے تو بچے موٹے تازے اور رنگ برنگے دستوں سے محفوظ رہتے ہیں اور آسانی سے دانت نکالتے ہیں۔

جالوں کی صفائی

جہاں دھول مٹی زیادہ ہو وہاں عموماً جالے زیادہ لگتے ہیں جالو کی نرم جھاڑو سے صاف کرلیں پھر ایک نرم کپڑے کو تیز گرم پانی میں بھگو کر ہلکا ہلکا نچوڑ لیں اس کپڑے کو کسی ڈنڈے کے سرے پر کس کے باندھ لیں اور پھر اس گرم کپڑے کو دیواروں پر پھیریں دو سے تین مہینے تک آپ کو جالے نظر نہیں آئیں گے۔

دانت سفید تر بنانا

دانت قدرت کی ایسی نعمت ہے جو غذا کو چبانے کے علاوہ ظاہری خوب صورتی کا کام بھی دیتے ہیں۔ مارکیٹ میں بہت تعداد میں ٹوتھ پیسٹ دستیاب ہیں جو دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال کا کام بھی کرتے ہیں لیکن اگر دانتوں کو سفید تر بنانے کے لئے ان پر اسٹرابری کا کٹا ہوا ٹکڑا ملیں اس سے دانت سفید تر ہوجائیں گے۔

جگری کی گرمی کے لئے

طب یونانی میں گاجر کا مربہ استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اسے سردیوں اور گرمیوں میں کھایا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جگر کے سدے کھلتے ہیں۔ گندم کے آٹے کی روٹی کے ساتھ گاجر کا مربہ کھانے سے بدن کو قوت ملتی ہے۔

ناخنوں کی مضبوطی کے لئے

ناخن اکھڑنے یا پھٹ نے لگیں تو پانچ تولے شیترج کا جوشاندہ تیار کر کے اس میں سرکہ اور شہد بالترتیب پانچ تولے اور دو تولہ ملا کر پکائیں پکانے کے بعد شیشی میں ڈال کر ناخنوں پر لگانے سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اپنے سخت ناخنوں کو جیلاٹن (چیپ دار مادہ) میں روزانہ پندرہ منٹ تک بھگو کر رکھیں ناخن مضبو ہو جائیں گے۔ اپنے ہونٹوں کو نرم بنانے کے لئے کچے دودھ سے مساج کریں۔

مکھیوں سے نجات کے لئے

مکھیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ڈبل روٹی کے ایک سلائس پر تھوڑا سا جام لگا کر ایک پلیٹ میں رکھ دیں اور اس پر کوئی بھی زہریلا اسپرے کر دیں، ساری مکھیاں اس کو کھانے کے لئے آئیں گی اور مر جائیں گی۔

سرسوں کے تیل کے جھاگ

اکثر لوگ جب سرسوں کے تیل میں کوئی چیز فرائی کرتے ہیں تو اس پر بہت سا جھاگ آجاتے ہیں اس جھاگ کو ختم کرنے کے لئے سرسوں کا تیل کو اچھی طرح گرم کریں اور فرائی کرنے سے پہلے لہسن کے پانچ یا چھے جوئے تیل میں ڈال کر انہیں اچھی طرح جلا کر نکال دیں۔ اب اس میں کچھ بھی فرائی کرلیں۔ بار بار کے استعمال کے باوجود تیل پر جھاگ نہیں آیئے گی۔

موٹاپے سے نجات

موٹاپے کی حالت میں لیموں کا عرق نیم گرم پانی میں ملا کر روزانہ استعمال کرنے سے وزن آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

قالین دھونا

مشین کا بُرنخذ قالین ہے تو آسانی سے دھل جاتا ہے۔ اسے کسی صاف جگہ پر بچھائیں۔ پانی کا پائپ لگا کر قالین گیلا کریں اور سرف چھڑک دیں۔ کپڑے دھونے والا برش لے کر رگڑیں اور پھر کھلے پانی میں دھوڈالیں۔ دیوار پر ڈال کر سکھائیں۔ فرش پر بچھا کر تھوڑا سا پٹرول جھاڑن پر لگا کر ہلکا سا ہاتھ پھیر دیں تاکہ چمک آجائے۔

عطر کا داغ دور کرنا

عطر کے داغ کپڑوں پر نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ دھبوں پر تھوڑی سی ٹاٹری چھڑک دیں۔ خوب ملیں اور نیم گرم پانی سے دھولیں۔ پٹرول سے بھی رنگین دھبے دور ہو جاتے ہیں، مگر بعد میں انھیں دھوپ میں ڈالنا پڑتا ہے، ورنہ خوشبو کی بجائے کپڑوں سے پٹرول کی بو آتی ہے۔ پٹرول کو روئی کی پھریری پر لگا کر داغ کو تر کر دیں۔ پھر صاف کپڑا لے کر دھبہ کو رگڑ رگڑ کر ختم کرلیں۔

فرنیچر کو دیمک سے بچانا

فرنیچر کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے کمرے کو اچھی طرح بند کر کے گندھک جلائیں اور اس کا دھواں دیں۔ وہاں جس قدر کیڑے مکوڑے ہوں گے فوراً ختم ہو جائیں گے اس کے علاوہ وہاں مچھر اور مکھیاں بھی باقی نہ رہیں گی۔

چیونٹیوں سے نجات کے لئے

گھر میں چیونٹیوں سے بچاؤ کے لئے گھر کے دروازے کے کونے میں آدھی چھلکا اتری پیاز رکھ دیں۔ چیونٹیاں گھر میں نہیں آئیں گی۔

چیونگم کے داغ

چیونگم کپڑے پر چپک جائے تو بڑی مشکل سے اترتی ہے۔ بچوں کو منع کریں چیونگم کپڑوں پر نہ چپکائیں۔ چھری ذرا گرم کر کے چیونگم اتارلیں۔ پھر اسپرٹ میں بھگودیں۔ اس کے بعد صابن سے دھولیں۔

مختلف رنگوں کے داغ

بازار سے ''رنگ کاٹ'' کہہ کر سفوف خریدلیں۔ عام پنساریوں کے ہاں ملتا ہے اسے بہت احتیاط سے لیبل لگا کر شیشی میں بچوں سے محفوظ رکھیں۔ رنگ کاٹ سے مختلف رنگوں کے داغ اتر جاتے ہیں، بلکہ عام کپڑوں پر دھبے پڑ جائیں تو اس سے دھونے سے ختم ہو جاتے ہیں۔

چکنائی کے داغ دور کرنا

رنم کپڑوں پر اکثر چکنائی کے داغ لگ جاتے ہیں۔ چکنائی

کے داغ پر تھوڑا دہی لگا دیں اور پھر صاف کرلیں۔ دھبے صاف ہو جائیں گے۔

کتابوں کو کیڑوں سے بچانا

لیموں کے چھلکے کتابوں میں رکھنے سے کتابوں میں کیڑا نہیں لگتا۔

دروازوں کی چرچراہٹ دور کرنا

صابن کے چند ٹکڑے سرسوں کے تیل میں گرم کرنے کے بعد لکڑی کے دروازوں اور چارپائیوں کے جوڑوں (قبضوں) میں ڈالنے سے کافی عرصہ کے لئے چرچراہٹ ختم ہوجاتی ہے۔

جوؤں کا خاتمہ

جو حضرات جوؤں کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ سر میں پیاز کا رس تیل کی طرح ڈالیں۔ اس سے جوؤں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کا ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ جو بال جھڑ چکے ہوں گے وہ دوبارہ اُگ آئیں گے۔

تنگ جوتے

جوتا تنگ ہوجائے تو پرانا فلالین کا کپڑا تیز گرم پانی میں بھگو کر نچوڑ کر جوتے کے اندر ٹھونس دیں۔ گرمی سے جوتا پھیل جائے گا۔

چاول کو کیڑوں سے بچانا

چاول میں پسا ہوا موٹا نمک اور ہلدی ملا کر رکھیں۔ چاول جلدی خراب نہیں ہوں گے اور کیڑا بھی نہیں لگے گا۔ نمک موٹا ہوتا کہ چھن جائے دیہات میں منوں کے حساب سے چاول اسی طرح رکھے جاتے ہیں۔

سالن کے داغ دور

سالن کے داغ فوراً صاف ہوسکتے ہیں گرم پانی سے دھو کر اس پر سرف ڈال دین۔ جھاگ بنا کر رگڑیں، پھر دھودیں۔ داغ باقی رہ جائے تو صابن کی ٹکیہ لے کر داغ پر رگڑ دیں اور کپڑے کو دھوپ میں رکھ دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد برش رگڑ کر دھوڈالیں۔ داغ ختم ہوجائے گا۔

پلاسٹک کے برتن دھونا

وِم میں نمک ملائیں اور گرم پانی کی مدد سے خوب دھوئیں۔ پلاسٹک کے برتن پہلے صابن سے صاف کریں۔ پھر وِم اور نمک سے صاف کرکے دھولیں۔

زنگ کے داغ

زنگ کے داغ بہت برے لگتے ہیں۔ اس پر آپ لیموں کا رس اور نمک ملیں۔ خشک ہونے پر سرف اور گرم پانی سے دھولیں۔ ہلکا داغ اتر جائے گا۔ داغ پرانا ہے تو چاول ابال کر کھولتی ہوئی پچ میں داغ والا حصہ دیں اور دو گھنٹہ بھیگنے دیں۔ پھر صابن سے دھوئیں۔

انگلی چوٹ سے نیلی ہوجانا

بعض دفعہ چوٹ سے خون جم جاتا ہے۔ سیاہی مائل نیلا دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ شہد میں تھوڑا سا نمک ملا کر دھبہ پر لیپ کریں۔ دو تین بار لگانے سے جلد کی سیاہی دور ہوجائے گی۔ اسی طرح جل جانے پر خالص شہد کا لیپ ٹھنڈک دیتا ہے۔ شہد نہ ہو تو خالص پیاز کا رس لگائیں۔ نیل پانی میں گھول کر لیپ کردیں۔

کھانسی سے نجات

کھانسی تین حرفی لفظ ہے لیکن یہ ایسا خوفناک مرض ہے کہ انفرادی طور پر ہی تکلیف دہ نہیں بلکہ اہل خانہ کو بھی بے چین کر دیتا ہے۔ کھانسی کی تین اقسام ہیں اور یہ آسان اور سستا نسخہ تینوں اقسام کی کھانسی میں یکساں مفید ہے: ایک پاؤ سونف لیجئے اس کو باریک پیس لیں جب کھانسی ائے تو چائے کا چمچ لیجئے اور ایک کپ چائے بنالیں۔ پہلے سفوف کھالیں پھر چائے پی لیں کھانسی ٹھیک ہوجائے گی۔

آشوب چشم

پیاز امراض چشم میں مفید ہوتا ہے۔ اگر آنکھیں داغ دے رہی ہوں تو پیاز کا پانی اور خالص شہد ہم وزن لے کر اور دونوں کو ملا کر سلائی سے آنکھ میں لگانے سے آنکھیں صاف ہوجاتی ہیں۔

دانت کے درد کے لئے

اگر لہسن کو گرم کر کے دانتوں کے درمیان رکھ کر دبایا جائے تو دانت کے درد کو فوراً تسکین مل جاتی ہے اگر کیڑا لگنے سے دانت میں درد

ہو تو سینڈور کو لہسن کے پانی میں حل کر کے اور اس میں روئی تر کر کے دانت کے سوراخ میں رکھنے سے تسکین ہو جاتی ہے۔

معدہ کا محافظ

گاجر جوس معدہ کا محافظ قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں شامل سوڈیم، پوٹاشیم، فاسفورس، کیلشیم سلفر وغیرہ اسہال کی صورت میں نمکیات کی کمی واقع نہیں ہونے دیتے۔ جن بچوں کو اسہال کی شکایت ہوا نہیں چاہئے کہ وہ آدھا کلو گاجر کو ایک سو پچاس ملی لیٹر پانی میں ابال کر نرم کر لیں۔ اس کے بعد پانی تھار کر اس میں آدھا کھانے کا چمچہ نمک ڈال لیں۔ یہ مشروب ہر تیس منٹ بعد مریض کو پلانے سے چوبیس گھنٹے کے اندر بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔

ہاضمہ کی خرابی

قبض کے علاوہ کمزور معدہ کی وجہ سے غذا ہضم نہ ہونے کے باعث کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ پیٹ بھرا بھرا لگتا ہے، گیس بنتی ہے جس سے معدہ میں تیزابیت کے باعث جلن ہوتی ہے۔ گاجر ایک ایسی غذا ہے جس سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ اس میں شامل اجزا انتڑیوں کے امراض سوزش، السر، قولنج اور بدہضمی کو رفع کرتے ہیں گاجر جراثیم، بیکٹر یا کی دشمن ہے۔ بچوں کے کیڑے خارج کرنے کے لئے بھی یہ مفید غذا اور دوا ہے۔

چہرے کی خارش

مولی کا رس نکال کر چہرے پر ملیں۔ رس خشک ہونے پر منہ دھولیں۔ مولی کا رس ابٹن میں ملا کر بھی منہ دھو سکتے ہیں۔ جو کے آٹے میں مولی کا رس ملا کر چہرے پر ملیں۔ اس سے بھی فائدہ ہوگا۔

دل کے امراض کے لئے

یہ بات حقیقت ہے کہ انسانی بدن کے مضبوط ترین ''عضو'' یعنی دل کا علاج سب سے زیادہ نازک ترین سبزی بلکہ اس کے باریک ترین پردوں یا پتوں سے کیا جاتا ہے۔ آپ کو اس بات پر ضرور حیرت ہوگی مگر ایسا ہے اور آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یونانی حکیماء کا یہ فیصلہ بالکل درست اور سو فیصد مفید ہے کہ پیاز کی نازک پنکھڑیوں میں گوشت پیدا کرنے والی نمکیات اور وٹامنز کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔

چنانچہ ماہرین حکیموں، اور طبیبوں کا یہ فیصلہ ہے کہ پیاز دل ارد گرد چربی جمع نہیں ہونے دیتا کیوں کہ پیاز کے چکنے خلیوں میں چربی کی تہیں جمنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ گویا اس معمولی سبزی میں قدرت نے دل کی شفا کے لئے اجزا کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ روٹی کے ساتھ پیاز کی گانٹھ استعمال کیجئے تو یہ ایک عمدہ سالن کا کام دیتا ہے۔ اگر دونوں کے ساتھ آدھا پاؤ پیاز (دو گانٹھ) کھایا جائے تو پورے دن کے غذائی اجزا انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں اور پیاز بدن کی زہریلی ہوا کو روغنی اجزا سے پاک کر دیتا ہے۔

گیس ٹربل

اگر کوئی گیس یا ہاضمہ کی کمزوری میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایک پاؤ پیاز کے ٹکڑے کرے اور انھیں ایک مرتبان میں آدھ سیر سرکہ ڈال کر دو دن دھوپ میں رکھے پھر کھانے کے بعد ایک تولہ سرکہ میں بھگویا ہوا پیاز کھایا جائے تو ہاضمہ مضبوط ہوگا اور گیس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ پیاز کا محلول کھانے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور ان پر میل نہیں جمنے پاتی۔

زکام سے نجات

تلسی کے پانچ پتے تین چار کالی مرچوں کے ساتھ نہار منہ چبالیں۔ تلسی میں گندھک ہوتی ہے اس لئے اس کے پتے کو پہلے ہاتھ سے گولی بنا کر نگل لیں۔ کالی مرچ کو چبا کر کھالیں۔ زکام سے راحت ملے گی۔

جوڑوں کے درد کے لئے

ایسا تیل جس میں مچھلی کو تلا گیا ہو اور بچ گیا ہو جوڑوں پر لگانے سے جوڑوں کے درد میں آرام آجائے گا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔ (۲) اور استغفار کے ساتھ (کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا۔ (بلکہ معاف ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ جاتا ہے۔

تحریر : فقیر محمد افضل چشتی

نایاب عمل رزق

روحانی عملیات برائے اعمال چشتیہ کے عنوان سے آج اپنے دادا اور نانا کے عطا کردہ عملیات ضرورت لے کر حاضر خدمت ہوں۔ عملیات کے شائقین حضرات کو یقیناً میری کاوش ضرور پسند آئے گی۔ جائز کاموں میں ان اعمال کی اجازت دیتا ہوں اور ناجائز کاموں میں یہ فائدہ نہ دیں گے۔

عمل برائے حل مشکلات

اگر کسی گھر میں ہر وقت پریشانیاں و مصیبتیں رہتی ہوں اور ختم ہونے کا نام نہ لے رہی ہوں تو صبح کی نماز کے بعد پڑھیں۔ یہ عمل ۹ دن کریں انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ عمل یہ ہے۔ ۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر بارہ سو بار پ بار یا رشید پھر ۹ بار درود شریف پڑھیں انشاء اللہ ۹ دن کے اندر مسئلہ حل ہو جائے گا۔

عمل برائے رزق

یہ عمل رزق کے لئے ہے۔ اگر کسی کا رزق باندھ دیا ہو۔ رزق میں کمی ہوتی جا رہی ہو یہ عمل جمعرات کی رات سے شروع کریں۔ ۹ دن پڑھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ عمل یہ ہے ۹ مرتبہ درود شریف ۹۰۰ دفعہ یا بدیع پھر ۹ مرتبہ درود شریف ۳۱۳ مرتبہ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پھر ۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عمل برائے حاجب

اگر کسی کو کوئی طلب ہو تو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ۲۱ دفعہ سورۂ الم نشرح پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل ۲۱ دن کریں۔ انشاء اللہ رزق وسیع ہوگا۔ جائز حاجت پوری ہو گی۔ اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔

حاجت برآنے کے لئے

یہ عمل حاجت برآنے کے لئے ہے۔ یہ عمل تین دن کریں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ نئے چاند کی پہلی رات ہر رات یہ عمل کریں۔ دو رکعت نماز نفل کے بعد الحمد شریف تین دفعہ، سورۂ اخلاص تین دفعہ پڑھیں۔ پھر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ستر مرتبہ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ حاجت برآئے گی۔

نقش برائے فراخی رزق

یہ نقش فراخی رزق کے لئے ہے۔ جمعہ کے دن مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے سیدھے بازو میں باندھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ رزق وسیع ہوگا۔

۷۸۶

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ

نقش برائے رزق وحاجت

یہ نقش نوچندی جمعرات کو مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ رزق وحاجت پوری ہوگی۔

۷۸۶

۲۳	۲۶	۲۹	۱۲
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲٤	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۳۰

قسط نمبر: ایک

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

حیوانی غذائیں

ابتدائے آفرینش سے حیوانات انسانی غذا میں داخل رہے ہیں اور تاریخ کا کوئی ایسا دور نہیں ملتا جس میں انسان نے حیوانات کو بطور غذا استعمال نہ کیا ہو، یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور بطور نتیجہ انسان حیوانات سے جس حد تک غذائیت حاصل کر لیتا ہے اس قدر کسی دوسرے ذریعہ سے نہیں حاصل کر پاتا، حیوانی غذائیں آج کے دور میں بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور بہت جلد جسم کا متبادل حصہ بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

غذا کوئی بھی قابل اعتراض نہیں، گوشت کو جو بعض طبیعتیں قبول نہیں کرتیں اس کی کوئی سائنٹیفک بنیاد نہیں جو حضرات گوشت کو انسان کی خوراک میں داخل کرنا پسند نہیں کرتے انہیں اپنے جذبے کا ضرور احترام کرنا چاہئے اور اپنے کھانے کی چیزوں کو اپنی مرضی کے مطابق رکھنا چاہئے لیکن اپنی رائے کو دنیا بھر کے قابل عمل بنانے کی ذمہ داری سے انہیں سبکدوش رہنا چاہئے۔

گوشت خوری انسان کی غلطی ہے اور نہ محض تفریحی مشغلہ بلکہ گوشت کے متعلق دنیا کی تمام طبوں کی تحقیق و ریسرچ یہ ہے کہ وہ بہترین غذا ہے۔ آیورویدک کا نظریہ بھی اس مسئلے میں کسی طب سے مختلف نہیں، عام فطرت انسان بھی اس سے بڑی محبت رکھتی ہے، دنیا کی تمام طبوں نے گوشت خوری کی یکساں اہمیت تسلیم کی ہے اس کو انسان کی سب سے زیادہ غذا ثابت کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نکتہ کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ انسان کے اعضاء تغذیہ کی ساخت گوشت خوری کے مطابق ہے۔

انسان کے لئے گوشت خوری کی اہمیت کو تمام طبوں نے جس طرح سے بے نقاب کیا ہے اس سے تعلیم یافتہ حضرات واقف ہیں لیکن آیورویدک نے اپنے مخصوص انداز میں گوشت خوری کے جو اوصاف بتائے ہیں ان سے کم لوگ واقف ہوں گے۔ ہندوستان کی اس قدیم طب کا نظریہ گوشت خوری ایک اکتشاف کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے یہاں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

چھٹی صدی قبل مسیح کا ایک نامور وید سشرت ہے یہ اناٹمی اور سرجری میں زیادہ باکمال تھا اس کی ایک یادگار کتاب سشرت سنگھتا ہے اس کا اردو ایڈیشن آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور سے مارچ ۱۹۲۵ میں شائع ہوا ہے اس میں سشرت نے جانوروں کی بہت سی قسمیں بتائی ہیں۔ ان اقسام کا تعلق ان کی مخصوص اقوام سے نہیں بلکہ یہ ایک اور ہی تقسیم ہے جس میں ان کے کھانے پینے کے طور طریقے رہن سہن کے ڈھنگ اور دوسری مشترک خصوصیات کے اعتبار سے جانوروں کے مختلف گروپ بنائے گئے ہیں، ہر گروپ میں جانوروں کی بہت سی اقسام داخل ہیں مگر ان کے درمیان کوئی ایک مشترک خصوصیت ہوتی ہے جو ان کا ایک دائرہ بناتی ہے، مثلاً جو جانور کریدنے والے ہوتے ہیں ان سب کا ایک گروپ ہے جس کا نام "وشکریہ" ہے اس گروپ میں کوا، تیتر، بطخ، بٹیر چکور، مور، مرغ وغیرہ داخل ہیں جو جانور اپنی چونچ سے کسی چیز کو توڑ پھوڑ کر کھاتے ہیں وہ فاختہ، کبوتر، کوئل، کلنگ، طوطا، مینا وغیرہ ہیں۔ یہ مشترک خصوصیات جانوروں کی جن اقسام میں پائی جاتی ہیں وہ سب پرند کے گروپ میں داخل ہیں، اسی طرح گوہ آشے، بھٹوں میں رہنے والے بلیشیہ، بلوں میں رہنے والے گرامیہ، گاؤں میں رہنے والے کوشستھ، خول کے اندر رہنے والے پادی، پاؤں والے جانور پھر ہر گروپ کے اجتماعی فوائد لکھے ہیں، مثلاً گرامیہ کے فوائد یہ لکھے ہیں کہ گرامیہ جانوروں کے گوشت وات کو زائل کرتے ہیں اور پتہ کو پیدا کرتے ہیں، فربہ کرتے ہیں اور ذائقہ میں میٹھے ہوتے ہیں، حرارت ہاضمہ اور طاقت کو بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ہر گروپ کے اجتماعی فوائد تحریر کئے ہیں، اسی کے ساتھ انفرادی طور پر نام بنام جانوروں کے گوشت کے

فائدوں کی تفصیل بھی نہایت نتیجہ خیز انداز میں ذکر کی ہے ان حیوانات کی کل تعداد اڑتالیس ہے، ان میں چوپائے کیڑے مکوڑے، پرند اور دریائی جانور داخل ہیں، اس تفصیل کا تھوڑا سا حصہ اس طرح ہے۔

(۱) ہرن کا گوشت رس اور ویاک میں میٹھا ہوتا ہے، وات وغیرہ دوشوں کو دور کرتا ہے، حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے، ٹھنڈا ہوتا ہے پاخانہ اور پیشاب کو روکتا ہے، خوشبودار اور ہلکا ہوتا ہے۔

(۲) کوے کا گوشت قابض، حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والا کسیلا ہلکی میٹھا ویاک میں چرپرا اور سپات کے لئے مفید ہوتا ہے۔

(۳) مور کا گوشت کسیلا میٹھا چرپرا چمڑے اور بالوں کے لئے مفید مرغوب آواز دہن، حرارت، آنکھوں اور کانوں کے لئے پر منفعت ہوتا ہے۔

(۴) جنگلی مرغ کا گوشت چکنا گرم، دافع حرارت مبہی پسینہ آور خوش آواز بنانے والا طاقت بخش اور موٹا کرنے والا ہوتا ہے۔

(۵) جنگلی چڑے کا گوشت میٹھا چکنا اور ویریہ کا بڑھانے والا اور دافع رکت پت ہوتا ہے۔

(۶) خرگوش کا گوشت کسیلا اور میٹھا ہوتا ہے، پت اور کف کو زائل کرتا ہے نہایت ڈھنڈے ویریہ والا ہوتا ہے اس لئے معمولی سی وات پیدا کرتا ہے۔

(۷) گوہ کا گوشت ویاک میں میٹھا کسیلا اور چرپرا ہوتا ہے، وات پت کو زائل کرتا ہے، فربہی اور طاقت بڑھاتا ہے۔

(۸) سانپ کا گوشت بواسیر اور آنکھوں کے لئے مفید ہے، ویاک میں میٹھا ہوتا ہے اور ذہانت اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

(۹) اجگر کا گوشت بواسیر کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

(۱۰) بکرے کا گوشت نہایت ٹھنڈا نہیں ہوتا، بھاری اور تھوڑا چکنا ہونے کی وجہ سے پت کف کو پیدا کرتا ہے، زکام دور کرتا ہے۔

(۱۱) پھن دار سانپ کا گوشت حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ویاک میں چرپرا میٹھا اور آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

(۱۲) مینڈھے کا گوشت موٹا کرتا ہے، پت اور کف کو پیدا کرتا ہے اور بھاری ہوتا ہے۔

(۱۳) دنبہ کا گوشت مینڈھے کے گوشت کی طرح ہوتا ہے، علاوہ ازیں یہ مبہی بھی ہوتا ہے۔

(۱۴) گائے کا گوشت کھانسی دمہ زکام اور دشم جور کو زائل کرتا ہے، تکان اور حرارت ہاضمہ کی کثرت کے لئے مفید ہے، مقدس ہوتا ہے اور وات کو دور کرتا ہے۔

(۱۵) ہاتھی کا گوشت روکھا اور لیکھن ہوتا ہے، ویریہ میں گرم پت کو بگاڑنے والا میٹھا کھٹا، نمکین ہوتا ہے۔

(۱۶) بھینس کا گوشت چکنا، گرم، میٹھا، مبہی سیر کدرنے والا اور بھاری ہوتاہ ے اور جسم کو مضبوط بناتا ہے۔

(۱۷) رہو مچھلی کا گوشت کسیلے اور رس والا ہوتا ہے، یہ تنکے اور کائی کھائی ہے اس کا گوشت وات دور کرتا ہے اور پت کو زیادہ نہیں بگاڑتا، سمندری مچھلی کا گوشت چکنا میٹھا اور زیادہ پت کرنے والا نہیں ہوتا، گرم دماغ وات مبہی پاخانہ اور کف بڑھانے والا ہوتا ہے اور گوشت خور ہونے کی وجہ سے بالخصوص طاقت دیتا ہے۔

ان گوشتوں کے کھانے سے سشرت نے منع کیا ہے؟

بیمار جانور کا، مسموم جانور، سانپ کے کاٹے سے مرے ہوئے کا، سوکھا سڑا ہوا، جلے ہوئے اور زخمی جانور کا بوڑھے لاغر اور بچے جانور کا گوشت سا تحیہ غذا کھانے والے کے قابل نہیں ہوتا کیوں کہ مرض اور زہر وغیرہ سے مرے ہوئے جانور کا گوشت تینوں دوش پیدا کرتا ہے اور بوڑھے لاغر اور بچے کا گوشت نامکمل ویریہ والا ہونے کی وجہ سے بے اثر ہوتا ہے۔

ان گوشتوں کو سشرت نے بہتر بتایا ہے، چوپائے جانوروں میں ماداؤں کا اور پرندوں میں نروں کا گوشت افضل سمجھا جاتا ہے۔

جسیم جانوروں میں سے چھوٹوں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

چھوٹے قد والے جانوروں میں سے بڑوں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

اس طرح ہم جنسوں میں جسیم جانوروں کی بہ نسبت لاغر جانوروں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

جانوروں کے مختلف حصوں کے گوشت کے بارے میں سشرت کی رائے یہ ہے:

کندھے، پیٹھ کا نچلا حصہ، سر، ہاتھ، پاؤں، کمر، پیٹھ چمڑا، گردے، جگر اور آنتوں بالترتیب پہلے سے دوسرا بھاری ہوتا ہے۔
سر، کندھے، پشت، کمر اور رانوں کا اوپری حصہ بالترتیب پہلا اور دوسرے سے بھاری ہوتا ہے، پرندوں کی چھاتی اور گردن بالخصوص بھاری ہوتے ہیں، آخر میں گوشت کے متعلق سشرت کے چند نکتے اور سن لیجئے۔

گوشت خور پرندوں کا گوشت پت پیدا کرتا ہے۔
مچھلی کھانے والے پرندوں کا گوشت پت پیدا کرتا ہے۔
اناج کھانے والے پرندوں کا ماش دافع وات ہوتا ہے۔

جانور کی عمر جسم اعضاء مزاج دھاتو افعال تذکیر و تانیث قد وقامت، عادات اور مقدار کا امتحان کر کے اس کا گوشت کام میں لانا چاہئے۔
حوالے کے لئے دیکھئے سوترستھان، ادھیائے ۴۶ ماس ورگ صفحات کتاب ۳۶ تا ۳۴۹۔

گوشتوں کے متعلق آیورویدک کے یہ وسیع تجربات اس کی فنی بلندی کا ثبوت بھی ہیں اور انسان کے لئے گوشت کی غذائی اہمیت کو ڈھائی ہزار سال کے پرانے بھارت میں ثابت کرتے ہیں، مجموعی طور پر انسان گوشت کی غذا سے کسی دور میں بے نیاز نہیں ہوا، انسان کے لئے گوشت کی اس غذائی خصوصیت کو سمجھنے کے لئے دنیا میں انسان کے رتبہ ومقام سے واقفیت ضروری ہے، اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے بعد کسی چیز کی ٹھیک قدر ومنزلت نظر نہیں آتی، انسان وحیوان کے درمیان صحیح تعلق کا علم نہ ہونے سے متعدد غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔

انسان کے لئے حیوانات کو غذا بنانے میں فطرت کا جو منشاء ہے وہ انسان سازی کے طریق کار کو سمجھنے کے بعد معلوم ہوسکتا ہے، اس کی تھوڑی سی وضاحت یہ ہے:

انسان کیوں کھاتا ہے؟ اس لئے اس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں، زندگی اور اور کھانے میں کیا تعلق ہے؟ تعلق یہ ہے کہ انسان ہر آن تحلیل ہوتا رہتا ہے، اس تحلیل سے اس کے اجزائے ترکیبی اس کی زندگی اور اس کی قوتیں گھٹتی رہی ہیں، کھانا ان اجزائے ترکیبی اس کی زندگی اور ان کی قوتوں کو مسلسل انسان کے اندر پہنچاتا رہتا ہے اس طرح انسان فنا ہونے سے ایک وقت تک محفوظ رہتا ہے، کھانے اور انسان کے اس تعلق سے معلوم ہوا کہ کھانا انسان سازی کا مادہ ہے اس سے انسان بنتا ہے، اس سے انسان میں قوتیں داخل ہوتی ہیں، پورا انسان مع اپنی زندگی اور کھانے پینے سے بنتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ کھانا اس مادّے کا نام نہیں ہے جس میں انسان کی مادّی خصوصیات کے ساتھ اس کی زندگی اور قوتوں کی خصوصیات بھی موجود ہیں۔

یہ نباتات پودوں اور درختوں کی شکل میں انسان سازی کا پہلا درجہ ہیں ان میں انسان سازی کی مادی اور حیاتی خصوصیات بہت معمولی درجہ میں پیدا ہوچکی ہیں، اس کے بعد دوسرا درجہ وہ ہے جب یہ نباتات بارآور ہوتے ہیں، اناج اور پھل وغیرہ میں بدن انسان بننے کی قابلیت اور بڑھ جاتی ہے ان میں عناصر کی ترکیب اس حد تک ترقی کر جاتی ہے کہ یہاں سے پورے انسان کا فاصلہ بہت کم رہ جاتا ہے، ان میں خاصی حد تک وہ مواد تیار ہوجاتا ہے جو انسانی مواد وحیات سے ایک حد تک مشابہ ہوتا ہے، یہ اشیاء خوردنی دوسرے درجہ کے ''انسان'' ہیں، یہاں سے مزید ارتقا دوصورتوں میں ہوتا ہے، بالواسطہ، بے واسطہ ارتقا یہ ہے کہ سبزی اناج اور پھل انسان کھاتا ہے، جسم انسان میں پھر ان کا ارتقا ہوتا ہے اور وہاں ارتقا کے متعدد پست وبلند منازل طے کرنے کے بعد بالآخر یہ نباتاتی اشیاء خوردنی مکمل انسان بن جاتی ہیں، مگر چونکہ نباتات میں انسان سازی کی استعداد بھی بہت خام ہوتی ہیں، اس لئے ان کا بہت تھوڑا ہی حصہ انسان سازی کے صرف میں آتا ہے، بیشتر حصہ فضلہ کی شکل میں خارج ہوجاتا ہے، بالواسطہ ارتقا یہ ہے کہ نباتات سبزی خور حیوانات کی غذائیں بن کر جسم حیوان بن جاتے ہیں، اس طرح انسان کا پہلا حصہ زیادہ بلندی کی جانب مائل پرواز ہوتا ہے۔ نباتات جسم حیوان میں ارتقائی مدارج طے کرنے کے بعد جسم انسانی سے اتنے قریب پہنچ جاتے ہیں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں رہتا، اب یہ اتنے ترقی یافتہ ہوجاتے ہیں کہ ان سے مکمل انسان کی تعمیر ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ حیوانی غذا سے جتنی بڑی مقدار میں انسان کو تعمیری وتخلیقی مواد ملتا ہے اتنی بڑی مقدار میں اور کسی غذا سے میسر نہیں ہوتا، ان غذاؤں میں فضلہ بہت کم بچتا ہے، حیوانی مواد میں انسان سازی کی قابلیت کی انتہا ہوجاتی ہے، یہاں مادی مماثلت کے ساتھ زندگی اور قوتوں کی مناسبت بھی ارتقا کی حد اخیر کو چھولیتی ہے، یہ حیوانی غذا جب انسان کھاتا ہے تو جسم انسان میں اس کا پھر ارتقا ہوتا ہے اور یہاں غیر مکمل انسان کی کوتاہیوں کی آخری تلافی ہوتی ہے۔ بدن انسان کا پورا نظام ارتقا اس میں وہ انقلاب پیدا کردیتا ہے جو اس کی کایا پلٹ دیتا ہے اور اس کو پورے طور پر انسان بنادیتا ہے۔ (باقی آئندہ)

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent,
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Majjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar.
Distt. Dhar. 454446 M.P.

M.M. KATCHIBOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nai Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 812002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Navapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhammpura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Pokran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chapparn Bihar

ABDUS SATTAR
Panalkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684 16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Baeside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

زمین ایک امانت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (۶:۷۳) ترجمہ: وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا" یعنی زمین و آسمان کی تخلیق محض کھیل تماشا کے طور پر نہیں ہوئی بلکہ یہ ایک نہایت سنجیدہ کام ہے جو حکمت کی بنیاد پر کیا گیا ہے اور اس کے اندر ایک بہت بڑا مقصد پنہاں ہے۔ ایک اور جگہ قرآن مجید نے تخلیق ارض کے بارے میں فرمایا اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (۷:۵۴)

ترجمہ: درحقیقت تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوا جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن کو رات کے پیچھے دوڑاتا چلا آتا ہے، جس نے سورج چاند اور تارے پیدا کئے سب اسی کے فرمان کے تابع ہیں خبردار رہو کہ اسی کا خلق ہے اور اسی کا امر ہے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہانوں کا مالک و پروردگار ہے۔" زمین کے انتظامات کے بارے میں ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد ہوتا ہے : وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْھٰرًا وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْھَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۔ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۔ (۱۳:۴)

ترجمہ: "اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے زمین پھیلا رکھی ہے اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیئے ہیں، اسی نے ہر طرح کے پھولوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے، ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں، اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں، انگور کے باغات ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دہرے ہیں، سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنادیتے ہیں اور کسی کو کم تر، ان سب چیزوں میں بہت ہی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

انسانی اندازے کے مطابق آج سے ۵۴۔۴ بلین سال پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو وجود بخشا، زمین انڈے کی ہیئت کی مانند ایک نیم بیضوی گول شکل کا ایک گولا سا ہے۔ خلا سے دیکھنے میں یہ ایک سبز رنگ کی گیند نظر آتی ہے جس کے گرد بعض اوقات ایک سفید چادر سی لپٹی ہوتی ہے جو پانی سے بھرے بادل ہوتے ہیں اور دو ہی مقامات سے روشنی پھوٹتی نظر آتی ہے ایک مکہ مکرمہ اور دوسرا مدینہ منورہ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو نظام شمسی کا ایک سیارہ بنایا ہے اور اسے اپنی قدرت کاملہ سے سورج کے زہریلے اثرات سے محفوظ بنا کر اس میں زندگی کو ممکن کیا ہے۔ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی اور اس دوران اپنے مدار کے گرد بھی گھومتی رہتی ہے، اپنے مدار کے گرد ایک چکر کو ایک دن کہا جاتا ہے اور سورج کے گرد ایک چکر ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے اور ۴۸ منٹ میں پورا کرتی ہے، اس مدت کو ایک شمسی سال کہا جاتا ہے۔

زمین اپنے مدار کے گرد کم و بیش ۳۰ رکلومیٹر فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتی ہے، یہ اتنی تیز رفتار ہے کہ اس رفتار سے چلنے والے کسی جسم پر قرار ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کشش ثقل نامی ایک ایسی قوت رکھ دی ہے کہ زمین اپنی موجودات کو اپنے ساتھ چمٹائے رکھتی ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومنے والا اکلوتا سیارہ ہے جو زمین کے گرد اپنا ایک

چکر انتیس سے تیس دنوں میں مکمل کر لیتا ہے۔ چاند کی گردش زمین پر بھی اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر سمندر مدو جزر یا جوار بھاٹا سورج اور چاند کی مشترکہ گردش کا نتیجہ ہوتا ہے۔

زمین کے کم وبیش اکہتر فیصد پر پانیوں کے سمندر واقع ہیں جبکہ باقی ماندہ پر خشک سرزمین ہے جبکہ خشکیوں کے درمیان جہاں دریا بہتے ہیں وہاں سمندروں کے درمیان بھی جابجا خشکی کے جزائر واقع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص انداز ے مطابق زمین کو بائیس ڈگری تک سورج کی طرف ٹیڑھا کر کے رکھا ہے جس کے باعث زمین کے پانیوں اور خشکی کے درمیان توازن برقرار رہتا ہے۔ اگر زمین میں ایک ڈگری کم ٹیڑھی ہوتی تو زمین کے سارے پانی کے ذخائر جم کر برف بن جاتے اور زندگی کے امکانات معدوم ہو جاتے اور اسی طرح اگر زمین ایک ڈگری زیادہ سورج کی طرف جھکی ہوئی ہوتی، جبکہ ایک ڈگری بہت چھوٹی سی مقدار ہوتی ہے، تو زمین کے سارے برفانی تودے حدت شمسی سے پگھل کر پانی بن جاتے اور زمین پر ایک انچ خشکی کا باقی نہ بچتا اور زندگی کے امکانات ایک بار پھر معدوم ہو جاتے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے کہ جہاں زمین کو خارجی اثرات بد سے بچایا وہاں داخلی طور پر بھی اس کی تخلیق اس طرح فرمائی کہ کل مخلوقات حیاتیہ اپنا عرصہ حیات بخوبی مکمل کر سکیں۔ زمین کا اندرون بے حد گرم ہے، سائنس دانوں کا خیال ہے کہ زمین ایک زمانے میں سورج کا حصہ تھی، علیحدگی کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ زمین کا بیرون تو ٹھنڈا پڑ گیا لیکن اندرون اب بھی بے انتہا حدت کا حامل ہے۔ بعض اوقات زمین کے اندون سے گرمی کے باعث ابلتا ہوا اور کھولتا ہوا مادہ جسے ''لاوہ'' کہتے ہیں باہر نکل پڑتا ہے، یہ بہتا ہوا بے حد گرمائش کا حامل اپنے راستے میں آنے والی چیز کو جلا دیتا ہے اور بعض اوقات اسی لاوے کے بعث زلزلے بھی آتے ہیں کیونکہ لاوے کی گرمائش زمین کی اندرونی سطح میں بہت زیادہ ردو بدل کر ڈالتی ہے۔ اسی حدت ارضی کے باعث زمین کی تہوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے بے شمار قیمتی ذخائر دفن کر رکھے ہیں، تیل، گیس اور معدنیات کا انبوہ کثیر اسی گرمائش کا مرہون منت ہے جس کی وجہ سے زمین کے پیٹ میں بہت تیزی سے کیمیائی عملیات وقوع پزیر ہوتے ہیں اور انسان کے لئے انعامات خداوندی تیار ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ زمین کی بالائی سطح پر جہاں برفانی تودے اپنی برودت کی شدت پر قائم ہیں انہیں کی تہوں میں آگ کی تپش سے دھاتیں پگھلتی جلی جارہی ہیں۔

زمین پر سات براعظم ہیں جن میں ایشیا سب سے بڑا ہے، افریقہ، شمالی وجنوبی، امریکہ، یورپ، اسٹریلیا اور انٹار کٹا شامل ہیں۔ زمین کے دوسرے جنہیں قطب شمالی اور قطب جنوبی کہتے ہیں، یہ دوونوں خطے انتہائی بلندی اور انتہائی پستی پر واقع ہیں۔ زمین جب سورج کے گرد اپنا چکر مکمل کرتی ہے تو نصف سال تک یہ زمینی قطب ۲۲؍ڈگری کے جھکاؤ کے باعث سورج کے سامنے رہتے ہیں جبکہ بقیہ نصف سال سورج سے دور ہٹ جاتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہاں کہ یہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات رہتی ہے، تب نماز اور روزہ وغیرہ کے احکامات یہاں کس طرح مرتب ہو سکتے ہیں یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔ بہر حال یہاں درجہ حرارت بعض اوقات ۵۰؍ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی گر جاتا ہے اور لوگ برف کے گھروں میں اقامت پزیر رہتے ہیں کیونکہ برف کا درجہ حرارت صفر ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے اور یہ گھروندے باہر کی نسبت گرم ہوتے ہیں۔ تاہم یہاں زندگی اس طرح ممکن نہیں ہے جیسے زمین کے وسطی علاقوں میں تہذیب وتمدن اپنی پوری قوت سے تاریخی سفر طے کرتے ہیں اس کے باوجود بھی یہاں کی مخلوقات اپنے خالق کے قائم کردہ اصول ہائے حیات کے مطابق زندگی کے ایام پورے کرتی ہیں۔ پوری زمین میں دریاؤں کا بہاؤ شمال سے جنوب کی طرف رہتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے کئی جگہ بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ سمندروں سے بادل اٹھا کر پہاڑوں پر برساتا ہے اور پھر وہ پانی بہتا ہوا دیگر سمندروں میں آن گرتا ہے۔ زمین کی سطح، زمین کی فضا اور زمین کا اندرون خدائی رازوں سے بھرپور ہیں، کہیں کہیں تو انسان کی رسائی ہو چکی ہے اور بے شمار مقامات ووقوعات ایسے ہیں کہ انسان ابھی تک ان کے مشاہدے کے بعد انگشت بدنداں ہے۔

یورپ میں صنعتی انقلاب کے بعد سے جہاں سیکولر تہذیب نے انسان کے اخلاق اور معیشت کی تباہی پھیر دی ہے وہاں صاف شفاف زمین کو بھی اس یورپی انقلاب نے بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اور یورپی

کارخانوں نے زمین کی آلودگی میں بے پناہ اضافہ کر کے اسے گندگی کا ڈھیر بنانے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آلودگی اس زمین کے سینے پر سب سے بڑی ایسی قاتل بن گئی ہے جو ہمہ وقت انسانی جانوں کے درپے ہے، دنیا بھر کے ۱۰۰ ملین سے زائد افراد آلودگی کے باعث ملیریا اور ایچ آئی وی کا شکار ہیں، ایک بلین سے زائد افراد پینے کے صاف پانی جیسی نعمت سے محروم ہیں، ۱۴ ربلین پونڈ سے زیادہ وزن کا حامل پلاسٹک کا فضلہ ہر سال سمندروں میں پھینک دیا جاتا ہے اور صرف میکسیکو کی خلیج میں چلنے والے جہاز سالانا ۵.۱ رمیٹرک ٹن نائٹروجنی آلوگی کا باعث بن رہے ہیں جس کے باعث ایک ملین سے زائد سمندری حیات کو موت کا آسیب نگل جاتا ہے، کارخانوں کے قریب رہنے والے انسانوں کو پھیپھڑے کے کینسر میں مبتلا ہونے کے امکانات ۲۰% تک زیادہ ہوتے ہیں اور یہ بہت زیادہ خطرناک حد تک کی شرح ہے، امریکہ جیسے ملک کی ۴۶% جھیلیں آلودگی سبب آبی حیات اور انسانی تیراکی وسیاحت کے قابل نہیں رہیں، ہر سال امریکہ کے قدرتی صاف شفاف اور صحت بخش پانیوں میں ۱.۲ ٹریلین گیلن زہریلا مواد ڈال دیا جاتا ہے جس کے باعث وہاں کے بچے پانچ سال سے بھی کم عمروں میں آلودگی کے باعث بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

اسی حقیقت کو وحی الٰہی نے سینکڑوں برس پہلے بتادیا تھا کہ : ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۔(۳۰:۴۱)

ترجمہ : ”خشکی میں اور دریاؤں میں فساد برپا ہوگیا ہے لوگوں کی اپنے ہاتھ کی کمائی سے تاکہ (اللہ تعالیٰ) مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آجائیں“ پس اللہ تعالیٰ نے تو ایک بہت عمدہ اور بہترین زمین جو انسانی تقاضوں کے لئے ایک بہترین جائے قرار تھی، نسل آدم کو عطا کی تھی لیکن انسان نے اپنے ہی ہاتھوں ایک غیر فطری، سیکولر نظام کے تحت اس کی شفافیت کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔

یورپی سیکولرازم کی زمین دشمنی یہیں ختم نہیں ہوجاتی بلکہ منافقت اور کذب وفساد کے مرقع ”سیکولر ازم“ نے اپنی اس کارستانی پر پردہ ڈالنے کے لئے انتہائی چابک دستی سے ”آلودگی“ کو ایک معاشی ہتھیار بنا کر اس کا سارا نزلہ ایشیا پر اتارنے کی کوشش کی ہے۔حالانکہ ایشیا کی زمین آج بھی یورپ اور امریکہ کی زمین سے زیادہ صاف اور صحت بخش ہے۔یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ غیر فطری نظریہ زندگی کے باعث یورپ اور امریکہ میں صدیوں سے دورو یہ بالکل متضاد سمت میں رواں دواں ہیں، ایک طرف تو آبادی میں نمایاں کمی واقع ہورہی اور عمارتوں اور سڑکوں کے بھرے ہوئے شہروں میں کوئی بچہ خال خال نظر آتا ہے تو دوسری طرف کارخانوں میں بے پناہ اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے حتیٰ کہ جو ہفتہ بھر میں کہیں ایک چیز تیار ہوا کرتی تھی تو صنعتی انقلاب کی بدولت اب گھنٹوں میں ایسی سینکڑوں چیزیں تیار ہو جاتی ہیں۔ان مصنوعات کی کھپت تو آبادی کے ہاں ہی ممکن تھی جو کہ امریکہ ویورپ میں ناپید ہے، آبادی میں کمی کے ہوش ربا اعداد اور شمار کے بعث اب اس تہذیب کے سرخیلوں نے ایشیائی باشندوں کے لئے اپنی شہریت کے دروازے کھول رکھے ہیں۔چنانچہ آلودگی کو ختم کرنے کی بجائے اس تہذیب کا سارا زور اس بات پر صرف ہورہا ہے کہ ایشیائی اقوام میں آلوگی کا شور مچا کر انہیں مجبور کیا جائے کہ کارخانے مت لگاؤ، نتیجۃً ان ملکوں کی بڑھتی ہوئی آبادی امریکہ اور یورپ کی مصنوعات خریدے گی جس کے باعث ملٹی نیشنل کلچر کو بڑھوتری میسر آئے گی اور دولت کا بہاؤ مشرق سے مغرب کی طرف ہی رہے گا۔اس پروپیگنڈے کے تحت ایشیائی عوام کا خون نچوڑنے والے کبھی کبھی انہیں بے وقوف بنانے کے لئے آٹے میں نمک کے برابر ایسی امداد پھینک دیتے ہیں جس کا مقصد آلوگی کے شعور کو بیدا کرنا ہوتا ہے اور پس پردہ مقصد معاشی جنگ میں اپنے ہتھیار کو مزید تیز کرنا ہوتا ہے تاکہ مجبور و بے کس اقوام کی رگوں سے زیادہ تیزی کے ساتھ عرق حیات کشید کیا جاسکے۔انسانیت کے یہ دعوے دار دراصل انسانیت کے سب سے بڑے مجرم ہیں اور ان کی تہذیب نے ہمیشہ آزادی کے نام پر غلامی، تعلیم کے نام پر تہذیبی تسلط، امن کے نام پر سرد جنگ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے نام پر باقی ماندہ دنیاؤں پر اپنا سیاسی تسلط قائم کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر اپنے فرعونی ونمرودی نظام کے خونین پنجے گاڑھنے کی کوشش کی ہے۔چائلڈ لیبر، آزدی نسواں، ویمن امپاورمنٹ، انٹرفیتھ ڈائلاگ، تعلیم بالغان، ہیومن رائٹس، ڈیموکریسی اور نہ جانے کتنے ہی خوبصورت بنے ہوئے مکڑی کے جال ہیں جو دراصل معاشی جنگ کے

زہریلے ہتھیار ہیں جن کی مدد سے انسانوں کی قاتل اور انسانیت دشمن ''یورپی سیکولر تہذیب'' اس زمین کو ظلم ، ناانصافی اور معاشی عدم مساوات سے بھردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عظیم شاہکار تخلیق کیا اور پھر اسے انسان کے قابل بنایا اور انسان کو یہ عزوشرف عطا کیا کہ خلیفہ یا نائب بنا کر یہ کرہ ارض اس کے حوالے کیا تا کہ وہ اس زمین کے مالک کی رضا کے مطابق اس زمین پر اپنا حق حکمرانی استعمال کرسکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتایا کہ) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَآئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً . (۲:۳۰)

ترجمہ: پھر یاد کرو وہ وقت جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جسے خلیفہ بنا کر اس زمین کا نظام اس کے حوالے کیا، تاریخ شاہد ہے کہ اس نے اپنے آقا کی نشست سنبھالی اور وقت نے دیکھا کہ انسان ہی اپنے جیسے انسانوں کا خدا بن بیٹھا اور اس نے فرعون اور نمرود اور ابوجہل کے روپ دھار لئے۔ ان انسانی کرداروں کے باعث زمین فساد سے بھر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا تا کہ انسانوں کو انسانوں کی خدائی سے نجات دلا کر تو ایک اور سچے معبود کے تابع کردیا جائے۔ زمین کے فراعین نے انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ایک معرکہ کارزار آج تک جاری ہے۔ اس زمین کے اصل وارث وہی لوگ ہیں جو اس زمین کے مالک کے بھیجے ہوئے سامان ہدایت کے حامل ہیں لیکن یہ عجائبات عالم میں سے ہے کہ غاصبین نے اس زمین کو اپنے تصرف گاہ بنا رکھا ہے اور اس کے خزانوں کو اپنی ملکیت سمجھنے لگے ہیں۔ ماضی کی یہ جہالت آج سیکولرازم کے نام سے انسانیت کی گردنوں پر مسلط ہے اور تہذیب اور سود کی بیڑیوں سے اس سیکولرازم نے کل انسانیت کو غلامی کی زنجیریں پہنا کر اللہ تعالیٰ کی اس زمین کو ظلم وستم سے بھردیا ہے لیکن بہت جلد یہ زمین اپنے حقیقی وارثوں کی طرف پلٹنے والی ہے جب یہاں کا نظم ونسق انبیاء علیہم السلام کی پیرکاروں کے باعث پلٹ آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆　☆☆　☆☆

قسط نمبر: ۱۶۴

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ویرت کے راجہ اور پانڈو برادران کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد راجہ سوسارام ایک دن اور ایک رات میدان جنگ میں پڑاؤ کئے رہا، اس دوران اس نے جنگ میں کام آنے والے اپنے زخمیوں کو سنبھالا اور ان کی دیکھ بھال کی پھر وہ اپنے بچے کھچے لشکریوں کو لے کر وہاں سے کوچ کر گیا تھا، اس کے جانے کے ایک دن بعد ویرت کا راجہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ ویرت لوٹ گیا، لوگوں نے اس کی فتح کی خوشی میں اس کا بہترین استقبال کیا، اس پر پھول نچھاور کئے اور ان کے ساتھ ساتھ پانڈو برادران کی بھی بے حد عزت کی اس لئے کہ شہر میں یہ خبریں پہنچ چکی تھیں کہ ان چاروں کے جنگ میں بہترین خدمات انجام دی ہیں۔

راجہ یدھشٹر کو لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوا، ابھی وہ کسی گفتگو کی ابتدا ہی کرنا چاہتا تھا کہ چند چرواہے وہاں داخل ہوئے اور راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''اے راجہ! آپ کی غیر موجودگی میں ہستناپور کے لشکر نے ویرت کی طرف پیش قدمی کی تھی اور ویرت کے شمال میں جو ہمارے ریوڑ چر رہے تھے، ان پر قبضہ کر لیا تھا، جانوروں پر قبضہ کرنے کے بعد قبل اس کے کہ ہستناپور کا لشکر شہر کی طرف بڑھتا آپ کا بیٹا اتر کمار مقابلے پر اتر آیا، پھر دشمن کے لشکر میں دریودھن کے علاوہ بھیشم، درونا، رادیو اور کرپا کے علاوہ دسونا اور آسوانام جیسے سورما بھی شامل تھے لیکن اے راجہ! ہمارے لشکر میں آپ کے بیٹے اتر کمار کے علاوہ تین ہستیوں نے ایسا عمدہ اور لاجواب کام کیا کہ ان کی وجہ سے ہمیں ہستناپور کے لشکر کے خلاف فتح نصیب ہوئی، ان تین ہستیوں میں ایک یوناف، ایک اس کے ساتھ کام کرنے والی لڑکی بیوسا اور ایک ہمارے ناچ گھر میں لوگوں کو رقص کی تعلیم دینے والا جرنیل ہے، یہ جرنیل ایک عام سا شخص دکھائی دیتا ہے۔ اے راجہ اس شخص نے جنگ کے دوران ایسی کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ بڑے بڑے سورما اور دلیری ایسا کام انجام نہیں دے سکتے۔''

جب وہ چرواہے راجہ کو اس فتح کی خوشخبری دینے کے بعد چلے گئے تو راجہ نے اپنے قریب بیٹھے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو کالکا اپنے بیٹے کی کارگزاری پر مجھے فخر ہے اور خوشی ہے اس نے ہستناپور کے لشکر کو شکست دے کر اپنی ہمت اور جواں مردی سے ناممکن کو ممکن بنا کر رکھ دیا ہے، اے کالکا! تم جانتے ہو بھیشم، درونا، کرپا، دریودھن اور رادیو ایسے سورما ہیں جن کو شکست دینا ناممکن خیال کیا جاتا ہے لیکن یہ میرے بیٹے کا کمال ہے کہ اس نے دلیری اور جرأت مندی سے کام لے کر ایسے ہولناک لشکر اور اس کے ناقابل تسخیر سورماؤں کا مقابلہ کیا اور یہ کہ نہ صرف ان سے اپنے جانور چھین لئے بلکہ انہیں شکست دے کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔'' راجہ جب خاموش ہوا تو یدھشٹر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے راجہ! میرا اپنا اور ذاتی خیال یہ ہے کہ اس لشکر میں اگر یوناف، بیوسا اور برنیل نہ ہوتے تو اکیلا آپ کا بیٹا اتر کمار کچھ نہ کر سکتا تھا اور وہ کسی بھی صورت ہستناپور کے لشکر کو شکست دے کر اسے بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف یوناف، بیوسا اور برنیل ہی کی وجہ سے ہے کہ ہستناپور کے لشکر کو شکست ہوئی ہے۔'' ویرت کے راجہ نے یدھشٹر کے ان الفاظ کو ناپسند کیا، اس کے چہرے پر غصے اور ناگواری کے اثرات نمودار ہو گئے تھے، پھر اس نے کسی قدر خفگی سے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے کالکا! مجھے تعجب ہے تمہیں میرے بیٹے کی فتح کی کوئی خوشی اور اسے اپنے دشمنوں کو مار بھگانے پر حیرت تک نہیں ہوئی کیا یہ بہت بڑا معرکہ نہیں ہے کہ جس لشکر میں بھیشم، درونا، کرپا، رادیو اور دریودھن جیسے سورما تھے، اس لشکر کو میرے بیٹے نے مار بھگایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا معرکہ ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے۔ جب میں اپنے

بیٹے کی تعریف کرتا ہوں تو اس وقت تم میری ہاں میں ہاں ملانے کے بجائے برنیل کی تعریف کرنا شروع کر دیتے ہو، اے کالکا! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا بیٹا ایک بہت بڑا سورما ہے اور اس کی تعریف نہ کر کے تم اس کی توہین کر رہے ہو اور اس کی بجائے ایک معمولی رقاص کی تعریف کر کے تم میرے بیٹے کے ساتھ ساتھ میری بھی توہین کر رہے ہو، بہرحال اس دفعہ میں تمہارے اس رویّے کو معاف کرتا ہوں اور تمہیں یہ تنبیہ کرتا ہوں کہ آئندہ میرے سامنے ایسی گفتگو کرنے سے پرہیز کرنا۔''

جواب میں یدھشٹر نے مسکراتے ہوئے راجہ سے کہا۔''اے ویرت کے عظیم راجہ! سچائی ہمیشہ ناخوشگوار اور کڑوی ہوتی ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار ضرور کروں گا اور اس موقع پر میں تم سے یہ بھی کہنا پسند کروں گا کہ شہر بھر میں اعلان کروایا جائے اور لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ یہ فتح برنیل کی وجہ سے ہوئی ہے، لہٰذا برنیل کی اس فتح کی وجہ سے شہر کے اندر خوشیاں منانے کا بندوبست کیا جانا چاہئے۔ سنو راجہ میں جھوٹ کہنے کا عادی نہیں ہوں اگر یوناف، بیوسا کے علاوہ برنیل آپ کے بیٹے اترکمار کے ساتھ نہ ہوتا تو اترکمار کسی بھی صورت دریودھن کو بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا۔'' یدھشٹر کی یہ گفتگو سن کر راجہ غصے سے آپے سے باہر ہو گیا، وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا، غصے میں اس کی حالت بدتر ہو گئی، قریب پڑی ہوئی ایک لکڑی اس نے اٹھائی اور پوری قوت سے اس نے غصے کی حالت میں یدھشٹر کی پیشانی پر دے ماری۔ یدھشٹر کی پیشانی خون سے تر ہو گئی تھی اور خون اس کے کپڑوں پر بہنے لگا تھا، اسی وقت دروپدی بھی اس کمرے کی زیبائش اور اسے سنوارنے میں لگی ہوئی تھی، اس نے جونہی دیکھا کہ راجہ نے لکڑی مار کر اس کے شوہر کو زخمی کر دیا ہے تو وہ بےچین اور بےتاب ہو کر بھاگتی ہوئی یدھشٹر کے پاس آئی، اپنا ریشمی لباس پھاڑ پھاڑ کر یدھشٹر کا زخم اس نے صاف کیا، پھر زخم پر پٹی باندھ کر بہتے ہوئے خون کو بند کر دیا تھا، اس موقع پر راجہ نے غصے اور خفگی کی حالت میں دروپدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سنو سرندھری تم اس بےوقوف اور احمق شخص کا خون اپنے قیمتی اور ریشمی کپڑے پھاڑ پھاڑ کر کیوں بند کر رہی ہو تمہارا اس سے کیا تعلق، کیا رابطہ اور کیا واسطہ ہے، اس احمق کا خون بہنے دو اس لئے کہ یہ حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔''

یدھشٹر کا زخم صاف کرنے اور اس پر پٹی باندھنے کے بعد دروپدی نے غصے اور تیز نگاہوں سے راجہ کی طرف دیکھا اور بولی۔

''اے راجہ! آپ جانتے ہیں میں اس سے پہلے اندر پرساد میں پانڈو برادران کے راج محل میں کام کرتی رہی ہوں اور یہ شخص بھی وہاں میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے، میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور اس کے زخم کو صاف کر کے اور اس پر پٹی باندھ کر میں نے یہ کوشش کی ہے کہ اس کا خون آپ کی سرزمین پر نہ گرے اور اے راجہ میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ اگر اس شخص کا خون یہاں آپ کے کمرے میں گر جاتا تو پھر آپ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی، اس کے چاہنے والے اس کے ہمدرد اس کے لواحقین یہ دیکھ کر کہ اس کا خون آپ کی وجہ سے آپ کے کمرے میں گرا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ آپ کا کام تمام کر کے رکھ دیتے بلکہ آپ کی ساری نسل کا صفایا کر کے رکھ دیتے، اس طرح اے راجہ تم اس تخت کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی سے بھی محروم ہو کر رہ جاتے، سنو اے راجہ! اس نیک دل شخص کے زخم پر پٹی باندھ کر اس کا خون روک کر میں نے آپ ہی کی بہتری کا کام کیا ہے۔''

ویرت کا راجہ دروپدی کی گفتگو سن کر حیران اور پریشان سا ہو گیا تھا، وہ دروپدی سے اس گفتگو کی تفصیل جاننا ہی چاہتا تھا کہ اسی لمحے اس کا بیٹا اترکمار اس کمرے میں داخل ہوا، لہٰذا راجہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آگے بڑھ کر وہ اپنے بیٹے اترکمار کو گلے لگا کر اس کا استقبال کرنے کے ساتھ ساتھ اسے پیار کرنے لگا تھا۔

جنگ کے دوران اترکمار پر یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ پانڈو برادران اور ان کی بیوی بھیس بدل کر ان کے شہر میں رہ رہے ہیں، وہ چاہتا تھا کہ یہ انکشاف اپنے باپ اور ویرت کے راجہ پر بھی کر دے لیکن میدان جنگ کے اندر ہی ارجن نے اس کو سمجھا کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ فی الحال وہ راجہ پر یہ ظاہر نہ کرے کہ ہم ہی پانڈو برادران ہیں، لہٰذا اپنے باپ سے ملتے وقت جب اترکمار نے دیکھا کہ یدھشٹر کی پیشانی زخمی ہے اور اس کے تازہ خون سے اس کے کپڑے لہولہان اور اس کا لباس رنگین ہو گیا ہے تو اس کا چہرہ بدل گیا، غصے میں اس کی حالت ابتر ہونے لگی وہ فوراً اپنے باپ سے علیحدہ ہو گیا اور پھر اس نے اپنے باپ کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے میرے باپ وہ کون بدبخت اور بزدل شخص ہے، جس نے

اس سامنے بیٹھے ہوئے نیک دل کالکا کو زخمی کیا ہے۔ جس نے بھی اس شخص کو زخمی کیا ہے خواہ وہ کیسا ہی صاحب حیثیت شخص کیوں نہ ہو وہ اس خون کے انتقام سے بچ نہ سکے گا۔ اے میرے باپ! قبل اس کے کہ اس شخص کے بہنے والے خون کے باعث ویرت میں ایک طوفان اٹھ کھڑا ہو، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ بتائیں اس شخص کو کس نے زخمی کیا ہے؟''

اترکمار کے جواب میں ویرت کے راجہ نے اسے ساری روداد سنادی، اپنے باپ کی یہ گفتگو سن کر اترکمار افسردہ اور اداس سا ہو گیا، پھر اس نے بڑے مایوسانہ سے انداز میں اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''اے میرے باپ! آپ نے یہ اچھا نہیں کیا، یہ کہ جس شخص کو آپ نے زخمی کیا ہے'' یہاں تک کہتے کہتے وہ خاموش ہو گیا تھا کیوں کہ اس موقع پر اس کمرے میں ارجن داخل ہوا تھا، ارجن پر نگاہ پڑتے ہی یدھشٹر نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا تا کہ وہ اس کی پیشانی پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھ کر پریشان نہ ہو۔ ارجن کے آنے سے اترکمار اپنی گفتگو مکمل نہ کر سکا تھا، اس موقع پر ارجن بڑا پریشان اور ملول دکھائی دے رہا تھا کیوں کہ اس کا بڑا بھائی یدھشٹر جسے وہ اپنے باپ کی طرح چاہتا تھا، وہ اس کی طرف دیکھ تک نہ رہا تھا جب کہ وہ اس سے یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جنگ کے بعد واپسی پر اس کا بڑا بھائی نہ صرف یہ کہ اس سے پر جوش انداز میں ملے گا بلکہ اس کی کارکردگی پر اسے شاباشی بھی دے گا لیکن جب کافی دیر تک خاموش کھڑے رہنے کے بعد یدھشٹر نے اس کی طرف نہ دیکھا اور اپنا منہ پھیرے رکھا تب ارجن مایوس سا ہو کر اس کمرے سے نکل گیا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے اترکمار بھی اس کمرے سے چلا گیا تھا۔

وہاں سے نکلنے کے بعد ارجن پہلے دروپدی کے کمرے میں گیا، دروپدی اسے وہاں دیکھ کر خوش ہو گئی اور کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ارجن اس کے قریب گیا اور اسے مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''دروپدی! تم جانتی ہو کہ میں جنگ کے میدان سے لوٹ رہا ہوں اور دشمن کے مقابلے میں ہمیں فتح ہوئی ہے اس جنگ سے جو دشمن کا مال ومتاع ہمارے ہاتھ لگا ہے اس میں سے کچھ قیمتی چیزیں میرے حصے میں بھی آئی ہیں جو میں تمہیں تحفے کے طور پر پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں، اس کے ساتھ ہی ارجن نے کچھ جواہرات اور قیمتی زیورات دروپدی کو پیش کئے جنہیں دیکھ کر دروپدی خوش ہوئی تھی، اس کے بعد ارجن اور دروپدی، بھیم سین کے کمرے میں پہنچے۔

ارجن اور دروپدی دونوں جس وقت بھیم سین کے کمرے میں داخل ہوئے اس وقت وہ اپنے کمرے میں مسہری پر آرام کر رہا تھا، انہیں اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا، ارجن اور دروپدی آگے بڑھ کر مسہری پر بیٹھ گئے، ارجن، بھیم سین کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی شفقت اور پیار سے بولا۔

''اے بھیم سین! میرے بھائی میں ایک اہم مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے آیا ہوں کیوں کہ اب ہماری جلاوطنی کی مدت ختم ہو چکی ہے اور ہاں میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ جب کبھی بھی میں اپنی مہم سے لوٹتا ہوں میرا بڑا بھائی یدھشٹر ہمیشہ بہترین انداز میں میرا استقبال کرتا رہا ہے، آج مجھے اس کی طرف سے ایک شکایت ہے جب میں اس کمرے کی طرف گیا جس میں اترکمار، ویرت کا راجہ اور بھائی یدھشٹر بیٹھے ہوئے تھے تو جب تک میں اس کمرے میں کھڑا رہا، میرا بھائی دوسری طرف دیکھتا رہا اور نہ صرف یہ کہ مجھ سے گفتگو اور کلام تک نہ کیا بلکہ میری طرف دیکھا تک نہیں، نہ جانے کیا وجہ ہے مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے جس کی بنا پر میرا بھائی مجھ سے بات کرنے کے علاوہ میری طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔

بھیم سین جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ یدھشٹر کمرے میں داخل ہوا، اس کی پیشانی پر پٹی بندھی دیکھ کر بھیم سین اور ارجن کچھ پریشان ہو گئے تھے۔ یدھشٹر قریب آیا اور ارجن سے مخاطب ہو کر بولا۔

''سنو ارجن! میں نے بھیم سین کے ساتھ تمہاری گفتگو سن لی ہے، تمہاری پریشانی اور فکرمندی اپنی جگہ بجا ہے، دراصل میری پیشانی پر زخم آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں نے اپنا منہ پھیر کر رکھا تا کہ تم مجھے زخمی حالت میں نہ دیکھ سکو۔'' پھر اس نے اپنے زخمی ہونے کا احوال سنایا۔

اس انکشاف پر ارجن اور بھیم سین دونوں ہی بھڑک اٹھے پھر بھیم سین نے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو میرے بھائی! اگر راجہ نے تمہیں پیشانی پر ضرب لگا کر زخمی کر دیا ہے تو پھر وہ زندہ نہ رہ سکے گا، میں آج ہی اسے قتل کر دوں گا۔''

پھر ارجن نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا، اس پر یدھشٹر

مسکراتے ہوئے بولا۔

''میں تم دونوں کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور تم دونوں اپنی جگہ درست بھی ہو، لیکن تمہیں ایسا معاملہ نہیں کرنا چاہئے، میں راجہ کے لئے ایک اور سزا تجویز کر چکا ہوں، کل صبح ہی صبح ہم محل کے اس کمرے میں داخل ہوں گے جہاں راجہ کا تخت پڑا ہوا ہے میں اپنا بہترین اور خوبصورت لباس زیب تن کر کے تخت پر بیٹھ جاؤں گا جب کہ تم چاروں بھائی اور دروپدی میرے پہلو میں بیٹھ جانا اور جب راجہ اپنے اراکین سلطنت کے ساتھ وہاں آئے گا تو اس پر انکشاف کریں گے کہ ہماری اصلیت کیا ہے اور ہم کن حالات میں یہاں کام کرتے رہے ہیں، ہماری اصلیت جاننے کے بعد اگر راجہ کوروں کے خلاف جاری مدد کرنے پر تیار ہوگیا تو ہم اس سے تعاون کریں گے اور اگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو ہم اسے قتل کر کے ویرت کے تاج وتخت پر قبضہ کرلیں گے اور ہاں میرے بھائیو! اس ارادے سے ہمیں نکولا اور سہادیو کو بھی آگاہ کرنا چاہئے۔'' دروپدی اور بھائیوں نے یدھشٹر کی اس تجویز کو پسند کیا پھر چاروں اس طرف جارہے تھے جہاں نکولا اور سہادیو تھے۔

☆　دوسرے روز پانچوں پانڈو بھائیوں اور دروپدی نے اپنا بہترین لباس زیب تن کیا اور دربار میں پہنچ گئے اور راجہ کا تاج اٹھا کر یدھشٹر نے اپنے سر پر رکھ لیا جب کہ اس کے دوسرے بھائی اس کے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے، تھوڑی دیر بعد جب ویرت کا راجہ اپنے وزیروں اور مشیروں کے ساتھ دربار میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کے تخت پر یدھشٹر بیٹھا ہے اور اس کے دائیں بائیں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو اس کے ہاں کام کرتے ہیں یہ دیکھ کر راجہ بھڑک اٹھا اور یدھشٹر کو مخاطب کر کے بولا۔

''کا لکا! تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ میرے تخت پر بیٹھ جاؤ، اس حرکت پر تمہیں قتل بھی کیا جاسکتا ہے، میں تمہیں تھوڑی دیر کی مہلت دیتا ہوں تم مجھے اس تخت پر بیٹھنے کی وجہ بتاؤ اور اگر تم معقول وجہ نہ بتا سکے تو ابھی اور اسی وقت تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔

یدھشٹر کے جواب دینے سے پہلے ہی ارجن اٹھ کھڑا ہوا اور ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے ویرت کے راجہ! تم کسی عام انسان سے مخاطب نہیں بلکہ وہ شخص جو تمہارے تخت پر بیٹھا ہے ہستنا پور کا مہاراجہ یدھشٹر ہے چونکہ یہ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنی جلاوطنی کی مدت کے آخری سال میں اسے اپنی پہچان کو چھپانا تھا تو ایسا کرنے کے لئے یہ تمہارے ہاں چلا آیا اور تمہاری مصاحبت اختیار کرلی، پر اے راجہ! اب اس کی جلاوطنی کی مدت پوری ہوچکی ہے اور اب وہ اپنی شناخت ظاہر بھی کردے تو اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔''

ارجن کے اس انکشاف پر راجہ چونک سا پڑا اور کہنے لگا۔''یہ میری خوش نصیبی ہے اگر یہ یدھشٹر ہے تو اس کے بھائی اور اس کی رانی کہاں ہے؟''

اس پر ارجن نے اپنا اور دوسرے بھائیوں کا تعارف کرایا، اس انکشاف پر ویرت کے راجہ اور اس کے وزیر بڑے پرجوش انداز میں پانڈو برادران سے گلے ملنے لگے تھے، جب یہ معاملہ ہوچکا تو یدھشٹر نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے راجہ ہم اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کر چکے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے چچازاد بھائی دریودھن سے اپنی سلطنت لے سکیں اور اس سلسلے میں ہم تم سے مدد اور تعاون کے طلب گار ہیں۔''

یدھشٹر کی اس گفتگو کے جواب میں راجہ بڑی فراخدلی کے ساتھ کہنے لگا۔''اے ہستنا پور کے عظیم راجہ میں تمہارے چچازاد بھائی دریودھن کے خلاف تمہاری مدد ضرور کروں گا، ساتھ ہی بھائی میں تم سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب تک تم میرے شہر میں ہو تم ہی اس تخت پر بیٹھو گے اور میری ریاست پر حکومت کروگے۔''

جواب میں یدھشٹر فوراً تخت سے اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی ممنونیت سے اس نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔''سنو راجہ! تم نے اپنی گفتگو سے ہمارا دل خوش کردیا ہے اور ہمارے وہ سارے اندیشے دور کردیئے ہیں جو ہمارے دلوں میں اٹھ رہے تھے، تم چونکہ ہماری مدد پر آمادہ ہوگئے ہو، اس لئے تمہیں پورا حق پہنچتا ہے کہ اپنی ریاست پر تم حکومت کرو، بس ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری ریاست کے اندر ہمیں کوئی ایسی جگہ کوئی ایسا شہر مل جائے جہاں ہم رہائش اختیار کرسکیں اور اپنی قوت کو جمع کرنا شروع کردیں اور مناسب وقت پر ہم کوروں کے خلاف حرکت میں آکر جنگ کی ابتدا کرسکیں۔'' (باقی آئندہ) ☆☆

قرآن کریم سے فال دیکھنے کا آسان طریقہ

محمد وصی خان (مرحوم)

طریقہ: پہلے غسل کر کے پاک اور صاف کپڑے زیب تن کر کے جائے نماز پر بیٹھ کر خوشبو لگا کر کمرے میں اگربتی روشن کر کے پھر ایک مرتبہ سورۂ الحمد اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے اول اور آخر ایک ایک تسبیح محمدؐ و آل محمد علیہ السلام پر درود کی تلاوت کر کے پھر نیت کر کے قرآن کریم اٹھائے اور آنکھ بند کر کے اس کو کھولے۔ دائیں طرف کے صفحہ کی ساتویں سطر کو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر دیکھے ساتویں سطر کا پہلا حرف جو ہوگا وہ اس کی نیت کے سوال کا جواب ہوگا۔

۱	اگر پہلا لفظ الف ہو	بھلائی اور اچھائی ہے۔
۲	ب ہو	خیر کثیر حاصل ہوگا۔
۳	ت ہو	گناہوں سے توبہ کرے۔
۴	ث ہو	ثروت وحکومت حاصل ہو۔
۵	ج ہو	اپنی دلی مراد پائے گا۔
۶	ح ہو	بہتر نہیں ہے، اس کام کا اقدام نہ کرے۔
۷	خ ہو	حلال روزی نصیب ہوگی۔
۸	د ہو	خوف سے رہائی پائے گا۔
۹	ذ ہو	ارکانِ حکومت کی طرف سے نفع پہنچے گا
۱۰	ر ہو	دشمن پر غالب ہوگا۔
۱۲	ز ہو	منصب اعلیٰ پر پہنچے گا یعنی خوشی ملے گی
۱۳	ش ہو	اس نیت کا انجام بہتر ہوگا۔
۱۴	ص ہو	اس کا دوست خوش بخت ہوگا اور توفیق پائے گا
۱۵	ص ہو	دشمنوں سے محفوظ ہوگا۔
۱۶	ض ہو	جس کے لئے نیت کی ہے بہتر ہے۔
۱۶	ط ہو	اس کام کے اقدام میں پشیمان ہوگا۔
۱۷	ظ ہو	جملہ آرزو پوری ہوگی مراد برآئے گی۔
۱۸	ع ہو	خداوند تعالیٰ اس کو دولت، عزت اور راحت عطا فرمائے گا۔
۱۹	غ ہو	دنیا کے اسرار اور امور جو مخفی ہیں وہ کھل جائیں گے۔
۲۰	ف ہو	یہ جو نیت کی ہے اس کے اقدام سے ڈر۔
۲۱	ق ہو	لوگوں کے درمیان مقبول القول ہوگا۔
۲۲	ک ہو	دشمنی اور فتنہ میں گھر جائے گا۔
۲۳	ل ہو	اپنے حاسدوں اور دشمنوں پر فتح پائے گا۔
۲۴	م ہو	اس کو جاہ وحشمت نصیب ہوگی۔
۲۵	ن ہو	بہت زحمت کے بعد مراد پوری ہوگی۔
۲۶	و ہو	ہلاکت میں پڑنے سے ڈر۔
۲۶	ہ ہو	وہ شخص مخلوق سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے۔
۲۷	ی ہو	اس نیت میں غم خوار ومہربان مشیر کی احتیاج وضرورت ہے۔

ہلاک کرنے والی چیزیں

(۱) شدت بخل (کہ حقوق واجبہ بھی ادا نہ کرے۔)
(۲) ہوائے نفسانی جس کا اتباع کیا جائے (کہ ہوائے نفسانی میں حدود شرع کی بھی پرواہ نہ کرے۔)
(۳) خود پسندی (کہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگے)

درجات بلند کرنے والی چیزیں

(۱) سلام کرنا (کہ ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ تعارف ہو یا نہ ہو) (۲) کھانا کھلانا (حسب وسعت) (۳) رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنا (نماز تہجد)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

میرٹھ و آس پاس کے علاقوں میں چوٹی کٹنے سے خوف کا ماحول

باغپت میں ۴/ خواتین، تھانہ بھون اور کیرانہ میں بھی دو خواتین کی چوٹیاں کٹ گئیں۔

میرٹھ (اسٹاف رپورٹ) میرٹھ و آس پاس کے علاقے میں خواتین کی چوٹی کٹنے کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ بہت سی خواتین چوٹی کٹ نے سے خوفزدہ ہیں۔ بلند شہر کے جہاں گیر آباد میں کملیش، محلہ نئی بستی کی ایک لڑکی کی چوٹی کٹ گئی۔ خورجہ کی مبین اور خیر النسا کی چوٹی کٹ گئی۔

باغپت، بڑوت اور بنولی میں دو خواتین اور برناول میں سوتی ہوئی دو خواتین کی چوٹی کاٹنے کی واردات سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ چوٹی کٹنے کا پتہ چلنے سے خواتین بے ہوش ہیں جنہیں پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں بھرتی کرایا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ برناوہ گاؤں میں ہارون کسی دوسرے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی نسرین گھر میں اکیلی تھی جو رات میں سو رہی تھی۔ اہل خانہ دوسرے کمرے میں سوئے تھے۔ علی الصباح جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو پلنگ کے سرہانے نسرین کی چوٹی کٹی ملی جسے دیکھ کر سب کی چیخ نکل گئی۔ اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی موقع پر پولیس نے جانچ شروع کی۔ اسی طرح کھکھیڑہ میں بھی دو خواتین کی سوتے ہوئے بند کمرے میں چوٹی کاٹ لی گئی جس سے خوف و ہراس طاری ہے۔ فی الحال اس ماجرے کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ پولیس تو اس کی افواہ نہ پھیلانے کی ہدایت دیتی ہے جبکہ موقع پر کٹی ہوئی چٹیاں صاف موجود ہیں۔ اسی بارے میں اسے وہم یا توہم پرستی کہنے سے معاملے کے سنگینی کم نہیں ہو رہی ہے۔ افواہوں کا بھی بازار گرم ہے۔

شاملی: جدید دور میں جہاں ہندوستان کو ترقی کی طرف لے جانے کی بات ہو رہی ہے، وہیں کچھ واقعات ایسے بھی ہو رہے ہیں جن کے سبب ہم اندھیرے دور کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی یوپی کے کئی شہروں میں خواتین کے بال کٹنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ آج ہی قصبہ تھانہ بھون اور قصبہ کیرانہ میں چوٹی کٹنے کے ۲/ واقعے ہوئے ہیں۔ اسی کے سبب بہت سی خواتین نے گھروں سے باہر نکلنا بند کر دیا ہے اور رات میں بھی پہرا دیا جا رہا ہے۔ خواتین کی چوٹی کٹنے کے واقعات سے پولیس بھی پریشان ہے، کیونکہ اس معاملہ میں ابھی تک کوئی ہاتھ نہیں آیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی تانترک علاقہ میں خوف کا ماحول پیدا کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔

دلیپ کمار کی طبیعت میں بہتری

ممبئی : شہنشاہ جذبات یوسف خان المعروف بہ دلیپ کمار جنہیں گردے میں تکلیف کے سبب گزشتہ بدھ کو لیلاوتی اسپتال میں داخل کیا گیا ہے، کہ بارے میں ان کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ گردہ کے کام کرنے کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے۔ خون اور پیشاب کی رپورٹ بھی اچھی آئی ہے۔ لیلاوتی اسپتال کے ڈاکٹر جلیل پرکار نے انقلاب کو بتایا کہ اتوار کو جو میڈیکل رپورٹس آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ دلیپ کمار کی طبیعت میں بہتری آئی ہے۔ اتوار کو انہوں نے آسانی سے پیشاب بھی کیا ہے۔ آئندہ چند دنوں میں طبیعت میں مزید بہتری کی امید ہے۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2015-17

ISSUE SEPTEMBER 2017

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

मसिक

तिलिस्माती दुनिया

देवबन्द

सितम्बर 2017

रूहानी अमलियात की दावत देने वाली एक अनोखी मेगज़ीन अपनी रूहानी कुव्वतें बढ़ाने के लिये इस मेगज़ीन को पढ़िये।

क्या आप दुनिया को मुसख़्ख़र करना चाहते हैं?
क्या आप परियों से बातें करना चाहते हैं?
क्या आप हमज़ाद से बातें करना चाहते हैं?
दस्ते गैब का अनोखे फ़ार्मूले
बेशुमार दौलतें हासिल करने के लिये।

इस रिसाले को पढ़िये।

Rs. 30/-